نوائے
افغان جہاد
محرم الحرام ۱۴۳۴ھ
دسمبر 2012ء
وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ
امریکہ ٹوٹ رہا ہے

صنعاء کے عامل حضرت مہاجر بن امیہؓ کے نام سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا مکتوب

فتحِ بُخیر کے بعد والی صنعاء مہاجر بن امیہؓ کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا مسلمانوں کی نہیں بلکہ ابوبکر صدیقؓ کی ہجو میں شعر گائے تھے۔ مہاجرؓ نے اُس کا ہاتھ کٹوا دیا اور اگلے دانت اکھڑوا دیے۔ اس واقعہ کی خبر حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ہوئی تو آپؓ بہت آزردہ ہوئے اور حضرت مہاجرؓ کو یہ خط بھیجا:

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے ایک عورت کو پکڑا جس نے مجھے گالیاں دی تھیں اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ اللہ نے تو شرک جیسے جرم عظیم کا انتقام نہیں لیا اور مثلہ کی سزا تو کھلے کفر تک میں نہیں دی۔ میرا یہ خط پا کر اپنے معاملات میں آئندہ بردباری اور نرمی سے کام لینا اور کبھی مثلہ نہ کرنا۔ کیونکہ یہ بڑا گناہ ہے، اللہ نے اسلام اور اہل اسلام کو طیش اور شدتِ غضب سے پاک کر دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایسے لوگ آئے جنہوں نے انہیں ستایا تھا، ان کو گالیاں دی تھیں، وطن سے نکالا تھا اور جنگ کی تھی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اُن کا مثلہ نہیں کیا"۔

(طبری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۵، شمارہ نمبر ۱۲

محرم الحرام ۱۴۳۴ھ — دسمبر 2012ء

عمرو بن شعیب اپنے والد سے بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ معاویہ رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: تمہارے علما کدھر ہیں؟ تمہارے علما کدھر ہیں؟ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''میری امت میں ایک جماعت قیامت قائم ہونے تک لوگوں پر غالب رہے گی۔ انہیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی کہ کون ان کی مخالفت کرتا ہے اور کون ان کا حمایتی ہے''۔ (سنن ابن ماجہ)

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۲۰ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

ادا ریہ

خدائی دعوے جو کر رہے تھے اُنہی کو درسِ فنا دیا ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے باغیوں اور سرکشوں کو ایک حد تک تو مہلت اور ڈھیل دیتے ہیں لیکن عقل کے دشمن اس ڈھیل اور مہلت کو 'کھلی چھٹی' سمجھ کر خود کو '' سپر پاور'' منوانے کے لیے دنیا کو فتنہ وفساد سے بھر دیتے ہیں......لیکن جب رب ذوالجلال والاکرام اُنہیں ذلیل کرنے کا ارادہ فرما لیتے ہیں تو باغیانہ روش ہی اُن کے لیے ذلت، رسوائی، بے چارگی کا سبب بنتی ہے۔ایسے میں اپنے لیے خدائی کا اعلان کرنے والے کے لیے محض ایک مچھر، 'انا ربکم الاَعلیٰ' کا نعرہ لگانے والے کے لیے دریا کی چند سرکش لہریں، جہل اور رعونت کے سردار کے لیے 'معو ذ و معاذ' 'سورج ڈوبتا نہ دیکھنے والی سلطنت'، 'سرخ ریچھ' اور 'طواغیت کے سردار' کے لیے خراسان کے فاقہ مست اور درویش کافی ہو جاتے ہیں......امریکی نخوت وغرور کو فنا کے گھاٹ اتارنے کے لیے صلیبی سپہ سالاروں کی بدکرداریاں ہی بہت ہیں بحیثیت مجموعی مغربی معاشروں کا دامن انسانی اقدار سے تہی دامن ہے......اُن کے سپہ سالار اخلاقی پستی کے آخری درجات کی زندہ مثالیں اور جنسی تسکین کی بے مہار خواہشات کے غلام ہیں...... یہ بھلا اللہ کے مخلص بندوں کو کیونکر اپنی غلامی اور اپنی چوکھٹ پر سجدہ ریزی پر مجبُور کر سکتے ہیں۔امریکہ میں اٹھنے والی 'آزادی' کی تحریک کو فی الحال 'ملکے سُروں' پر قیاس کرنے والے بہت سے ہیں لیکن اصل میں یہ اللہ سے بے خوف معاشرت اور خدا سے باغی نظام ہی کا نتیجہ ہے کہ ایک طرف امریکی افواج افغانستان میں شکست کا مزہ چکھ رہی ہیں تو دوسری جانب امریکی عوام 'بلند تر معیار زندگی' کے حصول کے لیے امریکہ سے علیحدگی کا مطالبہ کر رہی ہے۔کئی ایک امریکی ریاستوں میں تادم تحریر ہزاروں افراد علیحدگی کی پٹیشنز پر دستخط کر چکے ہیں، ریاست ٹیکساس میں سوا لاکھ کے لگ بھگ لوگ اس مطالبہ کو لے کر اٹھے ہیں۔جب کہ جارجیا اور اوکلوہاما سمیت گیارہ ریاستوں میں یہ تعداد پچاس ہزار کو پہنچ رہی ہے۔اس کے علاوہ ۷ ریاستیں پچیس ہزار کا ہندسہ عبور کرنے سے چند سو کے فاصلے پر ہیں۔اللہ نے چاہا تو مستقبل قریب میں امریکہ میں خانہ جنگی شروع ہو گی اور خواہشاتِ نفس کے اسیر امریکی اپنی رذیل خواہشات کی تکمیل کے لیے ایک دوسرے کی لاشیں گرانے لگیں گے کیونکہ جب سفلی خواہشات کا مقصد زندگی قرار پائیں تو درندوں کی طرح 'انسانی معاشروں' کے باسی بھی ایک دوسرے کو پھاڑ کھانے میں کوئی عار اور شرم محسوس نہیں کرتے۔

یہ تو امریکہ کی اندرونی حالتِ زار ہے۔ بیرونی طور پر افغانستان امریکیوں کے لیے '' وادیٔ موت'' کی سی صورت اختیار کر چکا ہے۔امریکی افغانستان کو چھوڑنا بھی چاہتے ہیں اور شدید خائف بھی ہیں کہ 'افغان فوج ۲۰۱۴ء کے بعد ملک کو سنبھال نہ پائے گی'۔پینٹا گون نے اپنی ایک رپورٹ میں واضح الفاظ میں اس کا اعلان کیا کہ '' نیٹو کے بعد افغانستان میں حکومت نہیں چل سکے گی''۔واشنگٹن میں قائم ایک تھنک ٹینک کے تجزیہ کار گیری شمٹ نے آنے والے دور کی تصویر کشی کرتے ہوئے کہا '' ۲۰۱۴ء کے بعد افغانستان کے امن کے لیے بہت خطرات ہیں۔وہاں اگلے محاذوں پر ڈیوٹی دینے والے افراد کو خوراک اور تنخواہیں نہیں مل سکیں گی، نہ ہی ان کے پاس سیکورٹی اور تحفظ کا مناسب ساز وسامان ہو گا۔اس صورت حال میں وہ یا تو اپنی نوکری چھوڑ دیں گے یا پھر اپنی بندوقیں حکومت پر تان لیں گے''۔یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان، فضل، رحمت اور نصرت ہے کہ طالبانِ عالی شان نے تمام تر تعب ومشقت برداشت کر کے صلیبی اتحادیوں کی آرزوؤں اور تمناؤں کے برعکس افغانستان کی سرزمین میں اُنہیں هباء منبثا بنا کر رکھ دیا ہے۔

امریکہ کی یہود نوازی کا جذبہ اس حد تک '' بے قابو'' ہے کہ اپنی اندرونی وبیرونی درگت کے باوجود اسرائیل کی پیٹھ ٹھونکنے میں کسی قسم کی سستی سے کام نہیں لیتا۔گزشتہ دنوں اسرائیل کی جانب سے غزہ پر وحشیانہ بمباری کے نتیجے میں درجنوں معصوم نونہال اور شیر خوار اپنے گھروں کے آنگن میں شہید کر دیے گئے۔خواتین اور ضعیف افراد بڑی تعداد میں خلدِ بریں کو سدھارے ......لیکن اوباما نے اسرائیل کا کاندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا کہ '' اسرائیل کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے اور راکٹ حملوں کا جواب دینا لازم ہے''۔گویا بستیوں کی بستیاں اجاڑ دینا اور پورے شہر کو کھنڈر قبرستان میں تبدیل کر دینا اسرائیل کا حق ٹھہرا!!!ایسی ظالمانہ اور سفاکانہ پالیسیوں کے بعد بھی یہ ائمۃ الکفر چین اور سکون کے خواب کیونکر دیکھ سکتے ہیں؟؟؟

ایسے میں شام کے محاذ پر مجاہدین کی پیش قدمی یقینی طور پر سرزمین اقصیٰ میں برسر پیکار مجاہدین کے لیے حوصلہ، عزم اور استقلال کا باعث ہے۔شام میں بشار قصائی کی حیوانیت اور سربریت اپنے عروج پر ہے۔عامۃ المسلمین نصیری ظلم اور وحشت کا شکار ہیں۔دوسری جانب نیٹو اتحاد جو 'آزاد شامی فوج' کی فتح کا خواہش مند ہے......یہاں بھی ہاتھ مل رہا ہے کیونکہ 'آزاد شامی فوج' کے افراد چھٹ چھٹ کر مجاہدین کے مجموعات سے مل رہے ہیں۔اسرائیلی وزیر اعظم نتین یاہو بھی اعتراف کرنے پر مجبُور ہوا کہ '' شامی نظام حکومت کا شیرازہ نئی طاقتوں کے سامنے بکھر رہا ہے اور شامی سرزمین پر عالمی جہاد سے منسلک مجاہدین نے پنجے گاڑ دیے ہیں جو اسرائیل کے خلاف سب سے زیادہ انتہا پسندی کرنے والے ہیں۔ہم انہی جہادیوں سے نمٹنے کے لیے تیاریاں کر رہے ہیں''۔

لشکر دجال اپنی تیاریوں میں مصروف ہے......انصارانِ مہدی کو بھی اس معرکے کے لیے ہمہ وقت مستعد وتیار رہنا ہو گا۔آج عالمی تحریک جہاد ہی کی برکت سے کفر کا امام امریکہ اپنے گھر میں بھی رسوائی سمیٹ رہا ہے اور محاذوں پر بھی مجاہدین کی ضربوں سے بے حال ہے۔یہ حالات امت مسلمہ کا درد دل میں محسوس کرنے والے ہر فرد سے مطالبہ کر رہے ہیں تحریک جہاد میں اپنا حصّہ ادا کرنے میں تساہل سے کام نہ لے۔یہی مجاہدین آج دنیا بھر میں عساکرِ کفار کے مقابل امت کا دفاع کر رہے ہیں اور یہی 'اہل محبت' کل خلافت علی منہاج النبوۃ کی بنا ڈالنے میں پیش پیش ہوں گے......امت کے اس دفاع اور بنائے خلافت کے لیے ہم میں سے کس نے کیا 'سامان' مہیا کیا......دعائیں، جسم، جان، مال، وقت، صلاحیتیں؟......اپنا گوشوارہ مرتب کیجیے کہ کل یہی کچھ ترازوئے اعمال میں تولا جائے گا!!!

استغفار کے ثمرات

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر دامت برکاتہم العالیہ

دوستو! گناہ گاروں کا بھی اللہ وہی ہے اور نیکوں کا بھی وہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ہم کہاں جائیں گے اور کوئی ٹھکانہ بھی تو نہیں ہے۔ توبہ واستغفار کا اہتمام نہایت ضروری ہے۔ شیطان ایسے وقت میں دل میں شرمندگی ڈالتا ہے، غلط خیال ڈالتا ہے۔ کہتا ہے تم کس منہ سے توبہ کرتے ہو، تمہیں شرم بھی نہیں آتی۔ روزانہ پھر وہی حرکت کرتے ہو جس سے توبہ کرتے ہو تمہیں شرم بھی نہیں آتی۔ روزانہ پھر وہی حرکت کرتے ہو جس سے توبہ کرتے ہو یہ شرم، شرم نہیں ہے۔ حقیقتِ حیا کیا ہے؟ محدثِ عظیم ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (ج ا ص ۰۷) میں لکھتے ہیں۔

فان حقیقة الحیاء ان مولاک لا یراک حیث نهاک

تیرا مولیٰ تجھے اپنی منع کی ہوئی حالت میں نہ پائے اپنی نافرمانی کی حالت میں خدا ہمیں دن رات دیکھ رہا ہے اور ہم بڑے حیادار بنتے ہیں توبہ کرتے ہوئے حیا آتی ہے اور گناہ کرتے ہوئے حیا نہیں آتی۔ یہ کتنا بڑا شیطانی دھوکہ ہے حالانکہ اصلی حیا یہ ہے کہ آدمی نافرمانی سے رک جائے، گناہ کرتے ہوئے شرم آئے۔

بعض لوگ غالب کا یہ شعر پڑھتے ہیں

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالب
شرم تم کو مگر نہیں آتی

اگر اس شعر پر عمل کرتے تو آج اہل ایمان کعبہ سے محروم ہو جاتے لہٰذا یہ شعر واجب الاصلاح تھا۔ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب جو شاہ فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ کے خلیفہ ہیں انہوں نے فرمایا کہ اختر میاں! میں نے اس شعر کی اصلاح کر دی ورنہ غالب کا یہ شعر اللہ کی رحمت سے ناامید کر کے کعبہ سے محروم کر دیتا۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت سنا دیجیے کیا اصلاح فرمائی، فرمایا کہ یہ اصلاح کر دی ہے کہ

میں اسی منہ سے کعبہ جاؤں گا
شرم کو خاک میں ملاؤں گا
ان کو رو رو کے میں مناؤں گا
اپنی بگڑی کو یوں بناؤں گا

اللہ اللہ! دیکھو اللہ والوں کے شعر میں اور دنیاداروں کے شعر میں کتنا فرق ہوتا ہے۔ اگر مچھلی کو دس مرتبہ شکار کر لو لیکن اس کے کان میں کہو کہ کیا پانی میں جائے گی یا حیا کرے گی تو وہ کیا کہے گی

گرچہ در خشکی ہزاراں رنگہاست
ماہیاں را با یبوست جنگہاست

اے شکاریو! اگرچہ تم نے خشکی میں ہزاروں رنگینیاں پیدا کر دی ہیں، مرنڈا بھی ہے، شامی کباب بھی ہے، بریانی بھی ہے لیکن یہ سب ہمارے لیے موت ہے۔

گرچہ در خشکی ہزاراں رنگہاست
ماہیاں را با یبوست جنگہاست

یہ یبوست (مایوسی) ہمارے لیے مفید نہیں۔ ہمیں پانی میں ڈال دو، وہاں کے طوفان بھی ہمارے لیے مفید ہیں۔ مومن کے لیے اللہ کی رضامندی کے ساتھ سب کچھ خیر ہے، برکت ہے، جس حالت میں بھی خدا رکھے، اور اگر اللہ ناراض ہے تو لاکھوں اسباب عیش میں اس کی روح مثل ماہی بے آب کے بے چین رہے گی۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں **من لزم الاستغفار** جو شخص کثرت سے استغفار کرتا رہتا ہے یعنی اللہ کو راضی کرتا رہتا ہے، گناہ سے جو تعلق ٹوٹ گیا تھا، رو رو کر الحاح کر کے، اشک بار آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق بندگی جوڑتا رہتا ہے اس کو کیا انعامات ملتے ہیں اس کا بیان آگے آ رہا ہے لیکن دوستو! پہلے ان آنسوؤں کی قیمت سنو! مشکوٰۃ کی روایت ہے:

مامن عبد مؤمن یخرج من عینیه دموع وان کان مثل رأس الذباب من خشیة الله ثم یصیب شیئا من حروجهه الا حرمه الله علی النار (مشکوٰۃ ص ۴۵۸)

''کسی مومن بندہ کی آنکھوں سے آنسو ندامت کے اور اللہ کے خوف سے نکل آئیں اگرچہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہوں تو اس چہرہ پر اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ حرام فرما دیتے ہیں''۔

میں نے اپنے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب پھول پوری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ ہمیشہ اپنے آنسو چہرے پر مل لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ کو دیکھا کہ ہمیشہ آنسوؤں کو اسی طرح چہرے پر مل لیتے تھے۔ پھر میں نے ایک صحابیؓ کی روایت دیکھی کہ میں یہ آنسو چہرہ پر اس لیے ملتا ہوں کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آنسو جہاں تک جاتے ہیں دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۲ پر)

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

اللہ کی نصرت پر یقین

''مجاہد عالم شیخ محمود محمد الخزندار کی معروف کتاب 'ھذہ اخلاقنا' سے ایک باب''

اللہ پر یقین کی حقیقت ضعف کے مراحل میں ہی ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ صاحبِ یقین وہ نہیں جو اسلام کی قوت، اہل اسلام کی عزت اور نصرت کے وقت ثابت قدم رہے، بلکہ اللہ پر حقیقی ایمان رکھنے والا شخص تو وہ ہے جو تاریکیوں کی کثرت، حالات کی شدت، غموں کی انتہا اور قوموں کی مخالفت کے باوجود اس بات پر محکم یقین رکھتا ہو کہ آخری کامیابی متقین کے لیے ہی ہے اور مستقبل اسی دین کا ہے۔

مجاہدین کی جدوجہد زمین پر اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے ہے اور یہ مقصد صرف صبر و یقین سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ:

''دین میں امامت صبر و یقین سے ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے سورۃ السجدۃ کی یہ آیت تلاوت کی

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ (السجدة: ۲۴)

''اور جب ان لوگوں نے صبر کیا تو ہم نے ان میں سے ایسے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے تھے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے''۔

لہٰذا سب سے اہم چیز جو کسی انسان کو اللہ کی طرف سے عطا کی جاتی ہے وہ یقین ہی ہے۔ امتِ اسلامیہ اس وقت تک تباہ نہیں ہو سکتی جب تک اس کے بیٹے اپنی پوری قوت اس کی نصرت میں لگاتے رہیں اور بے عملی کا شکار نہ ہوں۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس امت کے اوّلین لوگوں کی کامیابی کی وجہ زہد اور یقین ہے اور بعد والوں کی ہلاکت کا باعث بخل اور بے جا امیدیں ہیں۔'' (صحیح الجامع)

چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات تنہا عالم الغیب ہے اس لیے ہم نہیں جانتے کہ فتح کب حاصل ہوگی، ہم صرف اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے ہم بہترین امت ہیں اور ہمارے لیے فتح مقدر کر دی گئی ہے چاہے وہ دیر سے ہی کیوں نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے کسی کو نہیں معلوم کہ اس کی ابتدا میں خیر ہے یا آخر میں۔'' (جامع ترمذی)

ہمیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ کس نسل کے ہاتھوں امت کے ان غموں کا مداوا کریں گے اور اس کی شان کو بلند فرمائیں گے لیکن ہم کائنات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رائج سنت سے واقف ہیں۔

بے شک ہمیں احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کثیر تعداد میں ایسی بشارتیں ملتی ہیں جو امیدوں کی تجدید اور یقین کو مضبوط کرتی ہیں۔ جیسے کہ ہمیں حدیث سے خوش خبری ملتی ہے کہ اللہ کا وعدہ ہے اس امت کی بادشاہی زمین کے مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی اور زمین کا کوئی خطہ ایسا نہیں ہوگا جس پر مسلمانوں کی حکومت نہ ہو۔ حدیث میں آیا ہے:

''میرے سامنے زمین کو پیش کیا گیا تو میں نے اس کے مشرق و مغرب دیکھے اور بے شک میری امت کی بادشاہی اس سب تک پہنچے گی جو میرے سامنے پیش کیا گیا۔'' (جامع ترمذی)

لہٰذا جب ہمیں علم ہے کہ اسلام کی اصل ہے کہ اسے بلندی، قیادت اور تمکین حاصل ہو کر رہے گی تو پھر ہمیں کسی بھی زمانے میں مسلمانوں کی کمزوری سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ بے شک اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسی بشارتیں دی ہیں جو ہر قسم کی مایوسی اور قنوطیت کو زائل کر دیتی ہیں، ہر کمزور کو ثابت قدم بناتی ہیں، ان دلوں کو سکون پہنچاتی ہیں جو اس دین کے بیٹوں سے ناامید ہو چکے ہیں۔ اسی لیے جہاد قیامت تک جاری رہے گا اور حق پر ظاہر ہونے والے گروہ کو اس کی مخالفت کرنے والے کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ بلکہ وہ اپنی کوشش جاری رکھیں گے حتیٰ کہ اللہ کا حکم آجائے۔ اسی بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس دین کے لیے مسلمانوں کی ایک جماعت قیامت تک لڑتی رہے گی۔''

بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے معیار ہمارے معیار سے مختلف ہیں۔ وہ کمزوری کے بعد قوت عطا فرماتے ہیں اور یہ چیز حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے واضح ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک اللہ اس امت کی نصرت کمزور لوگوں کی دعاؤں، نمازوں اور اخلاص کی وجہ سے کرتا ہے۔'' (سنن نسائی۔ کتاب الجہاد)

ایک مسلمان جو بیڑیوں میں جکڑا ہوا، قید خانے میں بند، ہر جگہ پر مظلوم اور فقیر ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کی دعا، نماز اور اخلاص کے باعث اس امت کی نصرت کریں گے چاہے اس میں ضعف کے کتنے ہی مظاہر کیوں نہ ہوں۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

قوت ہمارے دشمنوں کے ہاتھ میں ہے اور وہ بظاہر ہم پر غالب ہیں۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ بے شک تمام اسباب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہی تصرف میں ہیں۔ وہ کسی لمحے بھی اپنے مومن بندوں سے غافل نہیں اور وہ ہرگز ان کی دائمی ذلت و رسوائی نہیں چاہتے۔ جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’میزان رحمٰن کے ہاتھ میں ہے وہی کچھ قوموں کو سربلند اور باقی کو پست فرماتے ہیں‘‘۔(صحیح الجامع:٦٧٣٧)

لہٰذا جب ہم خالصتاً اس کی رضا کے مطابق کوشش کریں گے تو وہ ضرور ہمیں اس پستی کے بعد سربلندی عطا فرمائے گا۔ کیونکہ ہر صدی میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ امت کے اندر چند اصحابِ خیر کے ذریعے یقین کو زندہ کرتا ہے۔ جو آزمائشوں میں ثابت قدم رہتے ہیں اور عامۃ الناس کی امید بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:

’’ہر صدی میں میری امت میں کچھ سبقت لے جانے والے ہوں گے۔‘‘ (صحیح الجامع:٤٢٦٧)

چنانچہ امت میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہتے ہیں جو مسلمانوں کے فہم دین کی اصلاح کرتے ہیں، صراطِ مستقیم کو روشن کرتے ہیں، ہدایت کی طرف قیادت کرتے ہیں اور ان کے دینی امور کی تجدید کرتے ہیں۔ اس امر کی بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ یوں دی ہے:

’’بے شک اللہ ہر صدی کے آغاز میں اس امت کے لیے ایک مجدد بھیجیں گے جو اس کے دین کی تجدید کرے گا۔‘‘ (سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم)۔

تو چاہے نجات اصحابِ خیر کے ہاتھوں آئے یا مجددین کے، لیکن کرب ہمیشہ نہیں رہتا۔

تمام دشمنانِ اسلام کے خلاف اللہ تعالیٰ کا اعلان جنگ ہے، تو جس کے خلاف اللہ اعلان جنگ کریں، ہمیں اس سے نہ کوئی خوف ہونا چاہیے اور نہ اس کے دائمی غلبے کا خدشہ، جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے:

’’جو کوئی میرے ولی سے دشمنی رکھے، پس میرا اس کے خلاف اعلان جنگ ہے۔‘‘ (صحیح بخاری، کتاب الرقاق)

ہمیں آزمائشوں پر صبر کی تلقین کرنی چاہیے اور اللہ کی قضا (فیصلے) پر ثابت قدم رہنا چاہیے۔ پریشانیوں سے ڈرانے کی بجائے خیر کی بشارتیں دینی چاہئیں اور طویل عرصے سے اللہ کی نصرت کے انتظار کرنے والوں کی ویسے ہی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزمائشوں کی کثرت اور شدت سے گھبرانے پر صحابہؓ سے فرمایا:

’’اور اللہ ضرور اس امر کو پورا کرکے رہے گا...... لیکن تم جلدی کرتے ہو۔‘‘

(سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد)

بے شک اللہ کو اپنے بندوں سے جو یقین مطلوب ہے اس کی عملی مثال ام موسیٰ کا یقین ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا:

وَأَوْحَيْنَا إِلَى أُمِّ مُوسَى أَنْ أَرْضِعِيهِ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ (القصص:٧)

’’ہم نے موسیٰ علیہ سلام کی ماں کو وحی کی کہ اسے دودھ پلاتی رہ اور جب تجھے اس کی نسبت کوئی خوف معلوم ہو تو اسی دریا میں بہا دینا اور کوئی ڈر خوف یا رنج غم نہ کرنا، ہم یقیناً اسے تیری طرف لوٹانے والے ہیں اور اسے اپنے پیغمبروں میں بنانے والے ہیں‘‘۔

تو انہوں نے بغیر کسی خوف وغم کے اپنے بیٹے کو دریا کے حوالے کر دیا حالانکہ فطرتاً دریا ایک شیر خوار بچے کے لیے بہت خطرناک ہے۔ پھر اللہ نے اس طرح نجات بخشی کہ اس بچے کو فرعون سے ملا دیا اور وہ ان کی کفالت سے ذرہ بھی خوف زدہ نہ ہوا، کیونکہ کوئی انسان بھی کسی شیر خوار بچے کی کفالت سے خوف زدہ نہیں ہوتا۔ پھر دیکھئے کہ فرعون اسی بچے کے ہاتھوں ہی ہلاک ہوا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عجائب قدرت ایسے ہی ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی تین اقسام بیان کی ہیں جن میں کوئی خیر نہیں، ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔ اس لیے وہ قوم جو شک کے مرض میں مبتلا ہو گئی اور قنوطیت نے اسے گھیر لیا وہ کبھی بھی اس خیر تک نہیں پہنچ سکتی جو اللہ پر یقین اور بھروسہ رکھنے والی اقوام کو حاصل ہوتی ہے۔ بے شک ایمان بالقدر، اللہ پر اس یقین کی ایک شاخ ہے آخری کامیابی متقین کے لیے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’بے شک ہر چیز کی ایک حقیقت ہے اور ایمان کی حقیقت تک انسان اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ یہ نہ جان لے کہ جو چیز اسے ملنے والی تھی وہ اسے ہی ملی کسی اور کے پاس نہیں جا سکتی اور جو چیز اسے نہیں ملی وہ کسی صورت اسے نہیں مل سکتی۔‘‘ (صحیح الجامع)

مسئلہ یہ نہیں ہے کہ (نعوذ باللہ) اللہ نے اپنی نصرت کا وعدہ پورا نہیں کیا، بلکہ معاملہ یہ ہے کہ ہر کام کا وقت متعیّن اور مقرر ہے، جو کسی کے جلدی کرنے سے واقع نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کسی کی سستی کے باعث اس میں تاخیر ہو سکتی ہے۔ اسی وجہ سے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ دعا فرماتے تھے:

’’اے اللہ! مجھے اپنی قضا پر راضی کر دے، میرے لیے میری تقدیر کو بابرکت بنا دے، حتیٰ کہ میں اس چیز میں جلدی پسند نہ کروں جس میں تو نے تاخیر رکھی اور نہ تاخیر کو جلدی پر ترجیح دوں‘‘ (تہذیب مدارج السالکین)

اس لیے اگر امت پر کچھ عرصے کے لیے ضعف آ جائے تو یہ نہیں بھولنا چاہیے

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

کہ یہ سب اللہ کی تقدیر سے ہے۔ وہ اس بات پر قادر ہیں کہ کھوئی ہوئی عظمت کو لوٹا دیں اور قیادت کو دوبارہ ہمارے لیے مقرر کر دیں۔ کیونکہ بلندی اور پستی کا آنا انسانیت کی فطرت میں سے ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے:

''مومن کی مثال گندم کے خوشے کی طرح ہے جو کبھی بلند ہوتا ہے اور کبھی جھک جاتا ہے۔''

اس میں اہم چیز یہ ہے کہ مومنین سر بلند ضرور ہوں گے کیونکہ یہ ایک تکوینی سنت ہے۔ اگر اسباب میسر ہوئے تو یہ دن یقیناً آئے گا۔ امتوں کے متعلق ہمیشہ سے اللہ کی یہی سنت رہی ہے۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ:

''میرے سامنے پیغمبروں کی امتیں لائی گئیں ان میں بعض پیغمبر ایسے تھے کہ ان کی امت کے لوگ دس سے بھی کم تھے اور بعض کے ساتھ ایک یا دو آدمی تھے، اور بعض کے ساتھ ایک بھی نہ تھا'' (صحیح مسلم، کتاب الایمان)۔

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ دعوت پھر بھی جاری رہی اور ہمیشہ جاری رہے گی چاہے اس کو قبول کرنے والے کم ہوں یا زیادہ۔ انبیائے کرام علیہم السلام کامیاب و کامران ہیں اور یہ اُن لوگوں کی بدقسمتی ہے جو اُن پر ایمان نہ لا کر جہنم میں چلے گئے۔ اسی طرح سے مجاہد سے بھی یہ سوال نہیں پوچھا جائے گا کہ اپنی تمام کوشش کے باوجود اسے فتح کیوں نہ حاصل ہوئی۔ بلکہ قابلِ مذمت بات تو یہ ہے کہ اسباب سے فائدہ نہ اٹھایا جائے اور اللہ کی راہ میں صلاحیت لگانے میں بخل کیا جائے۔

جب شہدا کو اس بات کا خدشہ ہوا کہ ان کے پیچھے رہ جانے والے ساتھیوں میں یقین کی کمی آجائے گی یا وہ جہاد کے ثمرات سے مایوس ہو جائیں گے تو انہوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے عرض کیا:

''کون ہمارے بھائیوں تک یہ بات پہنچائے گا کہ ہم یہاں جنت میں زندہ ہیں، ہمیں یہاں رزق دیا جاتا ہے۔ تا کہ وہ جہاد سے جی نہ چرائیں اور نہ ہی جنگ میں پیٹھ پھیریں۔ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: میں یہ بات پہنچاؤں گا۔''

رات لازماً کٹ جائے گی اور تاریکی کے بادل چھٹ جائیں گے۔ لوگوں کے لیے نفع آور چیزیں زمین پر باقی رہیں گی اور اللہ کا فیصلہ پورا ہو کر رہے گا کہ آخر کامیابی اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے ہی ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: استغفار کے ثمرات

حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ اس پر ایک علمی اشکال یہ ہوتا ہے کہ اگر چہرہ پر آنسو مَل لیے تو چہرہ تو جنت میں چلا جائے گا لیکن باقی جسم کا کیا ہوگا؟ پھر حضرت نے اس کو سمجھانے کے لیے ایک واقعہ بیان کیا کہ بادشاہ عالم گیر رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں کسی ریاست کا ایک راجہ تھا وہ مر گیا اس کے لڑکے کے جو چچا وغیرہ تھے وہ اس کی ریاست پر قبضہ کرنا چاہتے تھے اور اس کو محروم کرنا چاہتے تھے۔ وزیروں نے اس کے باپ کا نمک کھایا تھا اس کو سکھلایا کہ بیٹا دہلی چلو، ہم عالم گیر سے سفارش کر دیں گے، تم بچہ ہو بادشاہ رحم کر دے گا اور تمہیں تمہارے باپ کی گدی دے دے گا۔ وہ وزیر اس کو راستہ بھر پڑھاتے رہے کہ بادشاہ یہ پوچھے تو یہ کہنا اور یہ پوچھے تو یہ کہنا۔ پھر جب دہلی کا قلعہ قریب آیا تو لڑکے نے کہا کہ آپ لوگوں نے جو پڑھایا ہے اگر بادشاہ نے اس کے علاوہ کوئی دوسرا سوال کر لیا تو کیا جواب دوں گا؟ دونوں وزیر ہنسنے لگے اور کہا کہ یہ لڑکا بہت چالاک ہے، یہ خود ہی جواب دے لے گا، اس کی رہبری کی ضرورت نہیں۔ عالم گیر حوض پر نہا رہے تھے کہ یہ لڑکا پہنچا اور اس نے سلام کیا اور کہا کہ حضور! میں کچھ درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ درخواست سن کر عالم گیر نے اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑا اور کہا کہ میں تجھے اس پانی میں ڈبو دوں گا۔ لڑکا زور سے قہقہہ لگا کر ہنسا۔ تب عالم گیر نے کہا کہ ایسے پاگل کو کیا ریاست ملے گی...... تجھے کہنا چاہیے تھا کہ ہمیں نہ ڈبویئے لیکن تم خوف کے موقع پر ہنس رہے ہو، یہ تو پاگلوں کا کام ہے۔ تُو کیا ریاست سنبھالے گا۔ اس نے کہا کہ حضور پہلے آپ مجھ سے سوال تو کر لیں کہ میں کیوں ہنس رہا ہوں۔ پھر جو آپ کا فیصلہ ہو وہ کریں۔ پوچھا کہ اچھا بتاؤ کیوں ہنسے؟ اس نے کہا حضور آپ بادشاہ ہیں، بادشاہوں کا اقبال بہت بڑا ہوتا ہے، اگر میری انگلی آپ کے ہاتھ میں ہوتی تو میں نہیں ڈوب سکتا تھا نہ یہ کہ میرے دونوں بازو آپ کے دونوں ہاتھوں میں ہیں۔ حضرت نے اس واقعہ کو بیان کر کے فرمایا کہ ایک کافر کا بچہ ایک دنیوی بادشاہ کے کرم پر اتنا اعتماد رکھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کے کرم کو کیا قیاس کرتے ہو کہ وہ جس کا چہرہ جنت میں داخل کر دیں تو کیا اس کا جسم دوزخ میں پھینک دیں گے؟ اللہ تعالیٰ کریم ہیں، کریم کی تعریف ملا علی قاریؒ نے یہ کی ہے کہ **الذی یعطی بدون الاستحقاق والمنة** جو بلا استحقاق عطا کر دے، نالائقوں پر فضل کر دے وہ کریم ہے، ان کے کرم سے یہ بعید ہے کہ جس کا چہرہ جنت میں داخل کریں گے اس کے جسم کو دوزخ میں ڈال دیں گے۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں سنا کہ آخری وقت میں یا کریم یا کریم فرماتے تھے۔ بس ہم سب کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے بالکل بے کھٹک استغفار و توبہ کریں اور امید رکھیں اور جب آنسو نکل آئیں تو ان کو مل کر چہرے پر پھیلا لیں اور اگر آنسو نہ نکلیں تو رونے والوں کی شکل بنا لیں۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمانِ کامل

شاہ معین الدین احمد ندوی رحمہ اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد صحابہ کرامؓ کے لوحِ دل پر **کالنقش فی الحجر** ہوگیا تھا۔اس لیے وہ کسی حالت میں اس کو مٹنے نہیں دیتے تھے۔ غزوہ حدیبیہ میں جب حضرت علیؓ نے مصالحت نامہ لکھا تو کفار نے اصرار کیا اس پر رسول اللہ کا لفظ نہ لکھا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شرط منظور کر لی اور حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ اس فقرے کو مٹادیں، صحابہ کرامؓ اگر چہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہیں کرتے تھے تاہم اس موقع پر اُنہوں نے صاف کہہ دیا کہ ''میں اس کو نہیں مٹا سکتا'' بالآخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے دست مبارک سے اس کو مٹادیا۔

ایمان کا درجہ کمال یہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال پر اس وثوق کے ساتھ ایمان لایا جائے کہ محال ممکن، مستقبل حال اور غائب حاضر بن جائے۔صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات پر اسی شدت کے ساتھ ایمان لائے تھے اور اسی درجہ کمال نے حضرت ابوبکرؓ کو ''صدیق'' کا خطاب دیا تھا۔ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بکری کے ایک گلے پر بھیڑیے نے حملہ کیا اور ایک بکری اٹھالے چلا۔ چرواہے نے اس کو بلایا تو بھیڑیے نے جواب دیا کہ یوم السبع میں بکری کا نگران کون ہوگا، جب کہ میرے سوا ان کا کوئی چرواہا نہ ہوگا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص بیل پر بوجھ لادے ہوئے جارہا تھا، بیل نے مڑ کر کہا میں اس کے لیے نہیں بنایا گیا میں صرف کھیتی باڑی کے لیے پیدا ہوا ہوں، بہت سے صحابہؓ نے اس کو استعجاب سے سنا اور کہا ''سبحان اللہ'' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہم، ابوبکر اور عمر بن الخطاب اس پر ایمان لائے ہیں''۔(بخاری کتاب المناقب فضائل ابوبکرؓ)

ایک بار حضرت عمران بن حصینؓ نے یہ حدیث بیان کی کہ ''اہل وعیال کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے''۔اس پر ایک شخص نے اعتراض کیا کہ ''اگر ایک آدمی خراسان میں مرجائے اور اہل وعیال یہاں پر ماتم کریں تو آپ کے خیال میں اس پر خراسان میں عذاب ہوگا؟''۔بولے ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ سچ ہے اور تو جھوٹ بکتا ہے''۔(نسائی)

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''آئندہ زمانے میں تمہاری مختلف جماعتیں قائم ہوجائیں گی۔کوئی جماعت شام میں رہے گی، کوئی یمن میں اقامت پذیر ہوگی اور کوئی عراق میں سکونت اختیار کرے گی''۔اس پیشین گوئی پر حضرت ابن حوالہؓ اس وثوق کے ساتھ ایمان لائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ مبادا میں بھی اس زمانہ تک زندہ رہوں، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود میری اقامت گاہ متعین فرمادیجیے۔

ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بدو سے گھوڑا خریدا اور قیمت ادا کرنے کے لیے اس کو ساتھ لے چلے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے آگے بڑھ گئے اور بدو پیچھے رہ گیا۔لیکن جن لوگوں کو معلوم نہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خرید لیا ہے وہ بدو سے بھاؤ تاؤ کرنے لگے۔خریداروں کو دیکھ کر بدو نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکار کر کہا، لینا ہو تو لیجیے ورنہ میں گھوڑے کو فروخت کرڈالتا ہوں''۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم نے تو اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دیا ہے''۔وہ بولا: نہیں اگر گواہ ہو تو لایئے......حضرت خزیمہ ابن ثابتؓ اگر چہ بیع کے موقع پر موجود نہ تھے تاہم کہا کہ ''میں شہادت دیتا ہوں کہ تم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ گھوڑا فروخت کر دیا ہے''۔ارشاد ہوا ''تم نے کیوں شہادت دی''......وہ بولے ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی بناپر''۔اس موقع پر ان کو یہ شرف حاصل ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شہادت کو دو شہادتوں کے برابر قرار دیا۔

صحابہ کرامؓ کے عہد کا بچہ بچہ یہ راسخ عقیدہ رکھتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جو لفظ نکل جائے گا اس کے خلاف نہ ہوگا۔ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی یتیمہ کو بددعا دے دی کہ ''تیرا سن زیادہ نہ ہو'' وہ روتی ہوئی حضرت ام سلیمؓ کے پاس آئی اور کہا کہ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ بددعا دی ہے، اب میرا سن ترقی نہ کرے گا''۔وہ فوراً حاضر خدمت ہوئی اور کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری یتیمہ کو بددعا دے دی......آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا ''میں بھی آدمی ہوں اور آدمیوں کی طرح خوش اور رنجیدہ ہوتا ہوں پس جس کو میں ایسی بددعا دوں جس کا وہ مستحق نہیں تو یہ اُس کے لیے پاکی، تزکیہ اور نیکی ہوگی''۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی معجزہ صادر ہوتا تو صحابہ کرامؓ کی قوت ایمانیہ میں اور اضافہ ہوجاتا تھا۔حضرت جابرؓ کو اپنے باپ کی جانب سے بہت سے لوگوں کا قرض ادا کرنا تھا اور کھجوروں کے باغ کے سوا ادا کرنے کا کوئی سامان نہ تھا لیکن قرض خواہ باغ کے پھل لینے پر آمادہ نہ تھے۔بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود باغ میں آئے اور اس کی کھجوروں کے لیے دعائے برکت فرمائی۔

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

بیٹھنے، لیٹنے، سونے اور چلنے کے آداب

مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ

مومن ہر کام سنت نبویہ اور امر خداوندی کے ماتحت کیا کرتا ہے، وہ ہر ادا، ہر حرکت وسکون، نشیب وفراز، نشست وبرخاست سب میں دینی نقطۂ نظر کو سامنے رکھتا ہے اور کیوں نہ رکھے جب کہ مسلمان کی زندگی وموت، کھانا پینا، چلنا پھرنا، اٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا سب اللہ جل شانہ کے لیے ہوتا ہے۔

مسلمان اور کافر میں فرق ہی یہ ہے کہ کافر اپنی خواہشات نفس اور مقتضائے طبیعت پر عمل کرتا ہے، وہ من مانی اور من چاہی پر عمل پیرا ہوتا ہے، اسے حلال وحرام اور جائز وناجائز سے کوئی مطلب نہیں ہوتا اس کے برخلاف مسلمان ہر کام اپنے پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے اور مقتدائے کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی سعادت حاصل کرنے کے لیے کرتا ہے۔ اسی لیے اس کا ہر کام اخلاص سے ہوتا ہے اور اسے سونے پر بھی اجر وثواب ملتا ہے اور جاگنے پر بھی، کھانے پینے پر بھی اجر وثواب ملتا ہے اور نہ کھانے پینے پر بھی، اس کا سونا بھی عبادت بن جاتا ہے، اس کا چلنا بھی عبادت بن جاتا ہے، پھر وہ عبدِ کامل اور انسانِ نافع بن جاتا ہے۔

یہاں ہم بیٹھنے، چلنے اور سونے سے متعلق احادیث مبارکہ ذکر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نفع بخش بنائے اور تمام مسلمانوں کو اسوۂ حسنہ کو اپنے لیے مشعل راہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کے صحن میں ہاتھوں کے ذریعہ احتباء کی صورت میں بیٹھے دیکھا''۔

حافظ ابن حجرؒ کے بقول کعبہ کے صحن کے دروازے کے سامنے کا حصہ مراد ہے۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ اس سے بیت اللہ کے سامنے کی کشادہ جگہ مراد ہے۔

احتباء کس بیٹھک کو کہتے ہیں؟ لکھا ہے کہ احتباء کا مطلب یہ ہے کہ انسان اس طرح بیٹھے کہ دونوں گھٹنے کھڑے ہوں، تلوے زمین سے لگے ہوں اور ہاتھ پنڈلیوں پر ہوں۔ ابن الملک کہتے ہیں کہ اس سے اس طرح بیٹھنے کے سنت ہونے کو بیان کرنا مقصود ہے۔ لیکن یہاں یہ مراد نہیں بلکہ یہ بتلانا مقصود ہے کہ اس طرح بیٹھ سکتے ہیں یا زیادہ سے زیادہ اس سے مستحب ہونا ثابت ہوگا، نفس فعل سے سنت ثابت نہیں ہوتی۔

پاؤں پر پاؤں رکھ کر لیٹنا:

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھ کر چت لیٹے ہوئے دیکھا''۔

بعض احادیث سے ٹانگ پر ٹانگ رکھ لینے سے منع کیا گیا ہے اس حدیث سے جواز معلوم ہوتا ہے۔ بعض حضرات نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنے میں شرم گاہ کے کھلنے کا ڈر ہوتا ہے اس لیے منع فرما دیا گیا۔ برخلاف پاؤں پر پاؤں رکھ کر لیٹنے کے اس میں یہ احتمال نہیں ہوتا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا۔ تہبند یا چادر باندھنے والوں کے لیے یہ خدشہ ہوا کرتا ہے۔

علامہ نوویؒ لکھتے ہیں ''ہوسکتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیانِ جواز کے لیے ایسا کیا ہو اور یہ بتلانا ہو کہ اگر چت لیٹنا ہو تو اس طرح لیٹو اور ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنے کی جو ممانعت ہے وہ مطلقاً نہ ہو بلکہ صرف اس صورت میں ہو جس میں شرم گاہ کھلنے کا خدشہ ہو''۔ علامہ خطابیؒ نے فرمایا ''اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح لیٹنے سے منع کرنے والی حدیث منسوخ ہے''۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لیٹ جایا کرتے تھے لیکن بعد میں اس سے منع فرما دیا۔

ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنا:

حضرت جابرؓ نے فرمایا ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ انسان ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ رکھے''۔

ابھی بتلایا جا چکا ہے کہ یہ ممانعت اس صورت میں ہے کہ جب شرم گاہ کھلنے کا احتمال ہو، اگر یہ خطرہ نہ ہو تو لیٹ سکتے ہیں۔ یہی توجیہ اگلی حدیث میں بھی جاری رہے گی۔

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے کوئی شخص اس طرح چت نہ لیٹے کہ اس نے ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھا ہو''۔

تکبر سے چلنے کی سزا:

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ''اس دوران کہ ایک شخص دو چادریں پہنے اکڑ کر چل رہا تھا اپنے بارے میں بڑے گھمنڈ میں مبتلا تھا کہ اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک اس میں دھنستا رہے گا''۔

اللہ تعالیٰ متکبرین کو اسی طرح سزا دیتے ہیں جو شخص اللہ جل شانہ کے لیے تواضع وعاجزی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عزت ورفعت عطا فرماتے ہیں اور جو تکبر کرتا ہے اسے ذلیل ورسوا فرما دیتے ہیں، فرمایا:

فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ (القصص: ۸۱)

''پھر ہم نے اس (قارون) کو مع اس کے مکان کے زمین میں دھنسا دیا''۔

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

اس لیے انسان کو اپنی حقیقت جاننا چاہیے، اپنے آپ کو اللہ کا بندہ اور مٹی سے پیدا ہونے والا جسم سمجھنا چاہیے، اسی سے پیدا ہوئے، اسی میں مل جاؤ گے، پھر تکبر کیوں کرتے ہو؟ اپنی آخرت کیوں بگاڑتے ہو؟ شیطان کے دام میں کیوں پھنستے ہو؟

بائیں جانب ٹیک لگا کر بیٹھنا:

حضرت جابر بن سمرہؓ نے فرمایا ''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک تکیہ پر بائیں جانب ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے دیکھا''۔

ابن الملکؒ لکھتے ہیں کہ ''اس سے بائیں جانب ٹیک لگا کر بیٹھنے کا مستحب ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن یہ قول محل نظر ہے اس لیے کہ ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح اتفاقاً بیٹھے ہوں۔ قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دائیں جانب ٹیک لگانا مستحب ہے لہٰذا یہ حدیث یہ بیان کرنے کے لیے ہے کہ بائیں جانب ٹیک لگا کر بیٹھنا جائز ہے۔

دونوں ہاتھ پنڈلی پر رکھ کر بیٹھنا:

حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں کے ذریعے احتباء کی شکل میں بیٹھتے''۔

قرفضاء کی شکل میں بیٹھنا:

حضرت قیلہ بنت مخرمہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں قرفضاء کی شکل میں بیٹھے دیکھا۔ وہ فرماتی ہیں ''میں نے جب اس خشوع وخضوع کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے دیکھا تو میں خوف وڈر سے کانپ گئی''۔

قرفضاء کس بیٹھنے کو کہتے ہیں؟ لکھا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان سرین کے بل اس طرح بیٹھے کہ رانیں پیٹ سے ملی ہوئی ہوں اور دونوں ہتھیلیاں دونوں بغلوں میں ہوں۔

روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میں اس طرح بیٹھتا ہوں جس طرح غلام بیٹھتا ہے، اس طرح کھاتا ہوں جس طرح غلام کھاتا ہے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ تواضع کو اختیار کیا، تکبر، بڑائی اور انفرادیت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت دور تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب کے ساتھ بیٹھتے، کوئی امتیازی شان نہ رکھتے تھے، اتنے جلیل القدر رسول اور ایسی بزرگ و برتر ہستی کو اس طرح دیکھ کر حضرت قیلہ پر خوف وڈر چھا گیا اور وہ کانپنے لگیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم جو بخشے بخشائے ہیں اور حبیب رب العالمین کا یہ حال ہے تو ہمارا حال کیا ہونا چاہیے؟ خود فیصلہ کیجیے!

چار زانو ہوکر بیٹھنا:

حضرت جابر بن سمرہؓ نے فرمایا ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی جگہ پر چار زانو ہوکر بیٹھ جاتے اور اس وقت تک بیٹھے رہتے جب تک سورج اچھی طرح سے نہ نکل آئے''۔

معلوم ہوا کہ چار زانو ہوکر بیٹھا درست ہے بشرطیکہ تکبر کے لیے متکبروں کی طرح نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی تعلیم دی ہے کہ فجر کے بعد اشراق تک کا وقت عبادت میں لگانا چاہیے۔ اشراق کے نوافل پڑھ کر آپ جس کام میں چاہیں مشغول ہوجائیں۔ اس تھوڑے سے وقت اور تھوڑی سی عبادت پر نہایت عظیم اجروثواب ملتا ہے۔ روایت میں آتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں ''اے ابن آدم دن کی ابتدا میں تُو چار رکعت پڑھ لیا کر میں تیرے لیے دن کے آخر تک کے لیے کافی ہوجاؤں گا''۔ ایک روایت میں ہے ''جو چاشت کے وقت کی بارہ رکعات پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا ایک محل بنادیں گے''۔ ایک روایت میں ہے ''جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر وہیں بیٹھا رہا اور نماز اشراق پڑھی دنیوی بات نہیں کی، اس کے گناہ معاف کردیے گئے ہیں خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں''۔

دائیں کروٹ لیٹنا:

حضرت ابوقتادہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری شب میں آرام کے لیے جب کہیں پڑاؤ ڈالتے تو دائیں کروٹ لیٹتے اور جب فجر کے قریب آرام کے لیے لیٹتے تو اپنا باز و کھڑا کرکے اپنا سر مبارک اپنی ہتھیلی پر رکھ لیا کرتے تھے۔

سنت یہ ہے کہ انسان دائیں کروٹ پر لیٹے اور اپنا رخسار دائیں ہتھیلی پر رکھے تاکہ دل پر دباؤ نہ ہو، دل لٹکا رہے، غفلت طاری نہ ہو اور تہجد کے لیے اٹھنا آسان ہو۔ بائیں کروٹ پر لیٹنے میں دل دبا ہوتا ہے، نیند گہری آتی ہے، آنکھ کھلنا مشکل ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شب میں صبح کے قریب کہیں پڑاؤ ڈالتے تو ذرا سی راحت حاصل کرنے کے لیے کہنی پر ٹیک لگا کر ہتھیلی پر سر رکھ لیتے تھے تاکہ گہری نیند کی وجہ سے نماز فجر فوت نہ ہو۔

رات کا بچھونا:

حضرت ام سلمہؓ کے بعض خادموں اور رشتہ داروں سے مروی ہے، فرمایا ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا ایسا مختصر سا تھا جیسا قبر میں رکھا جاتا ہے اور مسجد (مصلّٰی) آپ کے سرہانے ہوا کرتا تھا۔

جیسے بعض لوگ قبر میں چٹائی یا کپڑا بچھا دیتے ہیں، اس کا کوئی اہتمام نہیں ہوتا۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر بھی نہایت مختصر سا تھا، کوئی لمبا چوڑا گدا نہیں تھا، ضرورت کے مطابق کھجور کی چھال بھرا بستر تھا، سوتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز سرہانے رکھی ہوتی تھی تاکہ تہجد کے وقت دقت نہ ہو اور اطمینان سے تہجد ادا کرسکیں۔

☆☆☆☆☆

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

امام کے ساتھ گزرے ایام

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

شیخ یونس خالصؒ کے شیخؒ کے ساتھ یہ تعلقات اسی طرح چلتے رہے اور وہ وقتاً فوقتاً شیخ کو مشورہ اور نصیحت کرتے رہتے تھے۔ مجھے یاد ہے جلال آباد سے قندھار جانے کے بعد شیخ اسامہؒ، شیخ یونسؒ سے ملنے جلال آباد گئے تو میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ شیخ یونس خالصؒ نے شیخؒ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: اے اسامہؒ خیال رکھئے، آج کل درہم و دینار کے بندے بہت بڑھ گئے ہیں، اپنی نقل و حرکت میں احتیاط کریں، صرف انتہائی مستند لوگوں پر اعتماد کریں۔ اس کے بعد افغانستان میں حالیہ صلیبی جنگ شروع ہوگئی اور شیخ یونس خالصؒ کافی بیمار ہوگئے۔ ان کی کولہے کی ہڈی میں شاید چوٹ آگئی تھی اس لیے نقل و حرکت نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن اس تکلیف اور بیماری کے باوجود ان کا جذبہ ایمان و جہاد زندہ تھا۔ انہوں نے ایک ویڈیو بیان جاری کیا جس میں امتِ افغان اور امتِ مسلمہ کو حملہ آور امریکیوں کے خلاف جہاد کی دعوت دی۔ اللہ ان پر اور علمائے اسلام پر اپنی رحمتیں نازل کرے۔

اسی طرح مجاہدین علما میں سے شیخؒ کے قریبی احباب میں سے فضیلۃ الشیخ جلال الدین حقانی دامت برکاتہم بھی ہیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ ان کو صحت و عافیت سے نوازے اور اسلام و جہاد کا بہترین سرمایہ بنائے۔ شیخؒ کی ان سے بہت پرانی دوستی تھی اور وہ ان کے ساتھ روس جہاد کے دور میں خوست اور کابل کی فتح اور جاور کے معرکوں میں شریک تھے۔ پچھلے عرصے میں جب ہمارے بھائی شیخ مصطفیٰ ابو یزید رحمہ اللہ شہید ہوئے تو شیخ جلال الدین حقانی نے شیخ اسامہ بن لادنؒ اور بندہ فقیر کے نام ایک خط بھیجا، اس میں انہوں نے شیخ اسامہ کو یوں مخاطب کیا تھا: ''میرے پیارے بھائی اور محبوب مجاہد اسامہ بن لادن کے نام''۔ اللہ شیخ اسامہ پر اپنی رحمتیں نازل کرے۔

اسی طرح افغانستان کے دیگر علما جو شیخؒ کے بہت قریب تھے ان میں سے ایک مولوی عبد اللہ ذاکری ہیں۔ یہ نام شاید آپ کے لیے نیا ہو لیکن وہ افغانستان میں بہت مشہور و معروف ہیں۔ مولوی عبد اللہ ذاکری افغانستان کے علما اتحاد کے سربراہ ہیں، افغانستان میں ان کی بہت اچھی شہرت، بڑا رعب اور احترام ہے۔ مولوی عبد اللہ ذاکری جس گاؤں سے تعلق رکھتے ہیں اس کا نام ذاکر ہے۔ یہ گاؤں قندھار میں اس عرب بستی کے بالکل ساتھ ہے جہاں ہم رہائش پذیر تھے جس کا ذکر میں نے پچھلی نشست میں کیا تھا۔ ذاکر بہت سادہ سا گاؤں تھا اور مولانا کا گھر بھی بہت سادہ تھا۔ لیکن مولانا کی شخصیت بہت پر وقار اور بارعب تھی۔ شیخ اسامہؒ کئی دفعہ ان سے ملنے اور نصیحت و مشورہ وغیرہ کے لیے ان کے پاس جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں بھی ان کے ساتھ گیا تھا، وہ کبھی نصیحت میں بخل نہیں کرتے تھے۔ مولوی عبد اللہ ماشاءاللہ بہت بہادر، نڈر اور صاحبِ حمیت ہیں۔ انھوں نے جزیرہ عرب پر صلیبی افواج کے قبضے کے خلاف ایک بیان جاری کیا اور بہت سے افغان علما نے اس پر دستخط کیے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں جزائے خیر دے اور دنیا و آخرت میں ان پر اپنی رحمت نازل کرے۔

اسی طرح افغانستان کے علما کے ساتھ شیخؒ کے تعلقات کا تذکرہ کریں تو ایک انتہائی اہم نام استاد محمد یاسر رحمہ اللہ کا ہے۔ اللہ ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ یہاں میں امتِ مسلمہ سے بالعموم اور مجاہدین اور استاد یاسرؒ کے اہلِ خانہ سے بالخصوص ان کی شہادت پر تعزیت کرنا چاہوں گا۔ استاد یاسر رحمہ اللہ پاکستانی جیل میں خائن پاکستانی خفیہ ایجنسیوں کی قید میں تھے۔ پھر ایجنسیوں کے چھپانے کے باوجود ان کی وفات کی خبر منظرِ عام پر آگئی۔ لیکن ابھی تک ان کی شہادت کی وجہ سامنے نہیں آئی کہ انہیں قتل کیا گیا، یا ان کا علاج نہ کرانے کی وجہ سے ان کی شہادت ہوئی۔ استاد یاسر کی شہادت کی وجہ جو بھی ہو، پاکستانی ایجنسیوں کی سفاکیت عنقریب ظاہر ہو جائے گی۔ یہ واقعہ پاکستان کی تاریخ پر ایک سیاہ داغ اور پاکستانی قوم کے ماتھے پر ایک ذلت بھرا دھبہ ہے۔ پاکستانی حکومت، فوج اور ایجنسیوں نے جیسی بدترین خیانت کی ہے ایسی مثال مسلمانوں کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ یہ خائنین چند ٹکوں کی خاطر یہ جرائم کر رہے ہیں، لیکن اللہ کے اذن سے عنقریب ان مظالم کا وبال ان پر پڑے گا۔

(بے شک اللہ مفسدین کے عمل کی اصلاح نہیں کرتا۔) (جو لوگ کافر ہیں وہ اللہ کی راہ سے روکنے کے لیے اپنا مال خرچ کرتے ہیں، عنقریب اس پر حسرت کریں گے اور مغلوب ہوں گے اور جو لوگ کافر ہیں انہیں جہنم کی طرف اکٹھا کیا جائے گا) استاد محمد یاسر رحمۃ اللہ علیہ، اللہ ان پر اپنی ڈھیروں رحمتیں نازل فرمائے پاکستانی عقوبت خانوں میں شہادت پا گئے۔ ان عقوبت خانوں میں ایسی ایسی ہولناک اور اذیت ناک تعذیبیں جاری ہیں جو جوانوں کو بوڑھا کر دیں۔

اسی طرح پاکستانی ایجنسیوں کی قید میں شہید ہونے والوں میں سے ایک اہم شخصیت امارتِ اسلامی کے سابق وزیر دفاع ملا عبید اللہ اخوند رحمہ اللہ ہیں۔ ان کی وفات کی خبر بھی اسی طرح کئی برس تک ایجنسیوں نے چھپائے رکھی لیکن آخر کار منظرِ عام پر آگئی۔ لیکن ان کی شہادت کے اتنے سال بعد بھی ابھی تک ایجنسیوں نے ان کا جسد ان کے اہلِ خانہ کے حوالے نہیں کیا۔

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

پاکستانی جیلوں کے اندر قیدیوں کے قتلِ عام کا مسئلہ تو اب زبان زدِ عام ہے۔ ہزاروں لوگ اس طرح قتل کیے جا چکے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ سیکڑوں یا ہزاروں کتنے لوگ قتل ہو چکے ہیں کوئی اصل تعداد سے واقف نہیں ہے۔ کتنے لوگ ہیں جن کی لاشیں سڑکوں پر پڑی ملی ہیں جن کو ایجنسیوں نے تشدد کر کے قتل کر دیا اور لاشیں راستے میں پھینک دیں۔ آپ میں سے جو لوگ حالاتِ حاضرہ سے واقف ہیں، انہوں نے انٹرنیٹ پر آنے والی وہ فلم شاید دیکھی ہو گی جس میں پاکستانی فوجیوں کو سوات میں نوعمر مسلمان لڑکوں کو بغیر کسی جرم اور مقدمے کے قتل کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اسی طرح پاکستانی فوج اپنے امریکی آقاؤں کے حکم کی تعمیل میں اس قتلِ عام کو جاری رکھے ہوئے ہے۔

میں کہہ رہا تھا کہ استاد یاسرؒ، شیخ اسامہؒ کے قریبی دوستوں میں سے تھے۔ یہ دوستی روس کے خلاف افغان جہاد کے دور سے تھی۔ جیسا کہ میں نے اپنی کتاب ''تبرئة'' میں اس بات کا مختصر تذکرہ کیا ہے، استاد یاسرؒ جہادِ افغان کے اولین مؤسسین میں سے تھے۔ جب جہاد شروع ہوا وہ کابل یونیورسٹی میں سیاسی علوم پڑھاتے تھے، پھر وہ ہجرت کر کے پاکستان چلے گئے۔ کچھ عرصہ مدینہ یونیورسٹی میں تدریس سے منسلک رہے اور پھر مجاہدین کی صفوں میں شامل ہو گئے۔ پھر جب کابل میں مجاہدین کی حکومت قائم ہوئی تو استاد یاسرؒ اس میں وزیر داخلہ تھے۔ پھر جب خانہ جنگی شروع ہوئی تو وہ سب کچھ چھوڑ کر دعوت و تدریس سے منسلک ہو گئے۔ جب افغانستان میں امارتِ اسلامی قائم ہوئی تو استاد یاسرؒ اس کے حامیوں میں شامل تھے، اس کے بعد جب افغانستان پر صلیبی حملہ شروع ہوا تو استاد یاسرؒ دوبارہ افغانستان آئے، اس وقت ان کی عمر غالباً پچاس کے قریب پہنچ چکی تھی۔ مجھے یاد ہے، اس کبرسنی میں، وہ ہم سے ملنے کے لیے امریکی بم باری سے پہلے تورا بورا کے بلند پہاڑ چڑھ کر آئے۔ انہوں نے شیخ اسامہؒ سے بہت طویل ملاقات کی۔ اس میں سے جو مجھے یاد ہے، استادؒ نے کہا: ''میری خواہش تھی کہ اللہ مجھے بیت المقدس میں شہادت نصیب کرے، لیکن جب افغان جہاد ختم ہوا تو میں بیت المقدس نہ جا سکا، مجھے غم تھا کہ اب شاید میری یہ خواہش پوری نہیں ہو سکے گی۔ اب شاید یہ صلیبی جنگ میری بیت المقدس میں شہادت کا سبب بن جائے۔'' ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ انہیں شہدا کا اجر اور مقام و مرتبہ عطا کرے۔ پھر استادؒ نے کہا، اب تک میں پاکستان میں پڑھا رہا تھا، لیکن اب میں یہاں مجاہدین کے علاوہ کہیں اور اپنے لیے جگہ نہیں پاتا۔

شیخ اسامہؒ نے انہیں بہت سی عملی نصیحتیں کیں۔ ان شاء اللہ کبھی وقت ملا تو ہم ان کو شائع کریں گے۔ اللہ نے شیخ اسامہؒ کو عجیب دور رس نظر اور جہادی بصیرت عطا کی تھی۔ شیخؒ نے استادؒ سے کہا: اللہ نے آپ کو علم اور دعوتی صلاحیتوں سے نوازا ہے، اس لیے میرا مشورہ ہے کہ اس مرحلے پر آپ اپنی ساری توجہ میڈیا اور ابلاغ میں صرف کریں۔ چنانچہ استاد یاسرؒ واپس آ کر مختلف چینلز کے ساتھ منسلک ہو گئے اور بیانات جاری کرنے شروع کر دیے۔ جب امریکی افغانستان میں داخل بھی ہو گئے اس کے بعد بھی استادؒ نے پاکستان سے بڑے پیمانے پر اپنی ابلاغی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ جو لوگ افغانستان کے حالات حاضرہ سے واقف ہیں، انہیں عرب چینلز پر نشر ہونے والے استاد یاسرؒ کے بیانات یاد ہوں گے۔ جب کوئی استاد یاسرؒ کو احتیاط کرنے یا کچھ عرصے کے لیے اپنی سرگرمیاں محدود کرنے کا مشورہ دیتا تو استادؒ جواباً کہتے: ''میرے نزدیک یہ میڈیا کا کام استشہادی عملیہ کے مترادف ہے۔ کیونکہ مجھے کوئی نظر نہیں آتا جو اس ذمہ داری کو اٹھائے یا اس کمی کو پورا کرے۔ اس لیے اگر میں اس کام کی وجہ سے قتل یا قید ہو گیا تو میں اپنے آپ کو استشہادی تعبیر کروں گا۔'' وہ ایک دفعہ کابل میں گرفتار ہوئے اور قید میں رہے پھر مجاہدین اور حکومت کے درمیان قیدیوں کے تبادلے میں رہا ہو گئے۔ رہائی کے بعد پھر دوبارہ وہ دعوتی کاموں میں مصروف ہو گئے۔ انہوں نے پاکستان اور افغانستان میں مجاہدین کے اندر بہت زیادہ دعوتی کام کیا۔ پھر وہ دوبارہ گرفتار ہو گئے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان پر اپنی رحمت نازل کرے اور ہمیں ان کے ساتھ خیر پر اکٹھا کرے۔

اسی طرح پاکستان کے علما کے ساتھ بھی شیخؒ کے بہت مضبوط تعلقات تھے۔ جیسا کہ میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ شیخؒ کے قندھار میں قیام کے دوران کثرت سے پاکستانی علما کے وفود ان سے ملاقات کے لیے آیا کرتے تھے۔ ان ناموں میں سے سب سے پہلے میں جس کا تذکرہ کرنا چاہوں گا وہ مفتی نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ ہیں، ان کا شمار پاکستان کے چند ممتاز اور نامور علما میں سے ہوتا ہے۔ وہ شیخ اسامہؒ کے قریبی دوستوں میں سے تھے۔ وہ جب بھی افغانستان آتے شیخ اسامہ بن لادنؒ سے ضرور ملاقات کرتے، کافی وقت ان کے ساتھ گزارتے اور پند و نصائح اور مختلف امور میں مشاورت کرتے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ وہ شیخ اسامہؒ سے ملنے کے لیے آئے تو میری بھی ان سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے ان سے مصر کے حالاتِ حاضرہ بیان کیے، ماشاء اللہ مفتی نظام الدین شامزئیؒ بہت باخبر تھے اور امتِ مسلمہ کے حالات جاننے سے بہت دلچسپی رکھتے تھے۔ مجھے یاد ہے میں نے انہیں مصر کے بارے میں اپنی کتاب (مصر، سفاک جلادوں اور خائن عمال کے نرغے میں) بھی دی۔ انہوں نے مجھ سے مصر کے بارے میں بہت سی معلومات لیں، بعد میں میں نے انہیں اس سلسلے میں کتابیں اور ویڈیوز وغیرہ بھی بھیجیں۔ اس کے بعد اگلی مرتبہ جب مفتی شامزئیؒ شیخ اسامہ سے ملنے آئے تو ان کے رفقا و احباب کا ایک بڑا وفد بھی افغانستان کے دورے کے لیے ان کے ہمراہ تھا، مجھے وہ ملاقات بھی یاد ہے۔ وہ ان سب کو شیخ اسامہؒ کے پاس لے گئے اور شیخؒ سے کہا کہ ان بھائیوں سے گفتگو کریں اور انہیں جہاد فی سبیل اللہ پر تحریض دلائیں۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

وثیقہ نصرتِ اسلام

شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ

[امیر جماعت القاعدۃ الجہاد، شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے امت کے تمام افراد، شخصیات اور جماعتوں کے نام مشترکہ جدوجہد کرنے اور اتحادِ امت کے لیے سات اہم دعوتی نکات، ایک خط میں بیان فرمائے ہیں۔ تمام بھائیوں سے گذارش ہے کہ شیخ کے اس خط کو امت کے تمام طبقات میں زیادہ سے زیادہ پھیلائیں، علمائے کرام کی خدمت میں بھی یہ خط پیش کریں اور اس میں بیان کردہ نکات کو اپنی تحریر وتقریر کا موضوع بنانے کی استدعا کریں]

بسم اللّٰہ والحمد للّٰہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ وآلہ وصحبہ ومن والاہ

آج امتِ مسلمہ ایک ایسے نازک مرحلے سے گزر رہی ہے جس میں اسے ایک جانب تاریخ کے سخت ترین صلیبی حملے کا سامنا ہے تو دوسری جانب ان عظیم تبدیلیوں کا سلسلہ بھی جاری ہے جن میں مسلم عوام شریعتِ اسلامیہ کے سائے تلے حریت، عزت، کرامت اور استقلال کے حصول کے لیے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ تمام سیکولر اور لادین قوتیں بھی اسلامی ممالک میں جاری ان تاریخی تبدیلیوں کے آگے بند باندھنے کے لیے میدان میں کود پڑی ہیں۔ ایسے اہم اور نازک حالات میں اس امر کی از حد ضرورت ہے کہ امتِ مسلمہ کلمہ توحید کی بنیاد پر یک جا ہو جائے۔ اسی مقصد کے حصول کے لیے جماعت قاعدۃ الجہاد تمام مسلمانوں اور غلبہ اسلام کے لیے کوشاں افراد، شخصیات، گروہوں اور جماعتوں کو اسلام اور اہلِ اسلام کی نصرت کی خاطر درج ذیل اہداف پر متحد ہونے کی دعوت دیتی ہے:

۱۔ **مقبوضہ مسلم سرزمینوں کو آزاد کروانے کے لیے سرگرم رہنا** اور ہر ایسے معاہدے، اتفاق اور قرارداد کا مکمل بائیکاٹ کرنا جو کفار کو مسلمانوں کے علاقوں پر قبضہ کا جواز فراہم کرتا ہو، جیسے اسرائیل کا فلسطین پر قبضہ، روس کا شیشان اور مسلم قوقاز پر قبضہ، ہندوستان کا کشمیر پر قبضہ، سپین کا سبتہ اور ملیلیہ پر قبضہ اور چین کا مشرقی ترکستان پر قبضہ۔

۲۔ **فیصلوں میں اسلامی شریعت کی مکمل بالادستی** اور اس کے علاوہ ہر قسم کے مبادی، عقائد اور قوانین کا انکار چاہے وہ درج ذیل صورتوں میں سے کسی سے بھی تعلق رکھتے ہوں:

عوامی سیادت پر مبنی جمہوری حاکمیت۔

بین الاقوامی حاکمیت جس کی بنیاد دوسری عالمی جنگ کی فاتح قوتوں نے رکھی اور اسے اقوامِ متحدہ کا نام دیا جس میں:

ا۔ پانچ متکبر قوتوں کا سکہ چلتا ہے جو باقی دنیا پر اپنے احکامات دھونس اور زبردستی کے ساتھ مسلط کرتے ہیں۔

ب۔ جس کے ارکان جنرل اسمبلی میں فیصلے شریعتِ اسلامیہ کی بجائے اکثریت رائے کی بنیاد پر کرتے ہیں۔

ج۔ جس کا میثاق اپنے ارکان کی سرزمینوں کی سالمیت اور بالادستی کا احترام کرنے کو کہتا ہے۔ یعنی مسلم قوقاز پر روس کے، مشرقی ترکستان پر چین کے، سبتہ اور ملیلیہ پر سپین اور فلسطین پر اسرائیل کے قبضے کا احترام کرتا ہے۔

د۔ جس نے ایسی دسیوں قراردادیں منظور کیں جن کی بدولت مسلم سرزمینوں پر چڑھائی کو جائز قرار دیا گیا۔ جیسے: تقسیمِ فلسطین کی قرارداد، حکومتِ اسرائیل کو تسلیم کرنے کی قرارداد اور اس حوالے سے دیگر ضمنی قراردادوں کی منظوری دینا، عراق پر پابندیاں عائد کرنے کی قرارداد اور افغانستان پر صلیبی حملے کو جائز قرار دینے کی قرارداد اور بون کانفرنس جو کابل میں کٹھ پتلی حکومت کا قیام عمل میں لائی۔

شریعتِ اسلامیہ کی حاکمیت کو ماننے اور اس کے علاوہ تمام مراجع کی حاکمیت کا انکار کرنے کا تقاضا یہ ہے کہ ہمیں بلادِ اسلام میں صرف تنہا شریعتِ اسلامیہ کی ایسی مکمل بالادستی کے لیے کوشاں رہنا کہ کوئی اور قانون و مرجع اس کے مقابلہ پر نہ آ سکے۔ ہم عالمی نظام کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہیں جو دنیا کے بڑے متکبروں کی ترجمانی کرتا ہے۔

> خلافتِ اسلامیہ کے قیام کے لیے جدوجہد کرنا جو قومی ریاست، وطنی ایسوسی ایشن اور غاصبین کی وضع کردہ سرحدوں کو تسلیم نہیں کرتی ہو، بلکہ وہ نبوی منہج پر قائم ایسی خلافت ہو جس کی اساس تمام مسلم اوطان کی وحدت، اخوتِ اسلامی اور مساوات پر قائم معاشرہ ہو، جو دشمنانِ اسلام کی مسلمانوں کے اوپر عائد کردہ حدود کو ختم کرے اور جو عدل وانصاف پھیلانے، شوریٰ کو بڑھانے، کمزوروں کی نصرت کرنے اور مقبوضہ مسلم سرزمینوں کو آزاد کرانے کے لیے کوشاں ہو

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

۳۔**امریکہ کی زیرِ قیادت اسلامی ممالک پر قابض مغربی اتحاد کے ہاتھوں مسلمانوں کے ذخائر کی ہونے والی منظّم لوٹ کھسوٹ کو روکنے کے لیے سرگرم ہونا**، جو کہ تاریخ انسانی کی سب سے بڑی چوری ہے۔

۴۔**ظالم و جابر طواغیت کے خلاف برپا کیے جانے والے انقلابات میں مسلم عوام کی مکمل تائید و حمایت کرنا** اور احکام اسلام کی پابندی اور حاکمیتِ شریعت کے لیے ان کی ذہن سازی کرنا۔ تبدیلی برپا کرنے والی عوام کو اپنا یہ عمل اس وقت جاری رکھنے کی دعوت دینا جب تک فاسد نظاموں کی باقیات کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک نہ دیا جائے، اور اسلامی ملکوں سے خارجی ذلت اور داخلی فساد کا مکمل طور پر خاتمہ نہ کر دیا جائے۔ ان لوگوں کو جو ابھی تک تبدیلی کے لیے نہیں اٹھے اپنے سے سبقت لے جانے والوں کے نقشِ قدم پر انقلابات کے لیے کمر بستہ ہونے کی ترغیب دینا تا کہ عالمِ اسلام مغربی ایجنٹوں کی حکمرانی سے مکمل نجات حاصل کر سکے۔

۵۔**ظالم اور متکبر قوتوں کے مقابلہ پر دنیا کے ہر مظلوم و کمزور کی مدد کرنا۔**

۶۔**خلافتِ اسلامیہ کے قیام کے لیے جدوجہد کرنا** جو قومی ریاست، وطنی ایسوسی ایشن اور غاصبین کی وضع کردہ سرحدوں کو تسلیم نہ کرتی ہو، بلکہ وہ نبوی منہج پر قائم ایسی خلافت ہو جس کی اساس تمام مسلم سرزمینوں کی وحدت، اخوتِ اسلامی اور مساوات پر قائم معاشرہ ہو، جو دشمنانِ اسلام کی مسلمانوں کے اوپر عائد کردہ حدود کو ختم کرے اور جو عدل و انصاف پھیلانے، شورائیت کو فروغ دینے، کمزوروں کی نصرت کرنے اور مقبوضہ مسلم سرزمینوں کو آزاد کرانے کے لیے کوشاں ہو۔

۷۔**ان اہداف کے حصول کی دعوت دینا** اور مسلمانوں میں انہیں پھیلانے کے لیے دینی قوتوں کی توانائیوں اور جدوجہد کو متحد کرنے کے لیے کوشاں رہنا۔

وثیقۂ نصرتِ اسلام کے یہ اساسی اہداف ہیں۔ ہم ہر اس شخص کو جو اس پکار کے ساتھ متفق ہو اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس کی تائید و حمایت کرے اور تمام ممکنہ وسائل سے اسے امت کے مختلف طبقات میں پھیلانے کی کوشش کرے۔

واللّٰہ من وراء القصد وھو یھدی السبیل.

وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ وسلم، وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ رب العالمین.

آپ کا بھائی

ایمن الظواہری

☆☆☆☆☆

بقیہ: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمانِ کامل

نتیجہ یہ ہوا کہ جب کھجوریں توڑی گئیں تو سب کا قرض بھی ادا ہو گیا اور بہت کچھ کھجوریں بچ بھی رہیں۔ حضرت جابرؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا ''سنتے ہو؟'' وہ بولے ''ہم کو یقین ہی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں، اللہ کے پیغمبر ہیں''۔

غزوہ خیبر میں ایک شخص نہایت بے جگری سے لڑ رہا تھا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''یہ دوزخی ہے''۔ اس پر تمام صحابہ کرامؓ کو سخت تعجب ہوا اور ایک صحابی اس کی تصدیق کے لیے اس کے ساتھ ہو لیے۔ سوئے اتفاق سے وہ زخمی ہو کر زندگی سے تنگ آ گیا اور خودکشی کر لی۔ اس حالت کو دیکھ کر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ یہ قوت ایمانیہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں قائم تھی، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی قائم رہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو تمام صحابہؓ نے رو کر کہا کہ کاش ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہی مر جاتے، ایسا نہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمارے دین میں کوئی خلل آئے لیکن حضرت معن بن عدیؓ نے کہا کہ ''میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مرنا پسند نہیں کرتا تا کہ جس طرح میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اسی طرح بعد وصال بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کروں''۔

☆☆☆☆☆

''مسلمانو! جاگ اٹھو، اپنے سروں پر منڈلاتے خطرات اور تیزی سے بدلتے حالات کا ادراک کرتے ہوئے میدانِ جہاد کی طرف کوچ کرو۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس بات پر امت کا اجماع نقل کیا ہے کہ: ''ایمان لانے کے بعد اہم ترین واجب، دین و دنیا پر حملہ آور ہونے والے دشمن کا مقابلہ کرنا ہے''۔ اللہ جانتا ہے کہ آج اگر میں طالبِ علم ہوتا تو اللہ کے حکم کے مطابق اپنی پڑھائی چھوڑ کر جہاد کے لیے نکل جاتا...... اللہ تو یہ حکم دیتا ہے کہ: انفِروا خفافًا و ثقالًا وّ جاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللّٰہِ ذٰلکم خیرلکم ان کنتم تعلمون (التوبۃ: ۴۱) ''نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور جہاد کرو اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اگر تم جانتے ہو تو یہی تمہارے لیے بہتر ہے''۔ اگر میں تاجر ہوتا تو اپنی تجارت چھوڑ تا اور مجاہدین کے کسی دستے سے جاملتا ''اے ایمان والو، کیا میں تمھیں وہ تجارت بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دلا دے؟ ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے، اگر تم جانتے ہو تو یہی تمہارے لیے بہتر ہے''۔

(شیخ اسامہ بن لادن شہید رحمۃ اللہ علیہ)۔

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

ہم ہر معروف میں ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی کامل اطاعت میں ہیں

صوبہ خوست کے مسئول کماندان سراج الدین حقانی سے گفتگو

ہمارے محترم بھائی کماندان سراج الدین حقانی حفظہ اللہ، مولوی جلال الدین حقانی دامت برکاتھم کے صاحب زادے ہیں، جو سوویت اور امریکی دونوں یلغاروں کے خلاف جہاد میں صف اول میں شریک ہوئے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اس فاضل عالم دین کو فتنوں کے اس طوفان میں حق پر ثبات کی توفیق بخشی جب بڑے بڑے نام نہاد جہادی قائدین اور تنظیموں کے سربراہ اس طوفان میں بہہ گئے اور جہاد و مجاہدین کو بدنام کر کے صلیبیوں کی گود میں جا بیٹھے اور آج ان قابضین کے ہاتھوں ہر قسم کی ذلت ورسوائی برداشت کر رہے ہیں، اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ان سابقہ جہادی قیادتوں کو آخرت سے پہلے دنیا ہی میں ذلیل کر دیا ہے۔

جب کہ شیخ جلال الدین اور ان کے پاک باز بیٹے منہجِ جہاد سے ذرا برابر بھی منحرف نہیں ہوئے اور دشمن کی متعدد کوششوں کے باوجود اپنے نظریے پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ شیخ کے بیٹوں نے اپنے والدِ محترم کے ہاتھوں سے علمِ جہاد تھام لیا ہے جنھوں نے اپنی ساری جوانی جہاد فی سبیل اللہ میں گزار دی۔ ان میں سرِ فہرست اپنے بہادر باپ کے خلیفہ مولوی سراج الدین حقانی ہیں۔ امارتِ اسلامیہ کی قیادت نے انہیں جہاد و استشہاد کی سرزمین صوبہ خوست میں مجاہدین کا مسؤلِ عام مقرر کیا ہے، جو روسی اور امریکی دونوں حملہ آوروں کا قبرستان بنی ہے۔ ان کے ساتھ ایک مختصر ملاقات کی روداد قارئین کے پیشِ خدمت ہے۔

سوال: سب سے پہلے آپ ہمیں مولانا جلال الدین حقانی دامت برکاتھم کی صحت کے بارے میں حقیقی صورت حال سے آگاہ کریں، کیونکہ دشمن گذشتہ عرصے سے میڈیا میں ان کے بارے میں بہت سی افواہیں پھیلا رہا ہے؟

جواب: مولانا جلال الدین حقانی دامت برکاتھم، الحمدللہ عافیت سے ہیں اور ان کی صحت بہت بہتر ہے، لیکن اس عمر میں بڑھاپے کے اثرات تو ہوتے ہی ہیں، اس لیے ہم تمام امتِ اسلام سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کے لیے صحت اور حفاظت کی دعا کریں، کہ اللہ ان کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔

سوال: مولانا جلال الدین حقانی دامت برکاتھم اس وقت صلیبیوں کے خلاف جاری جہاد میں کیسے کردار ادا کر رہے ہیں؟

جواب: اس عمر میں وہ مجاہدین کو قیمتی نصیحتیں اور مفید مشورے دیتے ہیں۔ اپنی جسمانی کمزوری اور بڑھاپے کے باوجود انہوں نے مجاہدین کے درمیان رہنے کو ترجیح دی اور علاج کے لیے ارضِ جہاد سے دور جانے سے انکار کر دیا، حالانکہ بہت سے دوستوں نے انہیں علاج کے لیے بیرونِ ملک جانے کا مشورہ دیا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ ان کی عمر میں برکت عطا کرے اور انہیں جہاد و مجاہدین کے لیے نفع کا باعث بنائے۔

سوال: آپ کے خیال میں تعداد اور اسلحے کی قلت کے باوجود، دشمن کے مقابلے میں آپ کی فتوحات کی کیا وجہ ہے؟

جواب: بحیثیتِ مسلمان ہمارا اللہ سبحانہ تعالیٰ کے اس قول پر کامل یقین ہے:

کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله، والله مع الصابرين (البقرۃ۔۲۴۹)

"کتنے ہی قلیل گروہ، اللہ کے اذن سے کثیر گروہوں پر غالب آئے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"۔

پھر اصحابِ رسولؐ کی مثال ہمارے سامنے ہے جنھوں نے انتہائی قلیل تعداد اور سامان کے باوجود کفر کی دو عظیم سلطنتوں روم و فارس کو اللہ کے اذن سے شکست دی۔ بے شک فتح و نصرت تو اللہ کی طرف سے ہے اور ہم بھی دستیاب وسائل کو انتہائی محتاط اور منظم طریقے سے استعمال کرتے ہیں۔

سوال: دیکھنے میں آیا ہے کہ آپ، دشمن پر بڑے بڑے اجتماعی فدائی حملے کرتے ہیں۔ وہ کون سی تدبیر اور منصوبہ بندی ہے جس سے آپ دشمن کے مراکز کے قلب تک پہنچ جاتے ہیں؟

جواب: جب مسلمان مجاہد اپنی نیت اللہ سبحانہ تعالیٰ کے لیے خالص کر لیتا ہے اور پوری توجہ اور سنجیدگی سے اپنا کام کرتا ہے تو اللہ سبحانہ تعالیٰ اسے توفیق عطا کر دیتے ہیں اور اس کے سامنے ہدف تک پہنچنے کے راستے کھول دیتے ہیں۔ جیسا اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

والذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا و ان الله لمع المحسنين (العنکبوت۔۶۹)

"اور جو لوگ ہمارے راستے میں جہاد کرتے ہیں، ہم ضرور ان کو اپنے راستے دکھائیں گے اور بے شک اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے"۔

ہم اللہ کے فضل سے امارتِ اسلامی کی مرکزی عسکری شوریٰ میں اپنے اہداف کا تعین کرتے ہیں۔ پھر انتہائی توجہ سے ہدف کا ہر پہلو سے مطالعہ کرتے ہیں اور محنت سے

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

منصوبہ بندی کرتے ہیں، اس کے بعد اللہ پر توکل کر کے کارروائی کرتے ہیں اور نتائج اللہ پر چھوڑ دیتے ہیں۔

سوال: دشمن اپنے میڈیا کے ذریعے یہ الزام لگا تا رہتا ہے کہ آپ امارتِ اسلامی سے علیحدہ ایک گروپ ہیں، آپ ان الزامات اور افواہوں کو کیسے رد کرتے ہیں؟

جواب: ان الزامات اور افواہوں میں قطعاً کوئی حقیقت نہیں ہے، یہ دشمنانِ اسلام کی پروپیگنڈہ جنگ کا ایک حصہ ہے۔ ہم امارتِ اسلامی کے مجموعات میں سے ایک مجموعہ ہیں اور ان کے جھنڈے تلے جہاد فی سبیل اللہ میں شریک ہیں۔ ہم حضرت امیر المومنین نصرہ اللہ کی بیعت میں ہیں اور ان کے تمام اوامر اور لائحہ عمل کو نافذ کرتے ہیں۔ دشمن کے پروپیگنڈے کے جواب میں، میں بس اتنا کہنا چاہوں گا کہ ہماری تمام تشکیلات اور تقرریاں امارتِ اسلامی کے تحت ہیں اور ہم ہر معروف میں امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کی کامل اطاعت میں ہیں۔

سوال: آپ موجودہ جنگ میں دشمن کے بڑھتے ہوئے ڈرون طیاروں کے حملوں کو کیسے دیکھتے ہیں؟ اور ان سے بچنے کی کیا سبیل ہو سکتی ہے؟

جواب: ان اندھا دھند حملوں کا ہماری جہادی سرگرمیوں پر کوئی اثر نہیں ہے، ہمارا اللہ پر ایمان ہے کہ وہ دشمن کی چالوں کو باطل کر دے گا۔

''و مکروا و مکر اللّٰہ واللّٰہ خیر الماکرین۔'' آل عمران: ۵۴

سوال: جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ آپ کے مجموعے میں بہت زیادہ استشہادی مجاہدین جمع ہو گئے ہیں، آپ کے نزدیک اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: بے شک اعمال اور منصوبوں کی کامیابی کا دارومدار اخلاص اور تقویٰ پر ہوتا ہے۔ اللہ کے فضل سے پہلے دن سے امارتِ اسلامی کی بنیاد اخلاص اور تقویٰ پر رکھی گئی ہے، یہی امارت کے تمام مجموعات اور شعبوں کی کامیابی اور امتِ مسلمہ کے ان پر اعتماد کا راز ہے اور اجتماعی طور پر یہ حضرت امیر المومنین نصرہ اللہ کا اخلاص ہے جو تمام جہادی منصوبوں کی کامیابی کا باعث ہے۔ وللہ الحمد والشکر۔

سوال: پچھلے دنوں آپ کے فدائی مجاہدین نے صحرا باغ میں امریکی فوجی ہوائی اڈے پر ایک بہت بڑا استشہادی حملہ کیا، امریکیوں نے خود اس حملے میں اپنے ۱۲۳ فوجیوں کے قتل اور زخمی ہونے کا اعتراف کیا، آپ کے پاس اس حملے میں دشمن کے نقصان کے کیا اعداد و شمار ہیں؟ اور مجاہدین نے اس اڈے کے مرکز تک پہنچنے کے لیے کیا حکمتِ عملی اختیار کی؟

جواب: ہمارے پاس جو معلومات ہیں اس کے مطابق پہلے ٹرک کے فدائی حملے میں صرف اڈے کے اندر موجود ہوٹل میں ۷۰ امریکی فوجی قتل ہوئے۔ اس کے بعد کئی گھنٹوں تک مجاہدین اور دشمن کے درمیان جاری رہنے والی لڑائی میں دشمن کی ہلاکتوں اور زخمیوں کی تعداد کے متعلق ہمارے پاس مستند اعداد و شمار نہیں ہیں۔ جہاں تک حکمتِ عملی کا تعلق ہے اس کی مکمل تفصیل آپ منبع الجہاد کی ویڈیو 'بدری لشکر ۲'' میں دیکھ سکتے ہیں۔

سوال: آپ، مستقبل میں مزید ایسے حملوں کا منصوبہ رکھتے ہیں؟

جواب: جی ہاں کیوں نہیں، وہ ہمارے دشمن ہیں، ہم ہر طریقے اور وسیلے سے انہیں قتل کریں گے۔

سوال: اس سال جاری الفاروق عملیات سے آپ کی کیا توقعات ہیں؟

جواب: الفاروق، امیر المومنین حضرت عمرؓ بن خطاب کا لقب ہے، اسی مبارک مناسبت سے اس سال کی کارروائیوں کو یہ نام دیا گیا ہے۔ ہمیں اللہ سبحانہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ ان کارروائیوں کی بدولت ملک کے اکثر علاقوں کو دشمن کی نجاست سے پاک کر دے گا۔

سوال: کیا آپ ہمیں اس سال الفاروق عملیات میں ہونے والے دشمن کے نقصان کے اعداد و شمار سے آگاہ کریں گے؟

جواب: (مسکراتے ہوئے) ہم میدان میں کارروائیوں میں مصروف ہیں، کارروائیاں کرنا ہمارے ذمے اور نقصان کے اعداد و شمار اکٹھے کرنا آپ کا کام!

سوال: آخر میں آپ مجاہدین اور افغانستان کے مسلمانوں کو کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

جواب: میں اپنے مجاہدین بھائیوں کو اخلاص و تقویٰ اور معروف میں اطاعتِ امیر کی نصیحت کروں گا، اسی طرح آپس میں ایثار و قربانی کی تلقین کروں گا۔ افغانی مسلمان بھائیوں کے لیے میرا پیغام ہے کہ وہ اپنے مجاہد بیٹوں کے اس احسان کو کبھی فراموش نہ کریں جو خالی ہاتھ ان کے دفاع کے لیے صلیبی حملے کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑے ہو گئے۔ نہتے ہونے کے باوجود ان کے دل و جان جذبہ ایمان سے معمور ہیں اور انہیں اللہ کی نصرت پر کامل یقین ہے۔ مجھے اپنی قوم سے امید ہے کہ وہ اپنے مجاہد بھائیوں کی تائید و نصرت اسی طرح جاری رکھیں گے یہاں تک کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دشمن کفار پر فتح عطا فرما دیں۔

یہ انٹرویو امارتِ اسلامی کے عربی مجلّے الصمود کے ستمبر ۲۰۱۲ء کے شمارے میں شائع ہوا

☆☆☆☆☆

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ جب مالٹا میں اسیر تھے تو ان کو سخت تکلیفیں دی گئیں۔ حتیٰ کہ حضرت مدنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے کہا: حضرت! کچھ ایسے الفاظ بول دیجیے کہ فرنگی آپ کو تکلیف دینا بند کر دے۔ فرماتے ہیں جب میں نے یہ بات کہی تو شیخ الہندؒ نے میری طرف دیکھ کر کہا: حسین احمد! تم کیا سمجھتے ہو؟ میں روحانی بیٹا ہوں حضرت بلالؓ کا، امام ابو حنیفہؒ کا، امام احمد بن حنبلؒ کا، میں روحانی فرزند ہوں مجدد الف ثانیؒ کا، شاہ محدث دہلویؒ کا...... یہ لوگ میرے جسم سے جان تو نکال سکتے ہیں لیکن میرے دل سے ایمان کو نہیں نکال سکتے۔

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

خلافت اور عبادت

حکیم الاسلام قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کا مفہوم ہے کہ تم دنیا کی قوموں پر دولت سے غالب نہیں آ سکتے۔ دولت دوسروں کے پاس زیادہ ہے، تعداد میں تم دنیا پر غالب نہیں آ سکتے، اہل باطل تعداد میں ہمیشہ زیادہ ہی رہے ہیں۔ تم اگر دنیا کی قوموں پر غالب آؤ گے تو اخلاق محمدیؐ سے غالب آؤ گے۔ اس لیے سب سے بڑھ کر تمہارے پاس حجت دین ہے...... اس سے بڑھ کر کوئی حجت نہیں۔

اگر آپ کسی سے بحث کریں اور یوں کہیں کہ میری عقل یوں کہتی ہے، دوسرا کہے گا کہ میری عقل تم سے زیادہ ہے، میری عقل یوں کہتی ہے۔ لیکن اگر آپ یوں کہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے، ہم خادم ہیں، ہمیں یہ حکم پورا کرنا ہے تو دنیا کی ہر قوم چُپ ہو جائے گی۔ اس سے آگے اب حجت نہیں ہے، آگے پھر زور اور طاقت ہے۔ تو جس قوم کے ہاتھ میں خدا کا نام ہو اور خدا کی نائب بن کر آئے وہ حجت میں بھی اور انجام میں بھی غالب ہوتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نبوت کے بعد خلافتِ ربانی کا کام شروع کیا اور اسلام کی دعوت دی تو پورا مکہ، حجاز اور ساری قوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمن تھی۔ عزیز و اقربا دشمن، صرف تین آدمی مسلمان ہوئے۔ ادھیڑ عمر افراد میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، خواتین میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور لڑکوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، باقی سارا خاندان دشمن...... لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ پورے استقلال کے ساتھ اس کلمہ کو لے کر چلے۔ قوت مکہ والوں کے ہاتھ میں تھی، تعداد اُن کی زیادہ تھی...... تیرہ آدمی جب مسلمان ہوئے تو دارارقم میں اندر سے زنجیر لگا کر نماز پڑھی جاتی تھی۔ خطرے کی وجہ سے مسلمان باہر نہیں نکل سکتے تھے۔

ناداری اور مفلسی کا یہ عالم تھا کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنھما کہتے ہیں کہ ہم دارارقم میں بند تھے۔ ایک بھائی کام کے لیے باہر گئے تو معلوم ہوا چمڑے کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا تھا۔ اس چمڑے کے ٹکڑے کو اٹھا لائے اور پانی سے دھویا، کئی وقتوں کے بھوکے تھے، اس کو منہ میں ڈالا جس سے تسلی ہوئی کہ میں بھی کچھ کھا پی رہا ہوں...... یہ مفلسی اور ناداری کی کیفیت تھی...... تو مسلمانوں کی تعداد تیرہ اور مشرکین مکہ کی تعداد کہیں زیادہ...... افلاس کا یہ عالم کہ کھانے کو نہ ملے، خزانے سارے اُن کے ہاتھ میں ہیں۔ مگر اس کے باوجود زندگی کا مقصد یہ تھا کہ اس کلمہ کو اونچا کرنا ہے، ہم خواہ مٹیں یا رہیں۔

پھر یہ وقت بھی آیا کہ پورا مکہ اور پورا حجاز اسلام میں داخل ہوا۔ یہی قوم جو اقلیت میں تھی، اکثریت میں آ گئی۔ وہ قوم جو بے شوکت تھی، ساری شوکتیں اُس کے ہاتھ میں آ گئیں، اور جو قومیں شیر بنی ہوئی تھیں، وہ اُس کے سامنے جھک گئیں۔ اللہ کا نام لے کر کھڑے ہونے میں جب استقلال و ثبات دکھلائے تو دنیا کی قومیں جھک جاتی ہیں۔ ہمیں دوسری قوموں کی دولت و عزت نہیں چھیننی، ہمیں تو اللہ تعالیٰ کا نام پہنچانا ہے۔ چاہے ہم مر جائیں مگر یہ کلمہ قبول کرو۔ اگر اس شان سے چلیں گے تو دنیا کی قومیں مطیع اور ممنون ہوں گی۔

حدیث میں فرمایا گیا کہ جب کوئی قوم میرے قانون کی خلاف ورزی کرتی اور گناہوں میں ملوث ہوتی ہے تو میں دنیا کی اقوام کے دلوں میں ان کے لیے دشمنی اور عداوت ڈال دیتا ہوں، وہ سزائیں دیتی ہیں...... یہ درحقیقت میری طرف سے وہ قومیں جلاد بن کر کھڑی ہوتی ہیں تاکہ معصیت چھڑا دیں۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر یہ چیز تمہیں ناگوار ہو کہ دنیا کی قومیں تم پر غالب آئیں اور تمہیں سزائیں دیں تو میرے سے معاملہ درست کر لو۔ میں عداوت کی بجائے اُن کے دلوں میں محبت ڈال دوں گا۔ آج جو قومیں نفرت کرتی ہیں کل کو وہ تمہاری طرف مائل ہو جائیں گی۔ دشمنی کرنے کی بجائے تمہاری خادم بن جائیں گی۔

قلوب تو اللہ کے ہاتھ میں ہیں، جب آدمی اللہ تعالیٰ کا نائب بن کر اس کے کام کے لیے کھڑا ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ دنیا اُس کی عداوت پر ہی کمربستہ رہے۔ ایک نہ ایک دن عداوت ختم کر دینی پڑے گی۔ مگر شرط یہی ہے کہ نہ ہمیں دوسروں کا اقتدار چھیننا ہے، نہ دولت چھیننی ہے، نہ کسی قوم سے حسد ہے۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ بس نیک اور صالح بن جاؤ۔ پروگرام پیش کرتے ہیں اور پروگرام جبھی پیش کریں گے جب خود عامل ہوں...... ہم نمونہ بن کر سامنے آئیں۔ اگر ہم کہیں کچھ اور نمونہ دوسرا پیش کریں تو دنیا ہماری بات کو کبھی نہیں مانے گی۔ کہنے کی ضرورت نہیں، کر کے دکھلانے کی ضرورت ہے، دنیا جھک جائے گی۔

☆☆☆☆☆

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

خانقاہوں کا جہادی کردار

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ

۱۸۳۲ء میں غازی محمد شہید ہوئے، ان کے جانشین حمزہ بے ہوئے، اس کے بعد امام شامل نے مجاہدین کی قیادت سنبھالی، جو بقول امیر شکیب "امیر عبدالقادر الجزائری کے طرز پر تھے اور مشیخت سے امارت ہاتھ میں لی تھی۔"

شیخ شامل نے ۲۵ برس تک روس سے مقابلہ جاری رکھا اور مختلف معرکوں میں ان پر زبردست فتح حاصل کی، روسی ان کی شوکت اور شجاعت سے مرعوب تھے اور چند مقامات کو چھوڑ کر سارے ملک سے بے دخل ہو گئے تھے، ۱۸۴۳ء اور ۱۸۴۴ء میں شیخ نے ان کے سارے قلعے فتح کر لیے اور بڑا جنگی سامان مال غنیمت میں حاصل کیا، اس وقت حکومت روس نے اپنی پوری توجہ طاغستان کی طرف مبذول کی، طاغستان میں جنگ کرنے کے لیے باقاعدہ دعوت دی، شعرا نے نظمیں لکھیں اور پے در پے فوجیں روانہ کی گئیں، شیخ شامل نے اس کے باوجود بھی مزید دس برس تک جنگ جاری رکھی۔

تصوف و جہاد کی جامعیت کی درخشاں مثال سید احمد الشریف السنوسی کی ہے، اطالویوں نے برقہ وطرابلس کی فتح لیے پندرہ دن کا اندازہ لگایا تھا، نو آبادیوں اور آبادیوں کی جنگ کا تجربہ رکھنے والے انگریز قائدین نے اس پر تنقید کی اور کہا کہ یہ اطالویوں کی ناتجربہ کاری ہے، اس مہم میں ممکن ہے، تین مہینے لگ جائیں، لیکن نہ پندرہ دن نہ تین مہینے، اس جنگ میں پورے تیرہ برس لگ گئے اور اطالوی پھر بھی اس علاقہ کو مکمل طریقہ پر سر نہ کر سکے۔

یہ سنوسی درویشوں اور ان کے شیخ طریقت سید احمد الشریف السنوسی کی مجاہدانہ جدوجہد تھی، جس نے اٹلی کو پندرہ سال تک اس علاقے میں قدم جمانے نہیں دیا، امیر شکیب ارسلان نے لکھا ہے کہ سنوسیوں کے کارنامہ نے ثابت کر دیا کہ طریقہ سنوسیہ ایک پوری حکومت کا نام ہے، بلکہ بہت سی حکومتیں بھی ان جنگی وسائل کی مالک نہیں ہیں، جو سنوسی رکھتے ہیں، خود سید احمد الشریف کے متعلق ان کے الفاظ ہیں:

"وقد لحظت منه صبراً قل أن يوجد في غيره من الرجال، و عزما شديدا تلوح سيماء ه على وجهه، فبينما هو في تقواه من الأبدال، اذا هو في شجاعته من الأبطال"

مجھے سید سنوسی میں غیر معمولی صبر و ثابت قدمی دکھائی دی، جو کم لوگوں میں دیکھی، اولوالعزمی ان کی ناصیۂ اقبال سے ہویدا ہے، ایک طرف اپنے تقوی اور عبادت کے لحاظ سے اگر وہ اپنے زمانے کے ابدال میں شمار ہونے کے قابل ہیں تو دوسری طرف شجاعت کے لحاظ سے دلیران زمانہ کی صف میں شامل ہونے کے مستحق ہیں۔

امیر شکیب نے صحرائے اعظم افریقہ کی سنوسی خانقاہ کی جو تصویر کھینچی ہے، وہ بڑی دل آویز اور سبق آموز ہے، یہ خانقاہ "واحۃ الکفرہ" میں واقع تھی اور سید احمد الشریف کے چچا اور شیخ السید المہدی کے انتظام میں تھی۔ یہ افریقہ کا سب سے بڑا روحانی مرکز اور جہاد کا دار التربیت تھی، امیر مرحوم لکھتے ہیں:

"سید مہدی صحابہ و تابعین کے نقش قدم پر تھے، وہ عبادت کے ساتھ بڑے عملی آدمی تھے، ان کو معلوم تھا کہ قرآنی احکام حکومت و اقتدار کے بغیر نافذ نہیں ہو سکتے، اس لیے وہ اپنے برادران طریقت اور مریدین کو ہمیشہ شہ سواری، نشانہ بازی کی مشق کی تاکید کرتے رہتے، ان میں غیرت اور مستعدی کی روح پھونکتے، ان کو گھڑ دوڑ اور سپہ گری کا شوق دلاتے رہتے اور جہاد کی فضیلت و اہمیت کا نقش ان کے دل پر قائم کرتے، ان کی یہ کوششیں بار آور ہوئیں اور مختلف مواقع پر اس کے اچھے نتائج برآمد ہوئے، خصوصاً جنگ طرابلس میں سنوسیوں نے ثابت کر دیا کہ ان کے پاس ایسی مادی قوت ہے، جو بڑی بڑی حکومتوں کی طاقت سے ٹکر لے سکتی ہے اور بڑی باجبروت سلطنتوں کا مقابلہ کر سکتی ہے، صرف جنگ طرابلس ہی میں سنوسیوں کا جوش و غضب ظاہر نہیں ہوا، بلکہ علاقۂ کانم اور وادی (سوڈان) میں وہ ۱۳۱۹ھ سے ۱۳۳۲ھ تک فرانسیسیوں سے برسر جنگ رہے۔

سید احمد الشریف نے مجھے بتایا کہ ان کے چچا سید مہدی کے پاس پچاس ذاتی

> شاملی کے میدان میں حضرت حاجی امداد اللہؒ، حضرت حافظ ضامنؒ، مولانا محمد قاسمؒ اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ انگریزوں کے خلاف صف آرا نظر آتے ہیں، حضرت حافظ ضامنؒ وہیں شہید ہوتے ہیں، حاجی صاحبؒ کو ہندوستان سے ہجرت کرنی پڑتی ہے، مولانا نانوتویؒ اور مولانا گنگوہیؒ کو عرصہ تک گوشہ نشین اور مستور رہنا پڑتا ہے۔

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

بندوقیں تھیں، جن کو وہ بڑے اہتمام کے ساتھ اپنے ہاتھ سے صاف کرتے تھے، اگر چہ ان کے بڑی تعداد میں مریدین تھے، مگر وہ اس کے روادار نہیں تھے کہ یہ کام کوئی اور کرے، تاکہ لوگ ان کی اقتدا کریں، جہاد کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کے سامان وذخائر کا اہتمام کریں، جمعہ کا دن جنگی مشقوں کے لیے مخصوص تھا، گھوڑوں کی دوڑ ہوتی، نشانہ کی مشق ہوتی وغیرہ وغیرہ، خود سید ایک بلند جگہ پر تشریف فرما ہوتے، شہ سوار دو حصوں میں تقسیم ہو جاتے اور دوڑ شروع ہوتی، یہ سلسلہ دن چھپے تک جاری رہتا، کبھی کبھی نشانہ مقرر ہوتا اور نشانہ بازی شروع ہوتی۔

اس وقت علما اور مریدین کا نمبر نشانہ بازی میں بڑا ہوتا، کیوں کہ ان کے شیخ کی ان کے لیے خاص تاکید تھی، جو لوگ گھوڑ دوڑ میں بالا جیت لیتے یا نشانہ بازی میں بازی لے جاتے، ان کو انعامات ملتے، تاکہ جنگی کمالات کا شوق ہو، جمعرات کا دن دست کاری اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے کے لیے مقرر تھا، اس دن اسباق بند ہو جاتے، مختلف پیشوں اور صنعتوں میں لوگ مشغول ہوتے، کہیں تعمیر کا کام ہو رہا ہوتا، کہیں نجاری، کہیں لوہاری، کہیں پارچہ بافی، کہیں وراقی کا مشغلہ نظر آتا، اس دن جو شخص نظر آتا وہ اپنے ہاتھ سے کام کرتا دکھائی دیتا، خود سید مہدی بھی پورے مشغول رہتے، تاکہ لوگوں کو عمل کا شوق ہو، سید مہدی اور ان سے پہلے ان کے والد ماجد کو زراعت اور درخت لگانے کا بڑا اہتمام تھا، اس کا ثبوت ان کی خانقاہیں اور ان کے خانہ باغ ہیں، کوئی سنوسی خانقاہ ایسی نہیں ملے گی جس کے ساتھ ایک یا چند باغات نہ ہوں، وہ نئے نئے قسم کے درخت دور دراز مقامات سے اپنے شہروں میں منگواتے تھے، انہوں نے کفرہ اور جغبو میں ایسی ایسی زراعتیں اور درخت روشناس کیے، جن کو وہاں کوئی جانتا بھی نہ تھا۔

بعض طلبا سید محمد السنوسی (بانی سلسلۂ سنوسیہ) سے کیمیا سکھانے کی درخواست کرتے تھے تو وہ فرماتے تھے کہ کیمیا ہل کے نیچے ہے اور کبھی فرماتے کیمیا کیا ہے؟ ہاتھ کی محنت اور پیشانی کا پسینہ۔ وہ طلبا او رمریدین کو پیشوں اور صنعتوں کا شوق دلاتے اور ایسے جملے فرماتے جن سے ان کی ہمت افزائی ہوتی اور وہ اپنے پیشوں اور صنعتوں کو حقیر نہ سمجھتے اور نہ ان میں علما کے مقابلہ میں احساس کمتری پیدا ہوتا، چناں چہ فرماتے تھے کہ بس تم کو حسن نیت اور فرائض کی پابندی کافی ہے، دوسرے تم سے افضل نہیں، کبھی کبھی اپنے کو بھی پیشہ وروں میں شامل کر کے اور ان کے ساتھ کام میں شرکت کرتے ہوئے فرماتے:

''کیا یہ کاغذوں والے (علما) اور تسبیحوں والے (ذاکرین وصوفیہ) سمجھتے ہیں کہ وہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے یہاں سبقت لے جائیں گے، نہیں خدا کی قسم! وہ ہم سے کبھی سبقت نہیں لے جا سکتے۔''

ہندوستان میں تصوف وجہاد کا ایسا عجیب امتزاج واجتماع ملتا ہے جس کی نظیر دور دور ملنی مشکل ہے، اس سلسلہ میں حضرت سید احمد شہیدؒ کا تذکرہ تحصیل حاصل ہے کہ ان کی یہ جامعیت مسلمات میں سے ہے اور حد تواتر کو پہنچ چکی ہے، ان کے رفقائے جہاد اور ان کے تربیت یافتہ اشخاص کے جوش جہاد، شوق شہادت، محبت دینی، بغض فی اللہ کے واقعات قرون اولیٰ کی یاد تازہ کرتے ہیں، جب کبھی ان کے مفصل واقعات سامنے آئیں گے تو اندازہ ہوگا کہ یہ قرن اول کا ایک بچا ہوا ایمانی جھونکا تھا، جو تیرھویں صدی میں چلا تھا اور جس نے دکھا دیا تھا کہ ایمان، توحید اور صحیح تعلق باللہ اور راہ نبوت کی تربیت وسلوک میں کتنی قوت اور کیسی تاثیر ہے اور بغیر صحیح روحانیت اور اصلاح کے پختہ جوش وجذبہ اور ایثار وقربانی اور جاں نثاری کی امید غلط ہے۔

یہ سنوسی درویشوں اور ان کے شیخ طریقت سید احمد الشریف السنوسی کی مجاہدانہ جدوجہد تھی، جس نے اٹلی کو پندرہ سال تک اس علاقے میں قدم جمانے نہیں دیا، امیر شکیب ارسلان نے لکھا ہے کہ سنوسیوں کے کارنامہ نے ثابت کر دیا کہ طریقہ سنوسیہ ایک پوری حکومت کا نام ہے، بلکہ بہت سی حکومتیں بھی ان جنگی وسائل کی مالک نہیں ہیں، جو سنوسی رکھتے ہیں

سید صاحب کے جانشینوں میں مولانا سید نصیر الدینؒ اور مولانا ولایت علی عظیم آبادیؒ، سید صاحبؒ کے پرتو تھے، ان کے جانشینوں میں مولانا یحییٰ علیؒ اور مولانا احمد اللہ صادق پوریؒ بھی دونوں حیثیتوں کے جامع تھے، ایک طرف ان کے جہاد وابتلا اور امتحان کے واقعات امام احمد بن حنبلؒ کی یاد تازہ کرتے ہیں اور وہ کبھی گھوڑے کی پیٹھ پر، کبھی انبالہ کے پھانسی گھر میں، کبھی جزیرہ انڈمان میں محبوس نظر آتے ہیں، دوسرے وقت وہ سلسلۂ مجددیہ وسلسلہ محمدیہ (سید صاحب کے خصوصی سلسلہ) میں لوگوں کی تربیت وتعلیم میں مشغول دکھائی دیتے ہیں۔

؎ در کفے جام شریعت در کفے سندان عشق
ہر ہوسناکے نداند جام وسندان باختن

ہندوستان کی پوری اسلامی تاریخ کی مجاہدانہ جدوجہد اور قربانیاں اگر ایک پلڑے میں رکھی جائیں اور اہل صادق پور کی جدوجہد اور قربانیاں دوسرے پلڑے پر تو شاید یہی پلڑا بھاری رہے۔

ان حضرات کے بعد بھی ہم کو اہل سلسلہ اور اصحاب ارشاد، دینی جدوجہد اور جہاد فی سبیل اللہ کے کام سے فارغ اور گوشہ گیر نہیں نظر آتے، شاملی کے میدان میں

(بقیہ صفحہ ۲۰ پر)

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

کرسمس میں عیسائیوں کے ساتھ کسی قسم کا تعاون اور مبارک باد دینا قطعاً ناجائز اور حرام ہے

حضرت مفتی حمید اللہ جان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللّٰہ والحمد للّٰہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ وآلہ وصحبہ ومن والاہ ۔

اعوذباللّٰہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

میرے عزیز بھائیو! آج کا مغرب ہم پر اپنا نظام مسلط کرنا چاہتا ہے۔ یہ عیسائیوں کا نظام ہے، عیسائیت نے اسی لیے ہمارے حوالے کیا ہے کہ یہاں کہ مسلمان بظاہر تو مسلمان ہوں لیکن نظام ہمارا ہو......اور یہ اِسی نظام کی ''برکت'' ہے کہ آج ہم ہر اُس لعنت میں اُن کے ساتھ 'رواداری' کا نام دے کر شریک ہوتے ہیں......کبھی اتحاد کرتے ہیں......کبھی چندے اکٹھے کرتے ہیں......بلکہ چند سال پہلے......دو یا تین سال پہلے جب پرویز مشرف کا دور تھا تو ایک اجلاس بلایا تھا اسلام آباد میں اس کی صدارت میں، اُس اجلاس میں عیسائی بھی موجود تھے اور مختلف مکاتب فکر کے علما بھی موجود تھے۔ وہاں عیسائیوں نے کھل کر بیان کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں (العیاذ باللہ)......انہوں نے اپنا عقیدہ کھل کر بیان کیا......مگر ہمارے علما نے اس پر کوئی تنقید نہیں کی بلکہ بعض حضرات نے وہاں خوشامد کی......چنانچہ ایک عالم نے میرے سامنے یہ بات کہی کہ ''اُس اجلاس سے ہم نکلے مگر ایمان چھوڑ کر نکلے''......کہ وہ کفر بکتے رہے اور ہم سنتے رہے......افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے علما، کوئی اُن کے ساتھ کیک کاٹتا ہے......کوئی اُن کو مبارک باد دیتا ہے......علما یہ کرتے ہیں تو عوام کا کیا حال ہوگا؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے بھی رسول ہیں......ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت کے منکر نہیں ہیں......بلکہ حقیقت میں اُن کی عظمت کے قائل تو ہم ہیں......ہم کہتے ہیں آسمانوں پر چڑھ گئے تھے، وہ کہتے ہیں سولی پر چڑھے تھے......احترام ہم اُن کا کرتے ہیں! لیکن یہ تہوار جو وہ مناتے ہیں، یہ اُن کا مذہبی تہوار ہے......اور کافروں کے کسی بھی مذہبی تہوار کے ساتھ شرکت کرنا ناجائز ہے......لہٰذا علمائے کرام کو چاہیے بلکہ عوام کو بھی چاہیے کہ دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی بے دار کریں۔ لیکن ہم کیا کر رہے ہیں؟ ہر کافر کے ساتھ، مرزائیوں کے ساتھ ہم گھل مل چکے ہیں، عیسائیوں کے ساتھ ہم گھل مل چکے ہیں۔ اور پھر ایسی حالت میں کہ جب عیسائیوں کے ساتھ ہماری عالمی جنگ ہے......ایسی حالت میں اُن کے ساتھ تعلقات قائم رکھنا......اللہ اکبر!!! شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ......میرے پاس ارشادات مدنی موجود ہے......کچھ لوگ مجھے کہتے ہیں کہ میں سختی کرتا ہوں......میں اُن کا ارشاد نقل کرتا ہوں......اگر سختی کی ہے تو اُنہوں نے کی ہے، نرمی کی ہے تو اُنہوں نے کی ہے......میں نقل کرنے والا ہوں......

مولانا ادریس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بات یاد آ گئی......مولانا ادریسؒ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت کمرے میں اے سی لگانا کیسا ہے؟ تو مولانا نے فرمایا کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مکان میں چار چیزیں مقصود ہوتی ہیں......رہائش......زیبائش......آسائش، سہولت، پنکھے لگانا وغیرہ اور نمائش......حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آخری نمائش ناجائز ہے باقی سب جائز ہے......تو اُس شخص نے مولانا ادریس صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ حضرت! آپ کی کیا رائے ہے؟ یہ تو آپ نے حضرت تھانوی کا ارشاد نقل کیا، آپ کی کیا رائے ہے؟ تو مولانا ادریس صاحبؒ نے فرمایا ''اچھا مولوی صاحب! ہماری کیا حیثیت ہے؟ ہماری حیثیت تو حد اوسط کی ہے، حد اوسط صغریٰ کو کبریٰ سے ملا کر درمیان سے گر جاتا ہے......ہم تو بڑوں کی بات آپ تک پہنچاتے ہیں، ہماری کیا حیثیت ہے......بڑوں کی بات آپ تک پہنچانے والے ہیں......تو میں بھی یہی گذارش کر رہا ہوں کہ میں بڑوں کی بات آپ تک پہنچا رہا ہوں......پھر آپ خود فیصلہ کریں۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشادات مدنی کے اندر بہت کچھ فرمایا ہے، میں اُس کا خلاصہ اور نچوڑ رکھتا ہوں......کہ جب کافر مسلمانوں پر حملہ آور ہوں، جیسے روس افغانستان میں آیا، امریکہ افغانستان میں آیا......جب کافر، مسلمان پر حملہ آور ہوں......شیخ الاسلام مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ نقل کر رہا ہوں......میں نقل کرنے والا ہوں......تو جو مسلمان اُس کافر کا ساتھ دے، وہ بدترین کافر ہے......صرف 'کافر' کا لفظ نہیں کہا، بلکہ فرمایا 'وہ بدترین کافر ہے'......آج ہم اُنہی عیسائیوں کے ساتھ رواداری کرتے ہیں، اُن کے ساتھ کانفرنس کرتے ہیں......اُن کے ساتھ کیک کاٹتے ہیں......اُن کے ساتھ اظہار محبت کرتے ہیں......اللہ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اے ایمان والو! لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ یہ اپنے درمیان ایک دوسرے کے دوست ہیں......سب اکٹھے ہیں نا نہیں ہیں؟ نیٹو کے نام پہ یا ایساف کے نام پہ......جو بھی نام رکھتے ہیں، سب اکٹھے ہیں آپ کے خلاف وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ اور جس

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

نے اُن کو دوست بنایا وہ بھی اُنہی میں سے ہے، مفسرین لکھتے ہیں **فحکمہ حکمھم** اُن کا حکم بھی وہی ہے جو اُن کا ہے۔ اس لیے میں یہ گذارش کر رہا ہوں کہ علمائے کرام اپنی مساجد میں اس کو موضوع بنائیں اور ایک مشترکہ فیصلہ بھی کریں اور جن لوگوں کی بات ذرائع ابلاغ میں سنی جاتی ہے وہ اس ذریعے سے بھی اس بات کی وضاحت کردیں کہ مسلمانوں کو کرسمس میں عیسائیوں کے ساتھ کسی قسم کا تعاون اور مبارک باد دینا قطعاً ناجائز اور حرام ہے۔ یہ اُن کا مذہبی تہوار ہے اور کفار کے کسی بھی مذہبی تہوار میں اُن کے ساتھ میل جول یا اختلاط یا دوستی نما پالیسی یہ سب ناجائز ہے......اللہ کریم سب کو سمجھ عطا فرمائے...... آج کل کرسمس کا موقع ہے اور اس میں پھر کانفرنسیں بھی ہوتی ہیں، پھر علما بھی اُس میں چلے جاتے ہیں......

میں علما سے یہ درخواست کروں گا یہ نہ خود جائیں بلکہ دوسروں کو بھی روکیں......خدارا نہ جائیں......خدارا نہ جائیں......بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم وہاں حق بات کہہ دیتے ہیں......لیکن وہ جو کفر بکتے ہیں، اُس کفر کو تو آپ نہیں روک سکتے! آپ کے ہوتے ہوئے کفر بکتے ہیں......علما نہ جائیں اُن کی کانفرنسوں میں تو یہ اُن کی ناکامی ہوگی کہ علمائے کرام نہیں آرہے......جب آپ چلے جاتے ہیں تو اُن کی کانفرنس کامیاب ہوجاتی ہے......چاہے آپ گالیاں بھی دیں لیکن اُن کی کانفرنس کامیاب ہوجاتی ہے...... وہ اپنی کامیابی پر خوشی مناتے ہیں کہ مختلف مکاتب فکر کے علما اکٹھے ہوئے تھے، بریلوی بھی تھے، دیوبندی بھی تھے، اہل حدیث بھی تھے......تمام مکاتب فکر کے سب لوگ جمع تھے...... تو اُن کو تقویت مل جاتی ہے کہ تمام مکاتب فکر کے علما آئے تھے......اس لیے اُنہیں ناکام بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اُن کا بائیکاٹ کیا جائے، اُن کی کسی قسم کی کانفرنس میں جو مشترکہ کانفرنس ہو، مسلمانوں کو خصوصاً علمائے کرام کو قطعاً شرکت نہیں کرنا چاہیے......اور اُس میں شرکت کرنا باعثِ گناہ ہے......باعثِ ثواب نہیں ہے، یہ ایک غلط تصور ہے۔ اصل میں شیطان دھوکہ دیتا ہے......میں وہاں حق بات کروں گا......بادشاہ کے ساتھ، وزیر کے ساتھ، منسٹروں کے ساتھ میرا فوٹو بھی آجائے گا اور میرا نام بھی آجائے کہ یہ بھی بڑا آدمی ہے......تو اندر بیماری کچھ اور ہوتی ہے......اور ظاہر میں بات کچھ اور رہوتی ہے......اللہ تعالیٰ آپ اور ہم سب کی حفاظت فرمائے، آمین۔ یہی میری گذارش ہے......یہی میرا فتویٰ ہے اور یہ بھی شکر ہے کہ علمائے کرام نے میری تائید کی اور گویا اس فتویٰ میں مَیں متفرق نہیں ہوں اور منفرد نہیں ہوں بلکہ علمائے کرام ساتھ ہیں......اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العالمین

☆☆☆☆☆

بقیہ: خانقاہوں کا جہادی کردار

حضرت حاجی امداد اللہؒ، حضرت حافظ ضامنؒ، مولانا محمد قاسمؒ اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ انگریزوں کے خلاف صف آرا نظر آتے ہیں، حضرت حافظ ضامنؒ وہیں شہید ہوتے ہیں، حاجی صاحبؒ کو ہندوستان سے ہجرت کرنی پڑتی ہے، مولانا نانوتویؒ اور مولانا گنگوہیؒ کو عرصہ تک گوشہ نشین اور مستور رہنا پڑتا ہے۔

پھر مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمہ اللہ (جن کو ہندوستان کے مسلمانوں نے بجا طور پر شیخ الہند کے لقب سے یاد کیا) انگریزوں کے خلاف جہاد کی تیاری کرتے ہیں اور ہندوستان کو ان کے وجود سے پاک کرکے ایک ایسی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں، جس میں مسلمانوں کا اقتدار اعلیٰ اور ان کے ہاتھ میں ملک کی زمام کار ہو، ان کی بلند ہمتی ان کو ترکی سے تعلقات قائم کرنے اور ہندوستان وافغانستان وترکی کو ایک سلسلۂ جہاد میں منسلک کرنے پر آمادہ کرتی ہے، ریشمی خطوط اور انور پاشا کی ملاقات، مالٹا کی اسارت ان کی عالی ہمتی اور قوت عمل کا ثبوت ہے۔

من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا

ان مسلسل تاریخی شہادتوں کی موجودگی میں یہ کہنا کہاں تک صحیح ہوگا کہ تعطل وبے عملی حالات کے مقابلہ میں سپر اندازی اور پسپائی تصوف کے لوازم میں سے ہے، اگر اس دعوے کے ثبوت میں چند متصوفین اور اصحاب طریقت کی مثالیں ہیں تو اس کے خلاف بڑی تعداد میں ان ائمہ فن اور شیوخ طریقت کی مثالیں ہیں، جو اپنے مقام اور رسوخ فی الطریقہ میں بھی اول الذکر اصحاب سے بڑھے ہوئے ہیں۔

اگر تصوف اپنی صحیح روح اور سلوک راہ نبوت کے مطابق ہو اور یقین ومحبت پیدا ہونے کا باعث ہو (جو اس کے اہم ترین مقاصد ونتائج ہیں) تو اس سے قوت عمل، جذبہ جہاد، عالی ہمتی، جفاکشی اور شوق شہادت پیدا ہونا لازمی ہے، جب محبت الٰہی کا چشمہ دل سے اُبلے گا، تو روئیں روئیں سے یہ صدا بلند ہوگی۔

اے آنکہ زنی دم از محبت
از ہستی خویشتن پرہیز
برخیز وبہ تیغ تیز بنشین
یا از رہ راہ دوست برخیز

☆☆☆☆☆

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

وہ حالتیں کہ جن میں کفار کے عام لوگوں کا قتل جائز ہوتا ہے

شیخ یوسف العییری رحمہ اللہ تعالیٰ

ایسے معصوم الدم لوگ (عورتیں، بچے، بوڑھے کہ جن کا قتل کرنا حرام ہے) اُنہیں اس صورت میں قتل کرنا جائز ہے جب وہ مسلمانوں کے خلاف ہتھیار اٹھالیں یا ایسے کام سرانجام دیں جو مسلمانوں کے خلاف لڑائی میں معاونت کا کردار ادا کریں۔خواہ یہ جاسوسی کرنا، امداد دینا، رائے دینا یا اسی طرح کے دوسرے امور میں شرکت کرنا ہو......اس جواز کی علے اُس حدیث مبارکہ میں بیان ہوئی ہے جو احمد اور ابوداؤد میں رباح بن ربیعؓ سے روایت کی گئی ہے۔

اُنہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوے میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ایک جگہ اکٹھے ہوتے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بھیجا اور فرمایا کہ دیکھو یہ لوگ کیوں اکٹھے ہوئے ہیں؟ وہ آدمی حالات دیکھ کر واپس آیا اور کہا کہ وہاں ایک عورت کو قتل کردیا گیا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو لڑنے کی اہل نہ تھی۔راوی کہتے ہیں کہ اس لشکر کے ہراول دستے پر خالد بن ولیدؓ مامور تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بھیجا اور فرمایا کہ خالد سے کہو کہ کسی عورت کو قتل کرے اور نہ کسی مزدور کو۔

امام ابن حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۱۴۸ میں فرمایا کہ

''اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر وہ لڑائی کرے تو قتل کیے جائیں گے''۔

امام نوویؒ نے صحیح مسلم کی شرح میں لکھا ہے کہ

''علما کا اس حدیث پر عمل کرنے اور عورتوں اور بچوں کے قتل کی حرمت پر اس صورت میں اجماع ہے کہ اگر وہ لڑائی نہ کریں۔لیکن اگر وہ بھی لڑیں تو جمہور علما کا کہنا ہے کہ اس صورت میں اُنہیں قتل کیا جائے گا۔اسی طرح ہر اُس شخص کا قتل کرنا حرام ہے جو لڑنے والوں میں سے نہ ہو، ہاں اگر وہ حقیقت میں لڑے، یا رائے دے کر یا دشمن کی اطاعت کر کے اور لڑائی پر دشمن کو برانگیختہ کرکے اور اسی قسم کے کسی دوسرے طریقے سے معنوی لڑائی میں حصہ لے تو اُسے قتل کیا جائے گا''۔

امام نوویؒ کے اس قول پر غور کیجیے کہ ''وہ حقیقت میں لڑے یا رائے دے کر اور (دشمن) کی اطاعت کر کے اور (دشمن کو) لڑائی پر ابھار کر یا اسی قسم کے دوسرے طریقے سے معنوی طور پر لڑائی میں حصہ لے تو اُسے قتل کیا جائے گا''۔شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ السیاسۃ الشرعیہ میں فرماتے ہیں کہ

''رہے وہ لوگ کہ جو جنگ جوؤں اور لڑنے والوں میں شمار نہیں ہوتے جیسے عورتیں، بچے، راہب (پادری)، بوڑھا شیخ، دائمی نابینا اور ان جیسے دوسرے تو جمہور علما کے نزدیک اُنہیں قتل نہیں کیا جائے گا۔ماسوائے اس کے کہ وہ اپنے قول یا فعل سے لڑیں''۔

یہ بات اور امام نوویؒ کی بات اس حقیقت پر دلالت کرتی ہے کہ جن لوگوں کا قتل قصداً حرام ہے، وہ اگر مسلمانوں کے خلاف جنگ میں اپنے قول یا فعل کے ذریعے مدد کریں تو اُنہیں قتل کرنا جائز ہے۔

العون کے مولف نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ''اللہ کا نام لے کر نکلو، اور اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت پر ہوتے ہوئے، بہت زیادہ بوڑھے شخص کو قتل نہ کرو، نہ بچے کو، نہ چھوٹے کو، نہ عورت کو اور نہ غنیمتوں میں خیانت کرو'' کی شرح کرتے ہوئے لکھا:

''مگر یہ کہ وہ لڑنے والا ہو یا دشمن کو رائے دینے والا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا درید بن الصمۃ کو قتل کرنا صحیح حدیث سے ثابت ہے حالانکہ اس کی عمر ایک سو بیس سال تھی یا اس سے بھی زیادہ......اس لیے کہ اُسے ہوازن قبیلے کے لشکر میں رائے دینے کے لیے لایا گیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ''نہ بچے کو نہ چھوٹے کو'' اس سے اُسے مستثنیٰ کیا گیا ہے جو بادشاہ ہو یا لڑائی میں براہ راست حصہ لینے والا ہو۔''نہ کسی عورت کو'' یعنی اگر وہ لڑنے والی نہ ہو یا ملکہ نہ ہو''۔

فقہانے ایسی عورت کے قتل کو جائز کہا ہے جو مسلمانوں کے خلاف لڑائی میں کفار کی مادی یا معنوی کسی بھی قسم کی اعانت کرے۔انہوں نے اس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابن ماجہ میں مروی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا تو ایک عورت قلعے پر چڑھی اور اس نے مسلمانوں کے سامنے شرم گاہ کو ننگا کردیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارے سامنے ہے اسے تیر مارو تو صحابہ کرامؓ نے تیر مارا اور اُسے قتل کرڈالا۔فقہانے ایسی عورت کے قتل کے جواز پر استدلال کیا ہے جو کہ اگرچہ لڑائی نہ کرے مگر جنگ کرنے والوں کی مسلمانوں کے خلاف کسی قول یا فعل سے اعانت کرے تو اُسے قصداً قتل کرنا حرام ہے۔

(بقیہ صفحہ ۲۵ پر)

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

اُس شخص کا حکم جو خدائی قانون کے علاوہ سے فیصلے کرتا ہو

مفتی امین اللہ پشاوری حفظہ اللہ

سوال: مولانا سے پوچھا گیا، اُن لوگوں کا شریعت اسلامی میں کیا حکم ہے جو کلی اختیارات کے باوجود خدا کے نازل کردہ قوانین کی بجائے (ملکی وعدالتی) فیصلے اُن قوانین کے تحت کرتے ہیں جسے وہ خود بناتے ہیں۔ اُنہیں شریعت اسلامی کے بنیادی اصولوں کا تو کوئی پاس لحاظ نہیں ہوتا لیکن جب اُن کے خودساختہ قوانین کی کوئی خلاف ورزی کرے تو اُسے جیل میں ڈال دیتے ہیں اور ان کی پابندی کرانے کے لیے خون ریزی سے بھی نہیں چوکتے۔ کیا یہ لوگ اُس طرح کے کافر ہیں جو کلی طور پر دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں، یا صرف گنہگار ہیں دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتے؟

مسئلے کے تمام پہلو سامنے رکھتے ہوئے قرآن وحدیث کی روشنی میں پوری وضاحت سے رہنمائی فرمائیں، حضرت ابن عباس کے اس قول کی وضاحت بھی فرمائیں ''ھذا کفر دون کفر'' (یہ دائرہ اسلام سے خارج کرنے والا کفر نہیں ہے) اکثر لوگ اسی اثر کو بنیاد مان کر اُن کی تکفیر نہیں کرتے۔

جواب: **الحمد للّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ الی یوم الدین امابعد**

مکمل شریعت کے نفاذ کے لیے اسلامی خلافت کا قیام ہر مسلمان پر بقدر استطاعت فرض ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رسول اللہ کی تدفین کو خلیفہ کے چناؤ تک موخر رکھا تھا۔ جاننا چاہیے کہ خدا کے اتارے ہوئے قانون کے مطابق فیصلے نہ کرنے کی دو صورتیں بنتی ہیں:

پہلی صورت: ایسا منصف جو اسلام کا اقراری ہے، شریعت اسلامی کو برحق اور دوسرے نظاموں سے برتر سمجھتا ہے لیکن کسی مقدمے میں خواہش نفسی یا اقربا پروری کی وجہ سے خلاف شریعت فیصلہ کرتا ہے۔ وہ اس کام کو گناہ بھی سمجھتا ہے اور دل میں ندامت بھی محسوس کرتا ہے۔ ایسے شخص کو خوارج کے علاوہ کوئی مسلمان کافر نہیں کہتا۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون کی مذکورہ بالا تفسیر کا اطلاق مفسرین اسی شخص پر کرتے ہیں۔ اور ابن عباسؓ کے اثر سے بھی یہی مراد ہے۔

دوسری صورت: ایسا شخص جو اختیارات کا مالک ہو، خدا نے اُسے اقتدار سے بھی نوازا ہو، وہ اپنے ماتحتوں کو معزول کر سکتا ہو، ان اختیارات کے باوجود وہ نہ صرف خدا کے نازل کردہ نظام کو رائج نہیں کرتا بلکہ اُسے یہ خیال تک نہیں آتا، نہ وہ اس کے لیے کوئی تگ ودو کرتا ہے۔ وہ بدستور لوگوں پر انسان ساختہ قوانین کو نافذ رہنے دیتا ہے جو یا تو تمام تر یا بیش تر اسلام کے خلاف ہوتے ہیں۔ ہاں اگر کسی اسلامی قانون سے خود اُس کے اپنے اغراض ومقاصد پورے ہوتے ہوں تو اُنہیں نافذ کر دیتا ہو جیسے زکوۃ، عشر اور لگان سے حکومتی سرمائے میں اضافہ ہوتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ (انسان ساختہ) قانون اور اسلامی قانون میں مطابقت ہوتی ہے، اس قسم کی چیدہ چیدہ مثالیں مل جانا حکمرانوں کی خدا خوفی پر دلالت نہیں کیا کرتی ہیں اور نہ ہی شریعت کو ماخذ مان کر انہیں اختیار کیا جاتا ہے۔ ایسے شخص کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں کرتا، اور یہ کفر دائرہ اسلام سے خارج کرنے والا ہوتا ہے۔ حدیث رسول حتی تروا منہ کفرا بواحًا (جب تک تم اسے صریح کفر پر نہ پالو) کا اطلاق اسی پر ہوتا ہے۔ ایسا شخص کفر بواح کا مرتکب ہوتا ہے اُس سے توبہ کروائی جائے گی بصورت دیگر وہ واجب القتل قرار دیا جائے گا۔ حکمران کا کفر اُس کے ملک میں بسنے والے عام کافروں سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے۔ عوام اور حکمران کی معصیت میں اپنے منصب کے لحاظ سے فرق ہوتا ہے کیونکہ ایک عام آدمی کا خدائی نظام کے بغیر فیصلہ کرنا اپنے اندر وہ اثرات نہیں رکھتا جو حکمران کے ایسا کام کرنے سے مرتب ہوتے ہیں۔ حکمران کا جرم اُس ملک کے تمام باسیوں کے جرم کے مساوی ہوتا ہے جو ہزاروں میں ہوتے ہیں۔ دوسرا جب حکمران حدود اللہ میں سے کسی حد کو ترک کرتے ہوئے کسی انسان ساختہ قانون پر فیصلہ کرے تو وہ بے شمار مسلمانوں کو دین سے آزادی دلانے کا باعث بنتا ہے۔ یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ انسان ساختہ قوانین کو الٰہی قوانین پر ترجیح دیتے ہوئے فیصلے ایمان کے ساتھ نہیں ہو سکتے۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رسول اللہ نے فرمایا:

لکل غادر لواء بیوم القیامۃ یرفع لہ بقدر غدرہ الا ولا غادر اعظم عذرًا من امیر عامہ (رواہ مسلم ۲/۱۲۱)

''ہر دغاباز کے لیے روز قیامت ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا جس کی بلندی اس کی دغابازی کے بقدر ہوگی، خبردار! کوئی دغاباز اُس سے بڑھ کر نہیں جو خلقِ خدا کا حاکم ہو کر دغابازی کرے''

اس سلسلے میں قرآن وحدیث میں بہت زیادہ دلائل موجود ہیں جن میں سے چند ملاحظہ فرمائیں:

پہلی دلیل:

اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوا عَلَى اَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

الشَّیطٰانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰی لَهُمْ O ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِیْنَ کَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِیْعُکُمْ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِسْرَارَهُم (محمد)

''جو لوگ ہدایت واضح ہو جانے کے بعد اُس سے پھر گئے اُن کے لیے شیطان نے اس روش کو سہل بنا دیا ہے۔اور جھوٹی توقعات کا سلسلہ اُن کے لیے دراز کر رکھا ہے۔ اسی لیے انہوں نے اللہ کے نازل کردہ دین کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا ہے کہ بعض معاملات میں ہم تمہاری مانیں گے۔اللہ اُن کی خفیہ باتیں خوب جانتا ہے''۔

یہ آیت اُس شخص کے مرتد ہونے پر دلالت کرتی ہے جو کافروں کی اطاعت بعض چیزوں میں کرے۔تو اُس شخص کے متعلق کیا خیال ہے جس کی مملکت کے بیش تر قوانین کافروں سے ماخوذ ہوں جو شریعت اسلامی سے شدید ترین بغض وعناد رکھتا ہو۔بھلا قرآن کے فتوے کے بعد کسی اور کے فتوے کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔

دوسری دلیل:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَادُّونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ کُبِتُوا کَمَا کُبِتَ الَّذِیْنَ مِن قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنزَلْنَا آیَاتٍ بَیِّنَاتٍ وَلِلْکَافِرِیْنَ عَذَاب مُّهِیْن (المجادلة)

''جو لوگ اللہ اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ اُسی طرح ذلیل وخوار کر دیے جائیں گے جس طرح اُن سے پہلے کے لوگ ذلیل وخوار کیے جا چکے ہیں۔ہم نے صاف صاف آیات نازل کر دی ہیں،اور کافروں کے لیے ذلت کا عذاب ہے''۔

لفظ'یحادون' کی تفسیر میں امام بیضاوی لکھتے ہیں:

''یحادون سے مراد اللہ اور اُس کے رسول کے حکم کے برخلاف متعین سزا (حدود) مقرر کرنا ہے۔اس آیت مبارکہ میں اُس شخص کے متعلق بدترین کافر ہونے کا کہا گیا ہے جو اللہ اور اُس کے رسول کے بنائے ہوئے احکام کے مدمقابل اپنا قانون بناتا ہے۔نیز اُس کے لیے دردناک عذاب ہے''۔

تیسری دلیل:

اَفَحُکْمَ الْجَاهِلِیَّةِ یَبْغُونَ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُکْمًا لِّقَوْمٍ یُوقِنُونَ(المائدہ: ۵۰)

''تو کیا پھر جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟ حالانکہ جو اللہ پر یقین رکھتے ہیں اُن کے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا اور کوئی ہو سکتا ہے؟''

یہاں جاہلیت سے کوئی مخصوص زمانہ مراد نہیں ہے۔بلکہ جو کوئی شریعت اسلامی کی مخالفت کرتا ہے وہ جاہلیت کا مرتکب ہے۔لہٰذا جو جاہلیت سے اپنے فیصلے کرانے کا خواہش مند ہے وہ اللہ پر یقین کرنے والا،مومن کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔بلکہ وہ شریعت مطہرہ سے بغض وعناد رکھنے کی وجہ سے کافر ہے۔

چوتھی دلیل:

وَمَن یَبْتَغِ غَیْرَ الْاِ سْلَامِ دِیْنًا فَلَن یُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِیْن(آل عمران)

''اسلام کے سوا جو شخص کوئی طریقہ اختیار کرنا چاہے اُس کا وہ طریقہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں وہ ناکام ونامراد رہے گا''۔

یہ آیت دراصل اہل کتاب سے متعلق ہے جو اگرچہ آسمانی صحیفوں کے پیروکار تھے لیکن ان صحیفوں میں ردوبدل ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ان کے طریقے کو آخرت میں ناکام اور نامراد کہا گیا ہے۔اس آیت میں پرانی منسوخ شدہ آسمانی کتابوں کے ماننے والوں کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ خسارے میں پڑنے والے ہیں۔تو ایسا شخص جس کا اوڑھنا بچھونا انسان ساختہ گندے اور پلید قوانین کا پرچار کرنا ہے،وہ اُن کا علم بردار بنا ہوا ہے بھلا وہ کیے ہمیشگی کے دوزخیوں کے ساتھ خسارہ پانے والا نہیں ہوگا؟

پانچویں دلیل:

وَمَن لَّمْ یَحْکُم بِمَا اَنزَلَ اللّٰهُ فَاُوْلٰئِکَ هُمُ الْکَافِرُون (المائدہ:۴۴)

''جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں''۔

اس آیت مبارکہ میں لفظ من (کوئی) میں عموم پایا جاتا ہے اور دوسرا جملہ فاولئک هم الکافرون عربی زبان کے قواعد کی رو سے استمرار اور دوام کا معنی دیتا ہے نیز اس ترکیب میں زور بیان بھی ہوتا ہے اس پر مستزاد 'ھم' کی ضمیر ہے جو اگر دو اسمائے تعریف کے درمیان آئے تو نفی واثبات کا معنی دیتی ہے۔گویا معنے کے لحاظ سے جملہ یوں بنے گا :لا کافر الا من لا یحکم بما انزل الله اور یہ ایک مسلمہ قاعدہ ہے کہ لفظ کفر بغیر اضافت کے جہاں آئے وہاں دائرہ اسلام سے خارج کر دینے والا کفر مراد ہوتا ہے۔خدائی قانون کے بغیر فیصلہ کرنے والا اس قرآنی نص کی رو سے کافر ہوتا ہے۔جو ایسے شخص کو کافر نہیں سمجھتا وہ اللہ اور اس کی شریعت اور اُس کی کتاب کے برعکس عقیدہ رکھتا ہے۔

جو یہ کہے کہ یہاں کفر سے مراد وہ کفر ہے جس سے بندہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا تو وہ قرآن کے صاف حکم کے خلاف تفسیر کرتا ہے جو معتبر نہیں ہے خواہ کہنے والا کوئی ہو۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

کفار سے دوستی کا فتنہ

مولانا عبدالستار مدظلہ العالی

آج کے دور میں ایک بڑا فتنہ جس کا شکار موجودہ دور کے مسلمان ہو چکے ہیں وہ فتنة موالاة الکفار ہے یعنی کافروں سے دوستیاں اور روابط رکھنے کا فتنہ۔

انسانوں کی خدائی تقسیم:

اللہ پاک نے دو قومیں بنائی ہیں:

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ فَمِنکُمْ کَافِرٌ وَمِنکُم مُّؤْمِنٌ (التغابن: ۲)

''وہی ہے جس نے تم کو بنایا پھر تم میں سے کوئی انکار کرنے والا بنا اور کوئی ایمان لانے والا''۔

اللہ پاک کی تقسیم کے مطابق انسانوں میں دو قسم کے افراد ہیں، ایک ایمان والے اور دوسرے کافر ہیں۔ دنیا بھر کے مسلمان آپس میں ایک برادری کی طرح ہیں، ایک کنبے کی طرح ہیں، ایک جسم کی مانند ہیں۔

انسانوں کی صرف یہی دو قسمیں ہیں، مومن اور کافر...... تقسیم تو دو اقسام پر تھی لیکن بدقسمتی سے ایمان والوں نے آپس میں نہ جانے کتنی قسمیں بنا لی ہیں۔ پنجابی، پٹھان، بلوچ، مہاجر اور نہ جانے کیا کیا۔ پھر برادریوں میں اختلاف، میمن برادری، سوداگر برادری وغیرہ وغیرہ۔ سب ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئے ہیں اور جو اصل تقسیم تھی اسے فراموش کر دیا ہے۔ اب مسلمان کا تو یہ حال ہے کہ آغا خانی بھی اس کا دوست بن رہا ہے، ہندو بھی اس کا دوست بن رہا ہے، عیسائی بھی اس کا یار بن رہا ہے، فلاں بھی اس کا دوست بن رہا ہے، اور یہ ایمان والا چونکہ دوسری برادری کا ہے، دوسری قوم کا ہے، پنجابی ہے، پٹھان ہے، میمن ہے اس لیے دوستی کے لیے تیار نہیں ہے (العیاذ باللہ)۔

تو میرے عزیزو! اصل میں انسانوں کی دو اقسام ہی ہیں۔ مومن انسان اور کافر انسان...... قومیں، خاندان اور برادریاں یہ صرف تعارف کے لیے ہیں، پہچان کے لیے ہیں تاکہ ایمان والوں میں آپس میں پہچان ہو سکے ورنہ اصل تقسیم صرف دو قسموں پر ہے۔ دنیا بھر کے مسلمان اور ایمان والے ایک دوسرے کے بھائی ہیں، برادری کا حصہ ہیں۔ اب تو بدقسمتی یہ ہے کہ اگر مسلمان کوئی رفاہی کام بھی کرتے ہیں تو وہ بھی اپنی برادری کا...... ارے! تیری برادری میں تو تمام مسلمان شامل ہیں۔ تیری خدمات تو سارے مسلمانوں کے لیے ہونی چاہئیں نا کہ صرف اپنی برادری کے لیے۔ اگر ہر کوئی اپنی برادری کے لیے کام کرے گا تو آہستہ آہستہ یہی چیز انتشار اور اختلافات کا سبب بن جائے گی۔ یہیں سے عصبیت پیدا ہوتی ہے جس سے قومیں تقسیم ہو جاتی ہیں تو اصل تقسیم بس ایمان اور کفر کی بنیاد پر ہے۔ قرآن نے بس یہی دو اقسام بیان کی ہیں۔

اس لیے اللہ رب العزت نے فرمایا ہے کہ اپنی برادری سے تو دلی محبت ہو، اپنے مسلمانوں سے تو دلی محبت ہو اس لیے کہ وہ تمہارے دینی بھائی ہیں، ان کے ساتھ تمہارا اسلامی رشتہ ہے۔ تمہارے اندر اخوتِ اسلام کا رشتہ مضبوط سے مضبوط تر ہونا چاہیے، قرآن کریم نے ایمان والوں کی نشانی یہ بتائی ہے کہ وہ آپس میں نرم خو ہوتے ہیں۔

انصار کا ایثار:

جب مہاجرین مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے تو بے سروسامان تھے، ان کے پاس ضروریات زندگی کی چیزیں نہ ہونے کے برابر تھیں اور یہ مہاجرین مدینہ والوں (انصار) کے کوئی خاندانی رشتہ دار نہیں تھے۔ ان کے درمیان کوئی خونی رشتہ بھی نہیں تھا، نسبی رشتہ بھی نہیں تھا، قومی رشتہ بھی نہیں تھا بلکہ صرف اور صرف دین کی بنیاد پر اسلامی رشتہ تھا۔ اب چونکہ اسلامی رشتہ وہاں مضبوط تھا تو انصار نے مہاجرین سے کہا کہ ہماری دو دو تین تین بیویاں ہیں۔ آپ لوگ یہاں اجنبی ہیں، بیوی بچے چھوڑ کر آئے ہیں، اس لیے ہم اپنی ایک ایک بیوی کو طلاق دیتے ہیں، آپ لوگ ان سے نکاح کر لیں (اللہ اکبر)۔ اگر کسی انصاری کے پاس دو دو کانیں تھیں تو اس نے ایک دکان اپنے مہاجر بھائی کو دے دی کہ یہ تم لے لو اگر کسی کے پاس دو تین زمینیں تھیں تو اس نے اپنے مہاجر بھائی سے کہا کہ میری دو تین جگہ کھیتیاں ہیں، ایک تم لے لو۔

میرے عزیزو! اس اخوت کا تو آج مسلمان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ صرف دینی اور مذہبی رشتے کی بنیاد پر بھائی چارگی کا ایسا عظیم الشان مظاہرہ کسی اور قوم نے آج تک پیش نہیں کیا اس لیے کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دینی اور مذہبی رشتہ ہی ایسا مضبوط کرا دیا تھا کہ اس کے سامنے دیگر رشتے ہیچ تھے۔

مومن کی شان:

تو مومنوں کی شان یہ ہے کہ آپس میں نرم ہوں اور کافروں کے مقابلے میں سخت ہوں، کفار کے ساتھ ان کا رویہ دوستی والا نہ ہو، دلی محبت والا نہ ہو، بھروسے اور اعتماد والا نہ ہو۔ اس لیے قرآن کریم میں مسلمانوں کے لیے بطور نمونہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طرز زندگی ذکر فرما کر کہا گیا کہ دیکھو ابراہیم علیہ السلام کی زندگی میں تمہارے لیے بہترین نمونہ موجود ہے۔

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْ إِبْرَاهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءٰؤا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَداً حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيْمَ لِأَبِيْهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ (الممتحنه:۴)

''تمہارے لیے ابراہیم اوراس کے ساتھیوں (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے۔جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے الگ ہیں اور (ان سے بھی) جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ہم نے تمہارا انکار کیا اور ہمارے اورتمہارے بیچ ہمیشہ کے لیے اس وقت تک دشمنی ظاہر ہوگئی جب تک کہ تم ایک اللہ پرایمان نہ لے آؤ''۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کفر سے تعلق رکھنے والی ساری برادری سے کہہ دیا کہ تمہارا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں،تمہارے اور میرے درمیان بغض اور عداوت ہے۔جب تک تم ایک اللہ کونہیں مانو گے اس وقت تک میرے اورتمہارے درمیان کوئی رشتہ نہیں ہے۔ان کے والد بھی انہی میں تھے،سارا خاندان بھی ان میں تھا۔اس کے باوجود صاف طور پر انہوں نے کہہ دیا کہ تم تو اللہ کے دشمن ہو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کوحکم دیا ہے کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ (الممتحنة: ۱)

''جو میرے اورتمہارے دشمن ہیں ان کو اپنا دوست مت بنانا''۔

ایک اورمقام پرفرمان خداوندی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لاَ يَأْلُونَكُمْ خَبَالاً وَدُّواْ مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ (آل عمران:۱۱۸)

''اے ایمان والو!تم کافروں کو ہرگز اپنا راز دار نہ بناؤ(انہیں موقع ملا تو) یہ تمہارا نقصان کرنے میں کسی قسم کی کمی نہیں کریں گے اور تمہیں جس قدر زیادہ تکلیفوں کا سامنا ہوتا ہے،ان کی خوشی بھی (بڑھتی جاتی ہے) کبھی کبھی ان کا بغض (نفرت) ان کی زبانوں پر بھی ظاہر ہوجاتا ہے اور یہ اپنے دلوں میں تمہارے بارے میں جو بغض رکھتے ہیں وہ (ظاہری بغض سے) بہت زیادہ ہے''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

علامہ ابن قدامہؒ نے المغنی والشرح جلد ۹ صفحہ ۲۳۲ میں فرمایا:

''اگر کوئی عورت کفار کی صف میں یا اُن کے قلعے پر کھڑی ہوکر مسلمانوں کو گالیاں دے یا اُن کے سامنے ننگی ہوجائے تو اُسے قصداً مارنا جائز ہے۔جس کی وجہ وہ روایت ہے کہ جس میں سعید نے کہا کہ ہمیں حماد بن زید نے بیان کیا کہ ایوب سے اُنہوں نے عکرمہ سے انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کا محاصرہ کیا تو ایک عورت ظاہر ہوئی اوراس نے اپنی شرم گاہ کو ننگا کردیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارے سامنے ہے،اُسے تیر مارو تو مسلمانوں میں سے ایک مسلمان نے تیر مارا اور اُن کا تیر اُس عورت کی شرم گاہ پر جالگا۔اس حالت میں اُس عورت کی شرم گاہ کی طرف اُس پر تیر مارنے کے لیے دیکھنا جائز ہے کیونکہ یہ تیر چلانے کی ضرورت کی غرض سے ہے۔اسی طرح اُسے تیر مارنا اس وقت بھی جائز ہے جب وہ دشمنوں کے لیے تیر اکٹھے کرے یا اُنہیں پانی پلائے یا انہیں لڑائی پر ابھارے کیونکہ یہ اس صورت میں جنگ جو کے حکم میں ہے۔یہی اس عورت کا اورتمام اُن لوگوں کا شرعی حکم ہے جن کے قتل سے منع کیا گیا ہے''۔

امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے الاستذکار میں فرمایا:

''علما کا اس کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ جو عورتوں اور بوڑھوں میں سے لڑے تو اس کا قتل کرنا جائز ہے اور بچوں میں جو لڑنے کی قدرت رکھے اور لڑے تو اُسے بھی قتل کیا جائے گا''۔

امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے التمہید میں کہا کہ

''علما کا اس بات پر اجماع ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درید بن الصمۃ کو حنین کے روز قتل کیا تھا کیونکہ وہ جنگ میں مشورہ دینے والا اورسازش کرنے والا تھا۔لہٰذا بوڑھوں میں سے جو کوئی بھی اس طرح کا ہو تو سب علما کے نزدیک اُسے قتل کیا جائے گا''۔

ابن قدامہؒ نے بھی اسی بات پر علما کا اجماع نقل کیا ہے کہ

''عورتوں،بچوں اور بڑی عمر کے لوگوں کا قتل ایسے وقت میں جائز ہے کہ جب وہ لڑائی میں اپنی قوم کی کسی بھی قسم کی اعانت کریں''۔

امام نوویؒ نے مسلم کی شرح میں کتاب الجہاد میں یہ اجماع نقل کیا ہے کہ

''کفار کے ایسے بوڑھے جو صاحب الرائے ہوں اُنہیں قتل کیا جائے گا''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

ہمیں نظامِ کفر قبول نہیں

مولانا عصمت اللہ معاویہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَ حْدَہٗ ،اَلَّذِی ھَزَمَ الْاَحْزَبَ وَحْدَہ، وَ نَصَرَ عَبْدَہ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی نَبِیِّ السَّیفِ وَنَبِیِّ الْمَلاَحِمْ،اَلَّذِیْ اُرْسِلَ لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَ یُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَ یُظْھِرَ دِیْنَہٗ عَلٰی اَدْیَانِ کُلِّہٖ۔اعوذ بااللہ من الشیطن الرجیم۔بسم اللہ الرحمن الرحیم، فَلَاوَرَبِّکَ لَا یُوْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْافِیْ اَنْفُسِھِمْ حَرَ جًا مِمَّاقَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْما۔

جس خونِ شہیداں سے اب تک یہ پاک زمیں گل رنگ ہوئی۔
اُس خون کے قطرے قطرے سے طوفان اُٹھا کر دم لیں گے۔
ہر ازم کے بت کو توڑیں گے اسلام سے رشتہ جوڑیں گے۔
باطل کو مٹا کر چھوڑیں گے اسلام کو لا کر دم لیں گے۔
قرآن ہمارا رہبر ہے اسلام ہماری منزل ہے۔
اس پاک وطن میں اسلامی دستور بنا کر دم لیں گے۔
فرعون بنے جو پھرتے ہیں ڈھاتے ہیں ستم کمزوروں پر۔
ان سرکش وجابر لوگوں کو قدموں پہ جھکا کر دم لیں گے۔
اب آگ نہ جلنے پائے گی نمرودصفت عیاروں کی۔
ہم رحمتِ حق سے شعلوں کو گلزار بنا کر دم لیں گے۔

آج بہت کچھ بدل گیا، ترجیحات بدل گئیں، افکار وخیالات بدل گئے، طور واطوار بدل گئے، آج ہم ایسے مریض کی طرح ہو گئے، جسے دودھ اور شہد بھی بدذائقہ محسوس ہونے لگتے ہیں۔حالانکہ اس میں دودھ اور شہد قصوروار تو نہ تھے۔خود اس فردِ بیمار کے منہ کا ذائقہ ہی بدل گیا۔مگر ان تمام تحفظات سے بالاتر ہو کر مجھے تو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری امت تک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنا ہے۔مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

وَالذِی نَفْسِی بِیدہ لَتَامُرَنَّ بِاالْمَعْرُوفِ وَ تَنْھَوُنَ عنِ الْمُنْکرِاَوْلَیُوشکَنَّ اللّٰہَ اَنْ یَبْعَثَ عَلَیْکم عِقَاباً مِنہُ ثُمَّ تَدْعَونَہٗ فَلَا یُجَابَ لَکُم

قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔تم ضرور نیکی کا حکم دو، اور بُرائی سے منع کرو۔ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب مسلط کر دے پھر تم اس سے دعائیں کرو گے لیکن وہ قبول نہیں کرے گا۔

اگر ہم بُرائی کے طوفان بدتمیزی پر خاموش رہیں، اور رب کی بغاوت پر مصلحت اور چشم پوشی، زبان بندی سے کام لیتے رہیں، تو یقیناً نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا، کہ پھر عذاب کا ہمیں انتظار کرنا ہوگا۔اپنی دعاؤں کے مردود ونامطلوب کا بھی انتظار کرنا ہوگا۔ کیوں نہ اس عارضی جان کو راہِ خدا کی نظر کر دیا جائے۔ایسی بنیاد میں اپنا خون دے جائیں جس کی عمارت ''امارت اسلامی'' کہلائے، اور نظام ''نظام اسلام'' کہلائے۔رب کا کلمہ بلند ہو۔شریعت نافذ نظر آئے۔ہم بے خوف ہیں۔ہم زندگی کے ہر سانس کو آخری سانس سمجھ کر، ہر لقمے کو زندگی کا آخری لقمہ سمجھ کر، ہر قدم کو زندگی کا آخری قدم سمجھ کر اُٹھا رہے ہیں۔ہم اس عارضی زندگی پہ اُخروی اور ہمیشہ کی زندگی کو ترجیح دے چکے، اس لیے دشمنِ اسلام کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر حکمرانانِ پاکستان کے سامنے سینہ تان کر حق بات کہہ رہے ہیں۔ہمارے سروں پر منڈلاتے ڈورن طیارے ہمیں ذرہ برابر بھی خوف زدہ نہ کر سکے، حالانکہ ہم اپنے سیکڑوں ساتھیوں اور ہر دل عزیز قائدین کو اپنے ہاتھوں سے قبروں میں اُتار چکے، ہم اس صورت میں اپنے رب کے حضور حاضر ہونا چاہتے ہیں کہ جابر حکمرانوں نے کلمہ حق کہنے کی بنیاد پر ہمارے خون کو اپنے لیے حلال بنالیا تھا۔اے میرے پاکستانی بھائیو! میرا ایک ایک لفظ میرے شہید بھائیوں کی امانت ہے۔جو میں تمہارے حوالے کر رہا ہوں۔میرا ایک ایک جملہ شریعت کا آئینہ دار اور مظلوموں کی صدا ہے، جو میں تمہارے دروازوں پر دستک کی طرح سنانا چاہتا ہوں۔میں تمہیں رب کا واسطہ دے کر کہنا چاہوں گا کہ میرے ایک ایک لفظ پر غور کر کے عمل کے لیے قدم بڑھانا، دعاؤں کے لیے ہاتھ اُٹھانا آپ کی ذمہ داریوں میں سے ہے۔آج ملکِ پاکستان اندرونی انتشار اور بیرونی کھلی جارحیت کا شکار ہے۔افراتفری کا عالم ہے۔بدامنی وبے سکونی کا راج ہے۔چور بازاری عام ہے۔جبر وستم، ظلم وسربریت کی شاہی ہے۔تھانے دار اور پٹواری سے لے کر ایوان ہائے اقتدار تک چور اور ڈاکوں کا جمِ غفیر عوام کی جمع پونجی رشوت، سود، ٹیکسز اور مہنگائی کے ذریعے لوٹ رہے ہیں۔لوٹ مار، قتل وغارت گری، عزتوں کی پامالی روز کا معمول ہے۔غریب کی قمیض تک اتر چکی، گلے میں روٹی لٹکائے وہ دہائیاں دیتا پھر رہا ہے۔حکمران سوئٹزر لینڈ کے بنک بھر چکے۔دبئی، امریکہ، برطانیہ تک ان کی جائیدادیں پھیل گئیں۔غریب کو نہ سایہ میسر ہے نہ کھانا دستیاب، کوئی حیدر آباد کے بازاروں میں بچے بیچ رہا ہے، تو کوئی مینارِ پاکستان پر خودسوزی کر رہا ہے۔

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

پیٹرول......ڈیزل......گیس......بجلی......موت کے پھندے بنادیے گئے۔جن کا سوچ کر غریب کا سانس بھی اس پر بھاری ہوگیا،غریب غربت کی قبر میں گاڑ دیا گیا۔امیر تاروں پر بستر دراز کیے دکھائی دیتا ہے۔قارئین محترم!یہ ناانصاف معاشرہ ، یہ ظلم پر مبنی رویے، یہ خون نچوڑنے والی جونکیں ہم پر کیوں مسلّط ہیں۔یہ مرض کیوں متعدی ہوگیا۔اسباب ڈھونڈنے ہوں گے۔ان بیماریوں کا علاج کرنا ہوگا۔قارئین ذی قدر!بس مجھے آپ سے یہی کہنا ہے۔ظلم وناانصافی کے اسباب کیا ہیں۔ظالم وناانصاف کون ہیں۔ان کا علاج کیا ہے۔ان ظالم نظام کے رکھوالوں کے نزدیک اٹھارہ کروڑ پاکستانیوں کی حیثیت غلاموں اور کیڑوں مکوڑوں سے زیادہ نہیں۔لہٰذا یہ ظالم حکمران اپنا حق سمجھتے ہیں کہ ان کے ان مظالم کو سب بسروچشم قبول کریں۔نہیں،بس نہیں،بہت ہوگیا۔

نہ مری جاں،نہیں، یہ تو نہیں ہوسکتا
درد جاگا ہے جواب اور نہیں سوسکتا
اب تو تبدیلئ حالات کی خاطر ہم کو
جادۂ شوق سے ہر خار ہٹا دینا ہے
جس کے دامن پہ ہیں میرے لہو کے چھینٹے
ایسے قاتل کو سرِ عام سزا دینا ہے
کارواں راہ محبت پہ چلانے کے لیے
ہم نے انداز، قیادت کو نیا دینا ہے
پھر وہی چہرے نئی چال سے آہی نہ سکیں
منصفِ وقت کو دوٹوک بتا دینا ہے

۶۵ سال گزر گئے......اس ظالمانہ نظام کی چکی تلے، رب کی بغاوت کے سائے میں مسلمانوں کی نیک خواہشات اور بنیادی حقوق کا استحصال کرتے ہوئے نسل در نسل ہم پر مسلّط یہ حکمران اور جرنیل انگریز کی آکسفوڈ، کیمرج یونیورسٹیوں کی نرسری کی یہ پیداوار یہ سر، یہ نواب، یہ خان دراصل انگریزوں کے حقیقی وارث، گورے ٹیچروں کے کالے مانیٹر ہیں۔جو ہم پر مسلّط ہیں۔یہ عیاش عریاں طبیعتوں کے مالک غریب سے لقمہ چھیننے کے بعد اب غریب کی بیٹی کے سر کا دوپٹہ بھی اُتارنا چاہتے ہیں۔دراصل یہ چاہتے ہیں کہ لوگ غیرت، حمیت، عزت، اور ناموس تک کو بھول جائیں۔تاکہ اس گندے تالاب اور جوہڑوں میں پلتے ان مگرمچھوں سے کوئی کبھی بھی جان نہ چھڑوا سکے۔ہم پر مسلّط وڈیرہ شاہی، نوکرشاہی، سرمایہ دار، جاگیردار کبھی بھی نہیں چاہتے کہ وہ انگریز سرکار کے سامراجی نظام سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹیں۔یہ آج کی نہیں ۶۵ سال پرانی کہانی ہے۔جب پانچ لاکھ شہدا لہو دے چکے۔اسلام کے نام پر یہ پیارا ملک حاصل کرلیا گیا۔چاہیے تو یہ تھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر اسلامی نظامِ حکومت کو متعارف کرواتے، اور اسلامی اصولوں کے مطابق حکومت کا قیام عمل میں لایا جاتا۔مگر ہمارے ساتھ دھوکہ ہوا۔ہمارا پہلا چیف آف آرمی سٹاف ایک انگریز ہم پر مسلّط کیا گیا، پہلا وزیر قانون ایک ہندو مسلّط کیا گیا، پہلا وزیرخارجہ ایک آغاخانی مسلّط کیا گیا،۱۹۵۱ سے لیکر ۱۹۵۹ تک آئی ایس آئی کا سربراہ ایک انگریز مسلّط رہا۔پاکستان کی پہلی اقتصادی معاشی کمیٹی کے پندرہ ارکان میں سے گیارہ امریکن مسلّط کیے گئے تھے۔پاکستان کی نامور ملٹری اکیڈمی کا کول کیڈٹ کالج کا پہلا بریگیڈیئر ایک انگریز رہا۔جنرل یحییٰ، جنرل ایوب، جنرل ضیاء الحق تک تمام رائل انڈین آرمی کے کمیشنڈ آفیسر تھے۔جو پاکستان کے حصہ میں آئے اور گل کھلاتے رہے۔یہی وجہ تھی کہ جب ۵۰ کی دہائی میں ملا اپی فقیرؒ نے شریعت کا مطالبہ کیا تو پاکستانی فضائیہ نے ان مجاہدین پر چڑھائی کی اور شدید بمباری کی۔جب ستر (۷۰) کی دہائی میں تحریک نظام مصطفیٰ نے اسلام کا مطالبہ کیا تو دس ہزار پاکستانی شہریوں کو لاہور اور پشاور کی گلیوں میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔یہاں ختم نبوت جیسے بنیادی اسلامی عقیدے کے لیے قربانیاں دینا پڑیں۔اسلام کے نام پر حاصل کیے جانے والے اس ملک میں شریعت کے مطالبے کی سزا موت ہے، گم نام قبریں ہیں، ہجرتیں ہیں، جلی سڑی گم نام لاشیں ہیں، مسخ شدہ لاشیں ہیں، لاپتہ قیدی ہیں، بلکتے بچے، تڑپتی مائیں آہیں لیتے بوڑھے ہیں، جیسا کہ لال مسجد اور جامعہ حفصہؓ کے ساتھ ہوا۔قارئین ذی وقار!انگریز جاتے جاتے بچے اور گندے انڈے دونوں چھوڑ کر گیا۔ہم پر ایک سازش کے تحت دو طبقے انگریز نے مسلّط کیے۔(۱) رائل انڈین آرمی کے تربیت یافتہ جرنیلوں کے ماتحت اسٹبلشمنٹ کا طبقہ (۲) جاگیرداروں، سرمایہ داروں، وڈیروں، نوابوں پر مشتمل سیاست دانوں کا طبقہ۔بس ۶۵ سال سے ہم چکی کے ان دو پاٹوں میں پڑے پس رہے ہیں۔دونوں باری باری ہم پر مسلّط ہوجاتے ہیں۔کبھی جرنیل سیاست دانوں کو کرپٹ کہہ کر ہم پر مسلّط ہوجاتے ہیں۔تو عوام مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں۔اور کبھی سیاست دان جرنیلوں کو آمر کہہ کر باری کے تحت ہٹاتے ہیں، تو پھر بھی عوام مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں۔جمہوریت اور آمریت کے اس چوہے بلی کے کھیل میں عوام کو تماشہ بنادیا گیا ہے۔آخر کب تک ہم آمریت اور جمہوریت جیسے اسلام مخالف ظالم نظاموں میں گھن کی طرح پستے رہیں گے۔اے لوگو! کب تک اس ظالمانہ کافرانہ نظام کے تحت ہم در پردہ کفار کی غلامی کرتے رہیں گے۔یہ ملک اسلام کے نام پر لیا گیا، اس کی مٹی کا مقدر اسلام ہے۔ہماری تباہیوں اور بربادیوں اور تمام بیماریوں کا علاج بھی اسلام ہی ہے۔جن جاگیرداروں نے سرمایہ اور جاگیروں کی وجہ سے ہم پر حکومت قائم کر رکھی ہے۔کیا یہ وہی لوگ نہیں ہیں جن کے آبا انگریزوں کے وفادار تھے۔کیا یہ وہی جاگیریں نہیں جو انگریز کی عطا کردہ ہیں۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

شہید اجمل قصابؒ......وہ تیرا جذبہ پیام بن کر ہمیں مسلسل بلا رہا ہے

عبید الرحمٰن زبیر

۲۶ نومبر ۲۰۰۸ء کو ۹ مجاہدین نے بھارتی شہر ممبئی میں یہودیوں اور ہندوؤں پر مربوط، موثر اور جان دار حملہ کیا......اس حملے نے پورے بھارت کو ہلا کر رکھ دیا اور ہندوستان میں صف ماتم بچھ گئی۔اس حملے کے نتیجے میں بھارتی حکام کے مطابق ۱۶۶ کفار ہلاک اور ۲۹۳ زخمی ہوئے۔ہلاک ہونے والے اہم کافروں میں ممبئی کا یہودی ربی گیوریل ہولزبرگ، بھارتی فوج کا میجر سندیپ اونی کرشن، بھارتی پولیس کا جوائنٹ کمشنر ہیمنت کرکرے، بھارتی پولیس کے اینٹی ایکسٹارشن سیل کا سربراہ وجے سالسکار، ایڈیشنل کمشنر بھارتی پولیس اشوک کامتے اور اسسٹنٹ سب انسپکٹر بھارتی پولیس توکارام اومبلی شامل ہیں۔اس کے علاوہ بھارتی ذرائع کے مطابق امریکہ کے ۴، برطانیہ کے ۷، اسرائیل کے ۲، جرمنی کے ۳ آسٹریلیا، کینیڈا اور فرانس کے دو دو شہری ان حملوں میں ہلاک ہوئے۔جب کہ بھارت کے ۱۳۸ شہری مارے گئے۔

بھارت کے سیکورٹی ادارے نوفدائی مجاہدین میں سے صرف ایک مجاہد اجمل امیر قصاب کو زندہ گرفتار کر سکے۔اجمل قصاب پر بھارت میں مقدمہ چلا اور ۱۰ نومبر ۲۰۱۰ء کو اُنہیں سزائے موت سنائی گئی۔اس سزا پر عمل درآمد ۲۱ نومبر ۲۰۱۲ء کو بھارتی وقت کے مطابق صبح ساڑھے سات بجے کیا گیا۔جب اُنہیں پونے کی یروڈا جیل میں پھانسی دے دی گئی اور اُس کے فوراً بعد جیل کے احاطے ہی میں اُن کی تدفین کر دی گئی۔

بھارت اور امریکہ کی طرف سے ممبئی حملوں کا الزام پاکستان کی ایک سرکاری جہادی تنظیم پر لگایا گیا۔اس تنظیم اور اس کے سربراہ نے سرکاری طور پر ان تمام الزامات کی سختی سے تردید کی اور بار بار اس بات کو دہرایا کہ''وہ دنیا کی کسی بھی''غیر جانب دار''عدالت میں حاضر ہو کر اپنے اوپر لگائے گئے الزامات کو غلط ثابت کر سکتے ہیں اور اگر بھارت کے پاس اُن کے خلاف کوئی ثبوت ہے تو وہ پاکستانی حکام کو دے''۔

ایک طرف تو اس تنظیم کے ذمہ داران کا یہ درج بالا موقف ہے جسے ہم نے ''سرکاری موقف'' کا نام دیا ہے جب کہ دوسری جانب وہ عوامی سطح پر بھی اور نجی محافل میں بھی سینہ پھُلا کر اور آستینیں چڑھا کر اس حملے پر شاباشی سمیٹتے رہے ہیں۔۴ سال سے یہی آنکھ مچولی جاری ہے کہ کہیں اپنی صفائیاں پیش کی جاتی ہیں اور کہیں اپنے ''کارنامے'' پر داد سمیٹی جاتی ہے۔اب جب کہ اجمل شہیدؒ اپنی منزل مراد پا گئے ہیں ان داد سمیٹنے والوں کو اتنی توفیق بھی نہ ہوئی کہ اُن کے جسد خاکی کا ہی مطالبہ کرتے یا اُنہیں سادہ الفاظ میں خراج تحسین ہی پیش کرتے۔ہنوز وہی''صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں'' والا کردار نبھایا جا رہا ہے اور ایک جانب ممبئی حملوں کو''اپنی کارروائی'' قرار دے کر پیٹ بھرے جا رہے ہیں جب کہ دوسری طرف اجمل شہید سمیت اس کارروائی کے تمام شہدا سے اعلانیہ برات کا اظہار ہے۔مزید حیرت اُس وقت ہوتی ہے جب شہدا سے لاتعلقی ظاہر کرنے والی جماعت امریکہ میں اللہ کے عذاب'سینڈی'' میں گھِرنے والوں کے لیے''ہمدردی'' کے پیغام اور''امداد'' کے اعلانات کرتی ہے۔حربی کفار سے دلی ہمدردیوں کا اعلان اور کفار کو زبردست زک پہنچانے والوں سے برملا بے زاری......عجیب مخمصوں کا شکار ہیں یہ سرکاری''جہادی''!!!

دوسری جانب قابضینِ پاکستان نے بھی اپنی فطری بے حمیتی کا مظاہرہ کیا اور پاکستان کے ازلی دشمن کو ناکوں چنے چبوانے والے مجاہدین سے بے اعتنائی کر کے اپنی ''بھارت دشمنی'' کا پول بھی کھول دیا۔پاکستان پر قابض یہ فوجی و جمہوری ٹولہ اگر واقعی بھارت کو اپنا دشمن گردانتے ہوتے تو دشمن کو اس قدر کاری ضرب لگانے والے مجاہد سے اس قدر بے وفائی کبھی نہ کرتے......یہ حقیقت اب کھُل کر سامنے آ گئی ہے کہ قابضینِ پاکستان کا یہ گروہ اصلاً بھارتی ایجنٹ ہے، یہ بھارت سے دوستی کی پینگیں بڑھائیں گے، امن کی آشائیں نبھائیں گے، پسندیدہ ملک قرار دے کر تجارتیں اور کاروبار کی دنیا سجائیں گے لیکن ہندو بنئے سے دشمنی مول لینے والوں کو مطعون ہی قرار دیں گے اور اُن کے لیے کسی قسم کی ہمدردی کو اپنے دلوں میں جگہ دینے پر تیار نہ ہوں گے۔

ان سب خائنین کے برعکس مجاہدینِ مخلصین نے اپنے شہدا کو نہ بھولنے کا عزم کیا۔تحریک طالبان پاکستان کے ترجمان برادر احسان اللہ احسان نے اپنے بیان میں اجمل شہید کے جسد خاکی کو طالبان کے حوالے کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا''بھارت یہ لاش یا تو اجمل قصاب کے خاندان یا تحریک طالبان کے حوالے کرے۔بھارت ہم سے سفارتی سطح پر رابطہ کرے تو ہم لاش حوالے کرنے کا طریقہ کار اُسے بتا سکتے ہیں۔ایسا نہ کرنے کی صورت میں بھارت کو قرار واقعی مزہ چکھایا جائے گا، حکومت پاکستان نے لاش نہ مانگ کر بے غیرتی کا مظاہرہ کیا ہے''۔

جماعۃ القاعدہ کے شہید رہنما شیخ مصطفیٰ ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ نے ممبئی حملوں کی تحسین کرتے ہوئے اور اس کارروائی کو سرانجام دینے والے مجاہدین کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان حملوں کے فوراً بعد اپنے ویڈیو پیغام بھارت کو مخاطب کر کے کہا تھا:

(بقیہ صفحہ ۳۲ پر)

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

پتلی تماشہ

نعمان حجازی

حکومت اور عدلیہ میں تلخی بڑھ گئی۔ حکومت کا سوئس حکومت کو خط لکھنے سے انکار، این آر او کیس میں وزیراعظم نااہل قرار، پھر ساری ذلت کے بعد سوئس حکومت کو خط لکھنا، چیف جسٹس کا بیٹا رشوت میں ملوث، ۹۲ء کے الیکشن میں دھاندلی اور آئی ایس آئی کہ سیاست دانوں میں پیسے کی تقسیم۔ ہر روز ایک نئی خبر، ہر روز ایک نیا موضوع ٹی وی چینلوں اور اخبارات کی شہ سرخیوں کی زینت بنتا ہے اور پاکستانی قوم کے لیے ہر روز ایک نیا ''اصل موضوع'' بنا دیا جاتا ہے اور پاکستانی قوم روزانہ میڈیا کی زبان پر ''آمنا و صدقنا'' کہتی ہے اور اس موضوع کو اپنی زندگی کا اصل موضوع، اور اپنی زندگی کا اصل مسئلہ مان کر اس کے پیچھے چل پڑتی ہے اور باقی تمام موضوعات کو بھلا کر یا کم از کم ثانوی حیثیت دے کر پس پشت ڈال دیتی ہے۔

پاکستانی قوم کی حالت میڈیا کے ہاتھ میں ایک کٹھ پتلی کی سی ہے۔ میڈیا جس بات کو سچ کہہ دے اسے سچ مان لیتی ہے، جس بات کو جھوٹ کہہ دے اسے جھوٹ تسلیم کر لیتی ہے۔ اگر ایک واقعہ سرے سے ہوا ہی نہیں لیکن میڈیا کہے کہ ہوا ہے تو دل کی گہرائیوں سے اس واقعے کے ہونے کا یقین کر لیتی ہے چاہے پیش کیے گئے ثبوت کتنے ہی بھونڈے کیوں نہ ہوں، اور ساری دنیا کے سامنے ہونے والے ایک واقعے کا میڈیا انکار کر دے کہ یہ ہوا ہی نہیں تو فوری ایمان لے آتی ہے چاہے انکار کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو۔ حالت تو یہاں تک ہے کہ اگر آج میڈیا دن رات یہ رٹ لگانا شروع ہو جائے کہ کوا سفید ہوتا ہے تو ساری قوم یہی کہتی نظر آئے گی کہ اصل میں ہماری ہی آنکھیں دھوکہ کھاتی رہی ہیں حقیقت میں تو کوّا سفید ہی ہوتا ہے۔

لیکن یہی میڈیا جو اس قوم کو کٹھ پتلی کی مانند اپنی انگلیوں پر نچاتا ہے بذاتِ خود فوج اور امریکی سفارت خانے کے اشاروں پر ناچتا ہے۔ جو حکم وہاں سے صادر ہو جائے اس سے ذرہ برابر ٹس سے مس ہونے کی جسارت کرنا اس میڈیا کے لیے گناہ کبیرہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اصل خبر وہی بنتی ہے جسے یہ ادارے اصل کہہ دیں، شہ سرخی کا موضوع وہی بن سکتا ہے جسے یہ ادارے موضوع بنا دیں۔ دنیا کے کسی خطے میں چاہے قیامت صغریٰ برپا ہو جائے لیکن اگر یہ ادارے اس موضوع کو چھوٹا کر کے دکھانا چاہیں تو مجال ہے کہ اسے کہیں کوئی اہمیت مل جائے لیکن چاہے کہیں ایک چیونٹی ہی مر جائے لیکن یہ ادارے اس خبر کو بڑھانا چاہیں تو پھر اس سے بڑی تہلکہ انگیز کوئی خبر نہ ہوگی۔ میڈیا کی حیثیت ان اداروں کے ایک بھونپو کی سی ہے جس پر یہ دن رات اپنے بھجن گاتے رہتے ہیں اور ساری قوم یہ بھجن سن سن کر اپنے سر دھنتی رہتی ہے۔

گزشتہ ایک دہائی سے پاکستان میں پرائیوٹ ٹی وی چینلوں کی بھرمار ہوئی ہے تب سے یہ عجیب وغریب پتلی تماشہ جاری ہے جس میں میڈیا خود بھی ناچ رہا ہے اور پوری قوم کو بھی نچا رہا ہے۔ آج کل اسی تماشے میں ایک نیا کھیل ملالہ یوسف زئی کا دکھایا جا رہا ہے۔

حقیقت میں ملالہ کا یہ کھیل کوئی نیا کھیل نہیں بس اسے چلنے کے لیے ایک نیا رخ مل گیا ہے۔ اس کھیل کا اصل آغاز تو تب ہوا تھا جب سوات میں طالبان کا غلبہ تھا۔ کفر اور ان کے حواریوں کو اس وقت طالبان کا شرعی نظام کا مطالبہ کہاں ہضم ہوتا تھا اور میڈیا کے چینل بھی ہر دم اپنے آقاؤں کے ساتھ وفاداری ثابت کرنے کے لیے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر کوئی نہ کوئی کرتب وقتاً فوقتاً دکھاتے رہتے تھے۔ بی بی سی نے بھی اپنی فطری عیاری و مکاری کو استعمال کرتے ہوئے سوات سے ملالہ کو دریافت کیا اور طالبان اور اسلام کے خلاف اس کے بیورو چیف نے ڈائری لکھ کر ملالہ اور اس کے باپ کو پیسے اور شہرت کا لالچ دے کر اپنا نام لگانے پر اور طالبان کے خلاف بولنے پر آمادہ کیا۔ ملالہ اور اس کے باپ نے بھی اپنے آقاؤں کے ساتھ نمک حلالی کا پورا پورا ثبوت دیا اور ملالہ سے صرف طالبان کے خلاف نہیں بلکہ داڑھی اور پردے جیسے شعائرِ اسلام کے خلاف بھی تضحیک آمیز الفاظ کہلوائے۔ جب فوج اور امریکہ نے دیکھا کہ پیسے اور شہرت کا لالچ دے کر اس باپ بیٹی کو استعمال کیا جا سکتا ہے تو ان کے ہاتھ تو ایک نادر چڑیا آ گئی جس کا انہوں نے طالبان اور اسلام کے خلاف خوب خوب استعمال کیا۔

فوج نے سوات آپریشن میں مسجدوں کو مسمار کیا، علمائے دین کو سڑکوں پر گھسیٹا اور ان کو اذیتیں دے دے کر شہید کیا، بوڑھے اور مظلوم لوگوں کو بیدردی سے زدوکوب کیا، اور ملالہ میڈیا پر بار بار آنے کے باوجود اور تمام حالات کو جانتے بوجھتے فوج کے ان مظالم سے چشم پوشی کرتی رہی اور ہر موقع پر یہ فوج کے شانہ بشانہ ہی نظر آئی۔ کسی بھی صاحبِ عقل کی آنکھیں کھولنے کے لیے تو اتنی بات ہی کافی ہے کہ کیسے ملالہ اور اس کا باپ امریکی کافر رچرڈ ہالبروک سے ملتے ہیں اور اس کے آگے مدد کی بھیک مانگتے ہیں۔ یہ وہی ہالبروک ہے جس کا بوسنیا کے اندر مسلمانوں کے قتل عام میں پورا پورا ہاتھ ہے۔ تمام اہل کفر کی طرف سے ملالہ کی پذیرائی خود اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ ملالہ اور اس کا باپ کفار کے ہی آلہ کار ہیں۔ سوات آپریشن کے بعد بھی ملالہ کی زبان بند نہیں ہوئی۔ دولت

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

کی لالچ میں ملالہ کے باپ نے اور ساری دنیا میں اپنی شہرت کو دیکھ کر اور اپنی بے باکی کی وجہ سے ملالہ خود بھی اسلام کے خلاف جس سرطان کا شکار ہو چکی تھی اسی کا شکار وہ اور اس کا باپ سوات کی دوسری بچیوں کو بھی کرنا شروع ہو گئے۔ پردہ اور دیگر اسلامی شعائر کے خلاف اور مغربیت و سیکولرازم کے حق میں سوات کی بچیوں کے ذہن پراگندہ کرتے رہے۔

ملالہ پر اس قاتلانہ حملے کے بعد فوج اور امریکہ کے لیے یہ نادر چڑیا اب سونے کی چڑیا بن چکی ہے جس کو استعمال کر کے یہ پوری پاکستانی قوم کو اپنی مطلوبہ ڈگر پر چلانا چاہتے ہیں۔ اور انہی کے حکم پر آج میڈیا دن رات ملالہ کا راگ الاپ رہا ہے اور قوم اس راگ میں مست ہے۔ میڈیا نے کہا کہ طالبان نے اسلام کے اصولوں کے منافی ایک نابالغ بچی پر حملہ کیا، سب نے مان لی اور کسی نے یہ تک سوچنے کی زحمت نہیں کی کہ کہ خود ہی دیکھ لیں کہ شریعت اس بارے میں کیا کہتی ہے۔ امریکی کفار سے خفیہ ملاقاتیں، ان کو طالبان کو ختم کرنے کی درخواستیں، شعائرِ اسلام اور شریعتِ اسلامی کا مذاق اور توہین، اس سے بڑھ کر اسلام دشمنی اور اسلام کے دشمنوں کا ساتھ کیا ہوگا جو ملالہ کر چکی اور اس کا باپ دولت کی حوس میں اس سے کروا چکا؟

کیا سارے عالمِ کفر کا ملالہ کے ساتھ اظہارِ یکجہتی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی نہیں؟ ایک فاحشہ عورت میڈونا کا ملالہ کے لیے برہنہ ناچ، ہیلری کلنٹن کی ملالہ کی ہمدردی میں چیخ و پکار اور شیطان کے پجاری بش کی بیوی لارا بش کی ملالہ کے لیے آہ و بکاہ، کیا یہ ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں کہ ملالہ انہی کفار کی ایک آلۂ کار ہے؟

کفار کے دوہرے معیار اور میڈیا کی منافقت کی اس سے بڑی اور کیا مثال ہوگی کہ کفار کی ایک آلہ کار پر حملہ ہوا تو ساری دنیا نے آسمان سر پر اٹھا لیا لیکن اسی واقعے سے کچھ عرصہ قبل سے برما، تھائی لینڈ اور آسام میں مشرکوں کے ہاتھوں ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں کا قتلِ عام جاری ہے، برما میں بدھ مت کے پیروکاروں کے ہاتھوں چند ہی دنوں کے اندر محتاط اندازوں کے مطابق تیس ہزار سے زائد مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا لیکن نہ تو امن و انسانیت کے علم بردار اور ملالہ کے ساتھ یکجہتی کرنے والی ان کفریہ طاقتوں کو کوئی فرق پڑا، نہ ہی دن رات ملالہ کے نام کی مالہ جپنے والے میڈیا نے اس المناک واقعے کو کوئی اہمیت دی۔ اور اب حال ہی میں اسرائیل کی فلسطینی مسلمانوں کی بمباری اور معصوم بچوں کی شہادتیں بھی میڈیا کو 'جگا' نہ سکے۔

کفریہ طاقتوں اور میڈیا کے دوہرے معیار کی یہ کوئی پہلی مثال نہیں، یہ تو وہ معاملہ ہے جسے میڈیا نے مشہور ہونے ہی نہیں دیا اس لیے اس پر پاکستانی قوم کا کوئی ردِعمل بھی نہیں، لیکن ہماری بہن عافیہ صدیقی کا معاملہ تو میڈیا سے چھپا نہیں تھا؟ کیا عافیہ کی عزت' عزت نہ تھی جس کی بے حرمتی امریکی کافر سالوں تک کرتے رہے؟ کیا عافیہ کی جان' جان نہیں کہ جس کو ناکردہ گناہوں کی پاداش میں ۸۶ سال کی سزا سنا دی گئی؟ آخر ملالہ پر اتنا ملال اور عافیہ صدیقی کے معاملے میں اتنی بے حسی کیوں؟ کیا طالبان پر عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کا الزام لگانے والوں کی نظر میں عافیہ صدیقی عورت نہیں اور ان کے بچے' بچے نہیں؟

کیا لوگ بھول گئے کہ ملالہ پر نوحہ کناں اس ناپاک فوج کے اپنے ہاتھ جامعہ حفصہؓ کی دو ہزار سے زائد معصوم بچیوں کے خون سے رنگے ہیں۔ کیا ان معصوم بچیوں کا خون' خون نہ تھا جنہیں اسی ناپاک فوج نے سفید فاسفورس سے جامعہ حفصہ کے اندر زندہ جلا ڈالا؟ کیا ان ساٹھ سے زائد معصوم طالبات کی عزت' عزت نہیں جن کو رینجرز کے کتے پولی کلینک سے اغوا کر کے لے گئے اور آج تک ان کا کوئی نام و نشان تک نہ ملا؟

حقیقت یہ ہے کہ ساری قوم میڈیا، فوج اور امریکہ کی شیطانی تکون کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی کی طرح ناچ رہی ہے۔ میڈیا پر اندھے اعتبار اور اس کی ہر بات، ہر خبر، ہر تجزیے، پر اندھا یقین کرنے اور ناپاک فوج کو مقدس گائے کا درجہ دینے اور اس کے ہر عمل کو جائز اور ہر بات کو صحیح سمجھنے کا ایسا مرض اس قوم کو لاحق ہو چکا ہے کہ اب یہ نہ تو خود سے کچھ سوچتی ہے نہ سمجھتی ہے اور نہ ہی اپنی کوئی رائے رکھتی ہے۔ پچھلی ایک دہائی میں میڈیا کا سیلاب اس قوم کو کٹھ پتلی بنا کر دینی بصیرت اور عقل و فہم کے تمام پیمانوں سے کوسوں دور لے جا چکا ہے۔

اس پتلی تماشے میں کٹھ پتلی بننا خود پاکستانی قوم کے لیے زہرِ قاتل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس رستے پر کفار اور میڈیا اسے دھکیل رہا ہے اس کا اب تک ادراک یہ نہیں کر پائی۔ ایک طرف جس آگ میں جلتے ہوئے یہ مظلوم مسلمانوں کو دیکھ رہی ہے، میڈیا اسے ہر وقت یہ باور کروانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ تم بہت محفوظ ہو یہ آگ تمہیں چھوئے گی بھی نہیں، دوسری طرف فوج اسی ملک کے لوگوں کے خلاف ڈالر کی لالچ میں جنگ کر رہی ہے اور ان پر مظالم کے پہاڑ توڑ رہی ہے لیکن میڈیا قوم کو یہی یقین دلاتا ہے کہ یہ فوج تمہاری محافظ اور تمہارے امن کی ضامن ہے اور ملک دشمنوں سے برسرِ پیکار ہے تو ایک طرف یہ کفار اور ان کا میڈیا آہستہ آہستہ اسلامی شعائر اور شرعی احکامات کے خلاف قطرہ قطرہ کر کے زہر اس قوم کے ذہنوں میں گھول رہا ہے۔ اس لیے آج یہ بات انتہا درجے تک ضروری ہے کہ پاکستانی قوم اپنی آنکھوں سے حالات کو دیکھنا شروع کرے، میڈیا کی بجائے شریعت کی بصیرت اور عقل کی بصارت سے حالات کا تجزیہ کرنا سیکھے اور اپنی غیرت وحمیت کے صحیح دینی پیمانوں کو پہچانے ورنہ خدانخواستہ یا تو اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے ہی گھروں کو جلتا دیکھنا پڑے گا یا اپنے دین سے ہی ہاتھ دھو بیٹھے گی اور دنیا اور آخرت کی ذلت کو اپنا مقدر کر لے گی۔

☆☆☆☆☆

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

پاکستانی ذرائع ابلاغ پر امریکی فتح کی راہیں ہموار کی جارہی ہیں

بُریداحمد

۹ نومبر کو شائع ہونے والی ایک اطلاع کے مطابق پاکستان میں امریکی سفیر رچرڈ اولسن نے کہا ہے کہ امریکہ کی طرف سے پاکستانی میڈیا میں کوئی خفیہ رقوم تقسیم نہیں کی جارہی ہیں بلکہ ہر کام شفاف طریقے سے کررہے ہیں۔ رچرڈ اولسن کے مطابق ''آئندہ برسوں میں پاک امریکہ تعلقات مزید بہتر ہوں گے۔ پاکستان اور امریکہ کے خطے میں مشترکہ مفادات ہیں، مضبوط تعلقات دونوں ممالک کے مفاد میں ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ امریکہ کے لیے پاکستان اور پاکستان کے لیے امریکہ نہایت اہمیت کے حامل رہیں گے''۔

امریکی سفیر کے مذکورہ بیان کی حقیقت کو اس رپورٹ سے بخوبی سمجھا جاسکتا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ''دہشت گردی'' کے خلاف جنگ میں امریکی فتح کے لیے ''عوامی سفارت کاری'' نامی منصوبے پر بڑی خاموشی سے کام جاری ہے۔ منصوبے کے تحت پاکستانی صحافتی اداروں میں اہم ذمہ داریاں ادا کرنے والے تمام صحافیوں کو امریکہ اور برطانیہ لے جا کر خصوصی تربیت دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ خیال رہے کہ منصوبے کے پہلے مرحلے میں دوسو سے زائد پاکستانی صحافی امریکہ اور برطانیہ میں اس وقت تربیت حاصل کررہے ہیں۔

ماضی میں غیرملکی اداروں کی جانب سے دی جانے والی سکالرشپ پاکستانی طلبہ کے لیے ہوتی تھیں مگر اب امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے دی گئی سکالرشپ میں صاف طور پر لکھا ہے کہ یہ صحافت کے طلبہ کے لیے نہیں بلکہ صرف ان پاکستانی صحافیوں کے لیے ہیں جو کسی بھی پاکستانی صحافتی ادارے میں اہم ذمہ داری پر فائز ہوں۔ تربیت کے بعد انہیں ہر حال میں پاکستان واپس جا کر اپنی ملازمت کو جاری رکھنا ہوگا۔

واشنگٹن کے صحافتی حلقوں کے مطابق اگر یہ پروگرام منصوبے کے مطابق جاری رہتا ہے تو پاکستان دنیا کا وہ واحد ملک بن جائے گا جس کے تمام صحافتی اداروں کے اکثر اہم افراد امریکہ اور برطانیہ سے ''دہشت گردی'' کے خلاف جنگ کے حوالے سے خصوصی صحافتی تربیت حاصل کرچکے ہوں گے۔ پاکستانی صحافیوں کے لیے جاری کردہ داخلہ فارمز میں امریکی اور برطانوی اداروں نے واضح طور پر لکھا ہے کہ اس تربیت اور امریکہ اور برطانیہ کے دورے کا مقصد ''دہشت گردی'' کے خلاف جنگ میں موثر کردار ادا کرنے کے لیے رائے عامہ پر اثر انداز ہونے والے رہ نماؤں اور پالیسی سازوں کو تیار کرنا ہے۔

اس پروگرام کا خالق دراصل پاکستانی وزیر اطلاعات ونشریات قمر زمان کائرہ ہی ہے۔ اس نے ہی یہ تجویز واشنگٹن میں ہونے والے تین روزہ اسٹریٹجک مذاکرات میں پیش کی تھی جسے امریکیوں نے نا صرف فوراً قبول کیا بلکہ رواں برس سے عمل درآمد بھی شروع کردیا۔ مذکورہ وزیر نے ۲۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء کو واشنگٹن میں پاکستانی صحافیوں سے گفتگو میں فخریہ اس بات کا تذکرہ کیا تھا اور اگلے روز کئی اخبارات نے یہ خبر بھی شائع کی تھی۔ امریکی انڈر سیکرٹری جوڈتھ مائیکل اب اس پروگرام کے بڑے حصے کا ذمہ دار ہے۔ اسٹریٹجک ڈائیلاگ کے دوران میں بھی قمر کائرہ کے ساتھ ان معاملات پر مذاکرات میں اپنے عملے کی سربراہی کررہا تھا۔ برطانیہ کے ایک اور امریکہ کے تین مختلف اداروں نے پورے اعتماد کے ساتھ اپنے اس پروگرام کی تصدیق کی ہے۔

تمام اہم پاکستانی صحافیوں کو تربیت دینے کے لیے سب سے زیادہ سرگرم اس وقت امریکی محکمہ خارجہ ہے۔ یہ محکمہ ہر سال ۱۲۵ پاکستانی صحافیوں کو ایک سال کے لیے امریکہ لے جارہا ہے۔ پاکستان میں یوایس ایجوکیشن فاؤنڈیشن اس معاملے کو ڈیل کرتی ہے۔ معلومات کے حصول کے لیے کی گئی ای میل کے جواب میں یوایس ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے اپنی ویب سائٹ کے وزٹ کا مشورہ دیا۔ وہاں موجود تفصیلات اس پروگرام کی جزئیات کی تصدیق کرتی ہیں۔ ویب سائٹ پر شرائط کے ضمن میں واضح لکھا ہے کہ صرف وہ پاکستانی صحافی اس پروگرام کے لیے اہل ہیں جو کم از کم پانچ برس سے میڈیا سے منسلک ہوں اور اس وقت کسی بھی اخبار یا صحافتی ادارے میں کسی اہم ذمہ داری پر فائز ہوں۔ اس پروگرام کے تحت دو سال کی تربیت دی جارہی ہے۔

تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ امریکہ، برطانیہ اور ان کے ہم نوا مغربی ممالک نے آج بھی اپنی استعماری پالیسیوں کا تسلسل جاری رکھا ہوا ہے۔ جس کا ایک رخ متعلقہ ملک کے ذرائع ابلاغ کو اپنے کنٹرول میں لینا ہے۔ یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ اس وقت عالمی میڈیا کی نکیل صیہونیت کے قبضہ میں ہے جب کہ پاکستان میں موجود تمام ٹی وی چینل، ایف ایم ریڈیو اور طباعتی ذرائع ابلاغ سے متعلق بڑے بڑے گروپ ان دیکھے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں۔ ملک میں بے راہ روی کو عام کرنا، الحاد و زندقہ پھیلانا اور جھوٹ و فریب کو عام کرنا پاکستانی میڈیا کی پہچان بن چکا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ امریکی سفیر کی درج بالا ''وضاحت'' اور اس کے ساتھ ہی آنے والی چشم کشا رپورٹ بہت سے پس پردہ حقائق بے نقاب کردینے کے لیے کافی

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

ہے۔امداد وتعاون کی آڑ میں دوسرے ملک کی سیاسی ،معاشی اور معاشرتی اقدار کو یرغمال بنانے کی سامراجی روایت ،صرف ترقی پذیر یا تیسری دنیا کے ملکوں کے لیے نہیں بلکہ روس جیسی سابقہ ''سپر پاور'' بھی اس حوالے سے امریکی ہتھکنڈوں کی زد میں ہے۔چنانچہ گزشتہ سے پیوستہ مہینے کی ایک رپوٹ کے مطابق روسی حکام نے امریکی ترقیاتی ادارے یوایس ایڈ کو ملک کی سیاست میں دخل اندازی کے الزام پر روس سے نکلنے کا حکم دیا۔جس کے بعد یوایس ایڈ نے وہاں پر اپنے ترقیاتی کام روک دیے ہیں۔یادرہے کہ امریکی ترقیاتی ادارہ یوایس ایڈ تقریباً ایک سوملکوں میں کام کرتا ہے۔جب کہ یوایس ایڈ نے سوویت یونین کے خاتمے کے بعد روس میں کام شروع کیا اور ۲ دہائیوں میں ''جمہوریت کے فروغ''اور''ترقیاتی کاموں'' پر تقریباً تین بلین ڈالر رقم خرچ کی۔روسی دفتر خارجہ کے بیان کے مطابق یوایس ایڈ کو ملک سے نکالنے کا فیصلہ بنیادی طور پر اس لیے کیا گیا کہ اس ادارے کے لوگ ملک کے سیاسی عمل کو اپنے دیے گئے چندوں (گرانٹ) سے اثر انداز کرنے کی کوشش کرتے رہے۔مبصرین کا کہنا ہے کہ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پاکستان میں خفیہ ہاتھ برقی اور طباعتی ذرائع ابلاغ میں اپنے مذموم مقاصد کے تحت کیا کچھ تقسیم نہیں کررہا ہوگا۔

وقت آ گیا ہے کہ قوم یہود ونصاریٰ کی سازشوں کو سمجھے.....ترقی ،روشن خیالی اور آزادی کے نام پر پستی ،تاریک خیالی اور غلامی کے اندھیروں میں دھکیلنے والے دین دشمن میڈیا کو لگام دی جائے۔فحاشی وعریانی کے سدباب اور قوم کے فکری ونظریاتی سرمایہ کے تحفظ کے لیے ملک کے تمام طبقات آوازیں اٹھائیں۔اگر اب بھی ہم نے آنکھیں نہ کھولیں تو 'میڈیا' کے نام سے مسلط یہ عفریت سب کچھ بہالے جائے گا اور ہماری آئندہ نسلیں ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔

مجاہدین کی قیادت اور سوچنے والے حلقوں سے یہ بھی گذارش ہے کہ میڈیا کے اس عفریت کو لگام دینے کے لیے موثر حکمت عملی وضع کریں کہ مسلمانوں کو فکری وعملی ارتداد کی طرف لے جانے لے لیے صلیبی 'شعوری محنت' کررہے ہیں لہٰذا امت کے باشعور افراد کی توجہ کی بھی اس طرف بہت ضرورت ہے۔

☆☆☆☆☆

شہید اجمل قصابؒ.....وہ تیرا جذبہ پیام بن کر ہمیں مسلسل بلا رہا ہے

''جان رکھو! مجاہدین تمہیں پاکستان میں بسنے والے مسلمانوں اور ان کی سرزمین پر ہرگز چڑھائی نہ کرنے دیں گے۔اگر تم ایسی غلطی کے مرتکب ہوئے تو اللہ کے حکم سے تمہیں اس کی بہت بھاری قیمت چکانا پڑے گی اور بالآخر ندامت ہی تمہارا مقدر بنے گی۔ایسے میں ہم تمام امتِ مسلمہ کے مجاہدین اور فدائیوں کو تمہارے مقابلے پر لا کھڑا کریں گے۔ہم ہر ہر جگہ تمہارے اقتصادی مراکز کو نشانہ بنائیں گے یہاں تک کہ تمہارا سارا نظام زمیں بوس ہوجائے اور تم مفلس ہوکر رہ جاؤ جیسا کہ آج امریکہ ہو چکا ہے۔ان شاءاللہ ہمارے ہاتھوں تمہیں تکلیفوں اور پریشانیوں کے سوا کچھ نہ ملے گا۔الحمدللہ ،امت مسلمہ کی کوکھ ابھی شہدائے ممبئی جیسے شہ سواروں سے خالی نہیں ہوئی جنھوں نے تمہارے اپنے گھر میں تمہیں ذلیل کیا۔یہ امت ابھی ان جیسے ہزاروں مزید سرفروش پیش کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

یہ بات بھی بخوبی سمجھ لو کہ اگر تمہیں اپنی تعداد پر ناز ہے تو ہم نے تو کبھی بھی اپنی تعداد پر انحصار نہیں کیا۔اگر تمہیں اپنی مادی قوت کا غرہ ہے تو تمہاری قوت اس سوویت اتحاد سے بڑھ کر تو نہیں جو افغانستان کے پہاڑوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہوا ،نہ ہی تمہاری قوت امریکہ سے زیادہ ہے جس کی ناک کو ہم نے اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت سے افغانستان ،عراق اور صومالیہ میں خاک آلود کیا ہے۔جان رکھو کہ ہم نہ تو اپنی عددی قوت ،نہ ہی مادی وسائل کے سہارے لڑتے ہیں۔ہم تو محض اپنے ربِ تعالیٰ ،واحد ویکتا، وحدہٗ لاشریک لہ کی قوت پر بھروسہ رکھتے ہیں جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ ہی وہ کسی سے جنا گیا۔وہ رب جس نے اپنی کتابِ محکم میں یہ ارشاد فرمایا کہ

كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ (البقرۃ: ۲۴۹)

''کتنی ہی چھوٹی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑی جماعتوں پر غالب آ گئیں اور بلاشبہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔

اور اللہ تعالیٰ اپنے کاموں پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ یہ بات نہیں جانتے''۔

اب ہر ذی شعور مسلمان فیصلہ کر سکتا ہے کہ مسلمانانِ پاکستان کے حقیقی ہمدرد اور محافظ کون ہیں اور دکھاوے کرنے اور فریب ودھوکہ دہی سے اُنہیں ہندوؤں کی غلامی میں دینے کے عزائم رکھنے والے کون ہیں!!!

☆☆☆☆☆

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

طالبان کا پاکستان :

سماء ٹی وی کی ویب سائٹ پر ہونے والا سروے، جس میں ۹۱ فیصد لوگوں نے طالبان کے پاکستان کو چاہا یعنی ۹۱ فیصد لوگ شریعت کو حاکم بنانے کے خواہاں ہیں۔ ان نتائج کے بعد سائٹ سے یہ سروے ہٹالیا گیا۔

گزشتہ دنوں مسلمانوں کے ازلی دشمن یہود نے ایک بار پھر فلسطین میں آگ اور خون کا بازار گرم کردیا۔ اسرائیل کا غزہ پر حالیہ حملہ ۱۶ نومبر ۲۰۱۲ء کو شروع ہوا۔ اسرائیل نے بغیر کسی جواز کے غزہ پر فضائی حملہ کیا جس میں اٹھارہ مسلمان شہید ہوگئے اور درجنوں زخمی ہوئے۔ اس کے بعد اسرائیل کے فضائی حملوں کا سلسلہ مسلسل کئی روز جاری رہا۔ ان حملوں میں ایک سو سے زائد مسلمان شہید ہوئے۔ جن میں زیادہ تعداد خواتین اور بچوں کی ہے۔ ۱۲ لاکھ نفوس پر مشتمل غزہ اسرائیلی بم باری کے نتیجے میں ویرانی کی تصویر بنا ہوا ہے۔ غزہ پر بارود کی بارش ہورہی ہے، اس شہر نا پرساں کا چپہ چپہ میزائلوں کی زد میں ہے۔ اسرائیل نے خان یونس، رفاہ اور دیگر علاقوں میں بھی بم باری کی۔ اسرائیلی سفاکیت اور درندگی کا بڑا شکار غزہ کے معصوم اور پھول جیسے اطفال ہیں...... جو اسرائیلی بم باری کے نتیجے میں خون میں نہائے جنت میں پہنچ کر مانند گلاب کھِل جاتے ہیں۔

یکم اکتوبر ۲۰۱۲ء کو خوست میں افغان فوجی کانوائے پر کمین کے بعد خون بکھرا پڑا ہے

غزنی میں مجاہدین کے ہاتھوں تباہ ہونے والا نیٹو کنٹینر

۱۳ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو قندھار میں تباہ ہونے والا امریکی چینوک ہیلی کاپٹر

۱۴ اکتوبر ۲۰۱۲ء کو غور کے گورنر کی گاڑی پر بارودی سرنگ کے حملے کے بعد کا منظر

ستمبر ۲۰۱۲ء میں وردک میں بارودی سرنگ کے ذریعے مجاہدین نے نیٹو فیول ٹینکر اڑا دیے

جدید ترین امریکی MRAP بکتر بند گاڑی کو مجاہدین نے اللہ کے فضل سے جلا کر راکھ کر دیا

مجاہدین صلیبی افواج پر میزائل فائر کرتے ہوئے

۱۶ اپریل ۲۰۰۵ء کو امریکی ہیلی کاپٹر کی تباہی میں ہلاک ہونے والے فوجیوں کی باقیات۔

۱۸ اکتوبر ۲۰۱۲ء۔ لشکر گاہ، صوبہ ہلمند میں NDS کے ہیڈ کوارٹر پر حملے کے بعد کا منظر

۱۲ اکتوبر ۲۰۱۲ء کو قندھار میں پولیس سٹیشن پر حملے کے بعد تباہ شدہ گاڑی

۱۳ اکتوبر ۲۰۱۲ء۔ برکی برک، صوبہ لوگر میں مجاہدین کے حملے میں زخمی ہونے والا امریکی فوجی

۱۴ اکتوبر ۲۰۱۲ء کو بامیان میں تباہ ہونے والا اقوام متحدہ کا ہیلی کاپٹر

16 اکتوبر 2012ء تا 15 نومبر 2012ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	1 عملیات میں 1 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	135
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	130	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	309
ٹینک، بکتر بند تباہ:	174	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	63
کمین:	46	جاسوس طیارے تباہ:	1
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	143	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	4
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1378	صلیبی فوجی مردار:	556
سپلائی لائن پر حملے:	35		

''جنگ کھیڈ نئیں ہوندی زنانیاں دی!!!''

خباب اسماعیل

صلیبی مغرب کی اس سے بڑھ کر تیرہ بختی اور اخلاقی مفلسی کیا ہوگی کہ انسانیت کا شرف قرار پانے والی خصوصیات سے اُس کا دامن قطعی طور پر خالی ہے۔شرم، حیا،عفت،عصمت اور پاک دامنی جیسی صفات سے کامل محرومی نے مغربی معاشروں کو حیوانی معاشروں میں بدل دیا ہے۔'مہذب اقدار' کے ان علم برداروں کو فطری حیا بھی چھو کر نہیں گزری۔اعلیٰ اخلاق تو دور کی بعد اِن حیوانوں کو تو بنیادی انسانی اقدار تک کا پاس نہیں۔اِن کے سربراہ مملکت سے لے کر سپہ سالار تک،حکمرانوں کے اعلیٰ طبقہ سے لے کر عوام الناس تک ہر کوئی غریقِ عصیان ہے۔وہاں ہوائے نفس کی اتباع اور سفلی خواہشات کی تکمیل ہی مقصد زندگی قرار پایا ہے،جنسی آوارگی اور ہوس نے ہر طبقے کو اپنا اسیر بنا کر نرا ''ڈنگروں کا ریوڑ'' بنا دیا ہے۔

ڈنگروں کے اس ریوڑ کا ہر 'دانہ' بدفطرتی اور ہوس پرستی میں اپنی جگہ ایک مثال ہے۔۹ نومبر کو سی آئی اے کے سربراہ ڈیوڈ پیٹریاس کا جنسی سکینڈل سامنے آیا جس کے بعد اُس نے استعفیٰ دے دیا۔ڈیوڈ پیٹریاس عراق اور افغانستان میں امریکی فوج کی کمان کر چکا ہے جب کہ ستمبر ۲۰۱۱ء سے وہ سی آئی اے کی سربراہی پر مامور تھا۔عراق اور افغانستان میں وہ صلیبی افواج کو مجاہدین کے ہاتھوں تباہی اور شکست سے نہ بچا سکا لیکن اس دوران میں وہ کامیاب معاشقوں میں ضرور مگن رہا۔یہی معاشقے اُس کی رسوائی اور ذلت کا سبب بنے۔

تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ افغانستان میں امریکی اور ایساف فورسز کی کمان کے دوران میں پیٹریاس کے ایک امریکی عورت پاؤلا براڈویل سے جنسی تعلقات رہے۔پاؤلا لندن کے کنگز کالج کے وار اسٹڈیز ڈیپارٹمنٹ سے پی ایچ ڈی کر رہی تھی اور اپنے مقالہ کے لیے پیٹریاس کی ذاتی زندگی کے حوالے سے معلومات کا حصول چاہتی تھی۔پٹریاس نا صرف اُسے اپنی زندگی کے بارے میں معلومات فراہم کرتا رہا بلکہ 'وارزون' کی خبروں سے بھی اُسے باخبر رکھتا رہا اور اس کے بدلے میں اُس کی عصمت دری کر کے اپنی ہوس کی پیاس بجھاتا رہا۔پیٹریاس کے ''رازوں'' سے پردہ اٹھانے اور اُس کی مٹی پلید کرنے کا کام بھی ایف بی آئی نے ہی کیا۔اُس کے زیر استعمال کمپیوٹر اور ای میل اکاؤنٹ سے یہ اُس کی ساری ''خفیہ کارگزاریاں'' سامنے آئیں۔پیٹریاس کا معاشقہ خوب چل رہا تھا لیکن درمیان میں ایک اور عورت آ گئی ، جسے جیل کیلی کہا جاتا ہے......جیل کیلی بھی پیٹریاس کے قریب ہونا چاہتی تھی لیکن پاؤلا کسی ''سوکن'' کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہ تھی......اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے ایلن نے اپنی ''دال گلانے'' کی ٹھانی......دوسری جانب پاؤلا ، کیلی کو مسلسل دھمکی آمیز ای میلز کرتی رہی کہ وہ پیٹریاس سے دور ہی رہے تو اچھا ہے۔کیلی نے پاؤلا کی ارسال کی گئی دھمکی آمیز ای میلز ایف بی آئی کے حوالے کر دیں جس کے بعد ایف بی آئی نے پیٹریاس کی خفیہ نگرانی کی اور یوں اُس کا بھانڈا پھوٹ گیا۔

پیٹریاس کے بعد اگلا نمبر لگا افغانستان میں امریکی فوج کے سربراہ جنرل ایلن کا......ایلن بھی اپنے پیش رو کی طرح اخلاق باختگی کی تمام حدود کو عبور کر چکا ہے۔اُس کی ہوس کی کہانیاں چلیں اُسی جیل کیلی سے......پینٹا گون کے ایک سینئر اہل کار نے امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ کو بتایا کہ ''۲۰۱۰ء سے لے کر ۲۰۱۲ء کے عرصے میں ایلن اور جیل کیلی کے ای میلز کا تواتر سے تبادلہ ہوتا رہا اور اس عرصے کے دوران میں ایلن نے کیلی کو تیس ہزار صفحات پر مشتمل ای میلز ارسال کیں......

> ہوائے نفس اور شیطانی ہوس کے رسیا، اپنی نہاد میں بزدل اور تھڑ دلے ہوتے ہیں، اسی تمام تر ٹیکنالوجی اور ہلاکت خیز اسلحہ کے انباروں کے باوجود شکست و نامرادی اُن کے ماتھوں پر لکھی محسوس ہوتی ہے۔جب کہ تقویٰ،للّٰہیت اور خوفِ خدا کو دلوں میں بسائے مجاہدین فاقہ زدہ اجسام کے باوجود بہادری کے انمٹ نقوش صفحات تاریخ میں رقم کر رہے ہیں......اور فتح کی نوید اُن کے چہروں کی بشاشت اور پیشانیوں کے ایمانی نور سے عیاں ہوتی ہے!!!

ان امریکی جرنیلوں کی ''حرکات وسکنات'' تو گلی محلے کے 'مشٹنڈوں' سے بھی گری ہوئی ہیں۔کوئی ان سے پوچھے کہ افغانستان جیسے محاذ پر بیٹھ کر اُنہیں اور کوئی کام نہیں کہ اپنی محبوباؤں کو تیس ہزار صفحات کی ای میلز کرتے رہے......اتنا وافر وقت اور اس قدر فارغ البالی تو 'ریٹائرمنٹ' کی زندگی گزارنے والے بھی نہیں پاتے......کجا کہ ایک محاذ پر مسلسل کٹتی اور شکست کھاتی سپاہ کا سالار مجنون کے کردار میں حقیقی رنگ بھرتے ہوئے 'لیلیٰ' سے ''عہد و پیمان'' باندھے......تُف ہے ایسے سالاروں پر بھی اور اُن کی سپاہ پر بھی!!!

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

جنسی ہوس کی مار نے صرف پیٹریاس اور ایلین ہی کو باؤلا نہیں کیا بلکہ یہ تو صلیبی افواج کے روزمرہ معمولات کا حصہ ہے۔امریکی وزارتِ دفاع کی جانب سے ۲۰۰۳ء میں ریٹائرڈ فوجی عورتوں سے انٹرویو پر مبنی سروے میں انکشاف ہوا تھا کہ پانچ سو میں سے تیس فیصد عورتوں کو دورانِ ملازمت جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا۔امریکی اخبار کرسچن سائنس مانیٹر کی ایک رپورٹ کے مطابق ''امریکی ایئر فورس میں کروائے جانے والے ایک سروے میں جب مرد وخواتین فوجیوں سے سوال کیا گیا کہ آیا آپ کو کسی ساتھی یا افسر کی جانب سے صنفی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا تو ہر ۵ میں سے ایک خاتون اور ہر ۱۵ میں سے ایک مرد فوجی نے تسلیم کیا کہ ہاں انہیں ساتھیوں کی جانب سے زیادتی کا نشانہ بنایا گیا ہے''۔پینٹا گون کی رپورٹ کے مطابق امریکی فوجی اکیڈمیوں میں ۲۰۱۰ء اور ۲۰۱۱ء کے دوران میں فوجی عورتوں کو جنسی طور پر ہراساں کیے جانے اور تشدد کے واقعات میں ۶۵ فی صد اضافہ ہوا ہے۔۶ نومبر ۲۰۱۲ء کو امریکی فوج کے ایک اور بدکردار بریگیڈیئر جنرل جیفری سنسلیئر کا نام سامنے آیا۔جیفری نے افغانستان، عراق اور جرمنی میں تعیناتی کے دوران میں ۴ عورتوں سے جنسی تعلقات استوار کیے، ان کی عریاں فلمیں بنائیں اور ایک ماتحت خاتون فوجی افسر کو جنسی تعلقات کے افشا کرنے پر قتل کرنے کی کوشش بھی کی۔

صلیبی لشکروں کے سالار اور سپاہی ہی نہیں بلکہ صلیبی دنیا کے سردار بھی اپنی بے مہار خواہشاتِ نفس کے اسیر بن کر دجالی سرمایہ دارانہ نظام کے کریہہ اور متعفن چہرے کی اصل دنیا کو دکھا چکے ہیں۔امریکی صدور اور سیاست دانوں کی ایک لمبی فہرست ہے جو غیر ازدواجی تعلقات کے حوالے سے معروف رہے......تھامس جیفرسن (سابق امریکی صدر)، جان ایف کینیڈی (سابق امریکی صدر)، سینیٹر سٹرام تھرمنڈ (سابق امریکی صدارتی امیدوار)، بل کلنٹن (سابق امریکی صدر)، گیری ہارٹ (سابق امریکی صدارتی امیدوار)، الیگزینڈر ہلمٹن (سابق امریکی صدر)، ایلیوٹ سپٹزر (سابق گورنر نیویارک)، نکولس سرکوزی (سابق فرانسیسی صدر)، برلسکونی (سابق صدر اٹلی)، موشے کاتسو (سابق اسرائیلی صدر) وغیرہ ''تردامنوں'' کی اس فہرست میں موجود چند نام ہیں۔

موجودہ صلیبی جنگ میں کفر کے عسکری اور سیاسی ائمہ کی اخلاقی گراوٹ کی چند جھلکیاں تو سامنے آ گئیں۔لیکن یہ جنگ محض عسکری اور سیاسی محاذوں پر نہیں لڑی جا رہی بلکہ یہ ہمہ پہلو جنگ ہے اور آج اپنی شیطانی خواہشات کی تکمیل کے لیے کفر ہر محاذ اور میدان میں امتِ اسلام کے برسرِ جنگ ہے۔ابلاغ کے میدان میں ہمہ وقت مجاہدین کی تنقیص کرنے اور اُنہیں شکست دینے کے خواہاں اداروں میں اہم نام بی بی سی کا ہے...... اس ادارے کا سربراہ بھی ایک جنسی بھیڑیا ہی تھا جو طویل عرصے تک اپنی مجرمانہ سرگرمیوں میں ڈھٹائی سے مصروف رہا۔جمی سیوائیل گزشتہ برس چوراسی سال کی عمر میں مرا لیکن اپنے پیچھے وہ چالیس سال پر محیط جنسی جرائم کا ''بیش بہا خزانہ'' چھوڑ گیا۔برطانوی پولیس کے مطابق سیوائیل ''جنسی مجرم'' قرار دیا گیا ہے اور اُس نے چالیس سالوں میں بہت سے لوگوں کے ساتھ جنسی زیادتی کی جن میں نوعمر لڑکے بھی شامل تھے۔کئی دفعہ یہ واقعات بی بی سی کے احاطے میں بھی پیش آئے۔پولیس کے مطابق تین سو سے زائد ممکنہ متاثرین ابھی تک سامنے آ چکے ہیں۔بی بی سی کے موجودہ سربراہ جارج اینٹ وسل نے کہا اپنے ادارے کی اخلاقی گراوٹ پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے کہا کہ ''جمی سیوائیل کے طرزِ عمل اور بی بی سی کے رویے پر دو آرا نہیں ہیں، بظاہر بی بی سی کے ماحول نے انہیں اس کا موقع فراہم کیا''۔

اب اگر صلیبی آقاؤں کی بات چل نکلی ہے تو ہلکی سی نظر غلامانِ صلیب پر ڈال لینے میں کیا حرج ہے......کہ جو نفسانی خواہشات کے گرداب میں بالکل اُسی طرح پھنسے جس طرح اُن کے آقا اس غلاظت میں لتھڑے ہوئے ہیں۔''ایمان، تقویٰ اور جہاد'' کا لبادہ اوڑھے پاکستانی فوج کا اصل چہرہ'' کی (Key) کلچر'' اور ''گولڈن نائٹ'' ہی ہے۔ایوب خان کی کرسٹائن کیلر، یحییٰ خان کی جنرل رانی، نور جہاں اور ''قومی ترانہ'' کسے یاد نہیں؟ پھر مشرف کی خباثتوں کے قصے تو زبان زد عام ہیں۔

سوچنے اور سمجھنے والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں کہ حرص وہوس کی گندگی میں پور پور لتھڑے کفار اور اُن کے حواریوں کا مقابلہ کن مردانِ باصفا سے ہے......جن کے ہاں عزت، عصمت، غیرت، شرم، حیا اور پاکیزگی جیسی اعلیٰ اخلاق اقدار ہی زندگی کی علامتیں ہیں......اُن کی شرافت، عظمت اور نیکوکاری کی گواہی اُن کی قید میں رہنے والے ایون ریڈلی (موجودہ مریم ریڈلی) نے دی کہ'' طالبان نے میری طرف کبھی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا''۔ایسے بلند اخلاق کے حامل عباداللہ موجودہ زمانے کا 'بدری لشکر' ہی ہیں......اللہ تعالیٰ کی تمام نصرتیں اُن کے ہمراہ ہیں......دوسری جانب اُن کے مقابلہ کرنے والے دجالی تہذیب کے علم بردار اپنی بدکرداری کے سبب اخلاقی میدان میں بھی پٹ چکے ہیں اور عسکری میدان میں بھی شیطانیت کے پیروکار، رحمٰن والوں سے مات کھا رہے ہیں......ہوائے نفس اور شیطانی ہوس کے رسیا، اپنی نہاد میں بزدل اور تھڑدلے ہوتے ہیں، اسی تمام تر ٹیکنالوجی اور ہلاکت خیز اسلحہ کے انباروں کے باوجود شکست و نامرادی اُن کے ماتھوں پر لکھی محسوس ہوتی ہے۔جب کہ تقویٰ، للّٰہیت اور خوفِ خدا کو دلوں میں بسائے مجاہدین فاقہ زدہ اجسام کے باجود بہادری کے ان مٹ نقوش صفحات تاریخ میں رقم کر رہے ہیں......اور فتح کی نوید اُن کے چہروں کی بشاشت اور پیشانیوں کے ایمانی نور سے عیاں ہوتی ہے!!!

☆☆☆☆☆

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

ٹائی ٹینک ڈوب رہا ہے

محترمہ عامرہ احسان

دنیا کا عظیم ترین ملک امریکہ...... ۲۰۱۲ء میں ایک خوش گوار یادگار بن کر رہ گیا ہے۔امریکہ میں زندگی کی حقیقت بلند بانگ دعوؤں کو جھٹلاتی ہے۔ایک شان دار صدی اور ایک بھیانک دہائی کے بعد امریکہ اس اہم انتخابی سال میں تاریخ کے اس مقام پر پہنچ چکا ہے جہاں اب یہ حقیقت (کہ عظمتِ امریکہ قصہ ٔ پارینہ ہے) جھٹلائی نہیں جاسکتی۔یہ تجزیہ کسی طالبانی دانش ور کا نہیں......لب لباب ہے جرمنی کے معروف ترین جریدے میں شائع شدہ سپیشل سٹاف رپورٹ کا Divided States of America, Der Spiegel کی ۵ نومبر ۲۰۱۲ء کی اشاعت میں امریکہ کے قدموں تلے سرکتی زمین اور چرچراتے نظام کا تفصیل سے ذکر ہے۔

'سینڈی طوفان' کی تباہ کاریوں کی پیش بندی میں ناکامی اور بعدازاں ترقی پذیر ممالک میں بدتر سماں اجڑی آبادیوں کے لیے مایوس کن کارکردگی پر تبصرہ کرتا ہے۔اس رپورٹ کے مطابق امریکہ اب وہ عظیم، مستحکم اور مضبوط طاقت نہیں رہا۔اس کا نظام ہر سطح پر تباہی اور بے توجہی کا شکار ہے۔ایک شان دار صدی اور ایک بھیانک دہائی! دس سالوں کی یہ مدت ہماری تاریخ میں اہمیت کی حامل ہے۔سن ہجری کی پہلی دہائی مکمل ہونے تک غلبۂ کفر قصہ ٔ پارینہ بن گیا تھا۔جزیرہ نمائے عرب اسلام کا گہوارہ بن چکا تھا۔اسلامی ریاست کی سرحدیں روم کو چھو رہی تھیں۔

دورِ حاضر میں یہ دہائی ۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۹ء چلی۔وہ گوربا چوف جو (اوباما کی طرح) چست و چالاک ہاتھ لہراتا اچھلتا کودتا روس کے لیے امید کی کرن بن کر آیا تھا۔روسی ٹینکوں سے افغانستان کو زیر کرنے کی بجائے سات سال بعد صفحۂ ہستی سے مٹ جانے والے روس میں ایک تھنک ٹینک کا سربراہ رہ گیا۔اب تاریخ کی یہ تیسری دہائی ہے جو اب شروع ہوئی ہے۔یہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو ریاست ہائے منتشرہ ، متفرقہ میں ڈھال رہی ہے۔امریکہ کے عروج کی ایک صدی کو افغانستان کے ہاتھوں زوال پذیر ہونے میں دس سال کافی ہوئے۔قبل ازیں ۱۸۳۹ء میں عظیم سلطنت برطانیہ جس پر سورج غروب نہ ہوتا تھا، افغانستان میں ۳ سال میں اس حال کو پہنچی کہ فوج کا صرف ایک زخمی بچا کر اطلاع دینے کو افغانوں نے چھوڑ دیا۔۱۸۷۸ء۔۱۸۸۰ء دوبارہ قسمت آزمائی کی اور ذلت آمیز شکست کھا کر برطانوی سلطنت کا سورج افغانستان میں غروب ہوا۔گویا نصف دہائی برطانیہ کو کافی ہوگئی۔

پہلے سینڈی طوفان عفریب بن کر نازل ہوا۔امریکی معیشت کی زبوں حالی پر یہ تازیانہ مرے کو مارے شاہ مدار کے مترادف ہے۔لوگ تو طوفان کے موثر نام رکھنے پر معترض تھے کہ 'سینڈی' کے بعد بصورت 'پاؤلا' اور 'کیلی' طوفان ہائے معاشقہ کے بگولوں نے جنرل پٹریاس اور جنرل ایلن کے کیریئر اور امریکی جنگ جوؤں کی ساکھ تباہ کر دی۔ادھر امریکی فوج کے تابوت واپس بھیجے جا رہے تھے، خودکشی اور نفسیاتی امراض کا شکار ہو رہے تھے۔ادھر کمانڈر پیٹریاس معشوقہ پاؤلا پر پاؤلا ہو رہا تھا، جنرل ایلن کی تیس ہزار صفحات پر محیط خط بازی ہو رہی تھی۔

افغان جنگ امریکی قیادت پر بھاری گزری۔جنرل پیٹریاس اور ایلن پر بجلی گرنے سے پہلے ان کا مایہ ناز سفارت کار ہالبروک اس دباؤ کی تاب نہ لاتے ہوئے جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔بریگیڈیئر جنرل ٹیرنس پراسرار حالات میں مردہ پایا گیا۔اب جنرل ولیم فضول خرچی کا مرتکب ہونے پر تنزلی کا شکار ہوگیا۔ادھر اس جنگ کو مہلک ہتھیار فراہم کرنے والی سب سے بڑی (لاک ہیڈ) کارپوریشن کا متوقع سربراہ کرسٹوفر کیوباسک (چیف آپریٹنگ آفیسر) بھی گرفتارِ عشق ہونے کی بنا پر معزول کر دیا گیا۔اگرچہ یہ امر حیرت انگیز ہے کہ ہمارے ہاں بڑے بڑے جرائم میں ملوث افراد کو این آر او کا غسل دے کر قوم کی قیادت پر مامور کر دیا گیا۔کیا ایسا مفاہمتی آرڈیننس خود امریکہ کو میسر نہ تھا کہ اپنے مایہ ناز جرنیلوں اور قوم (نیز جرنیلوں کی بیویوں بچوں، معشوقات کے شوہروں اولادوں) کے مابین مفاہمت ہو جاتی۔

عجب دہرے معیارات ہیں! بے چاری پاؤلا براڈویل، پیٹریاس کی سوانح حیات لکھتی لکھتی ساری سیاہی اسی پر الٹ بیٹھی۔امریکی قوم کو دیکھئے! عراق پر جھوٹ بول کر تباہی و بربادی مسلط کرنا، افغانستان میں کم عمر لڑکوں کو قتل کے بعد ان کی انگلیاں بطور یادگار کاٹ کر محفوظ کرنا جرم نہیں، ابوغریب، گوانتانامو میں انسانی حقوق کی بھیانک خلاف ورزیاں ہوتی رہیں جوں تک نہ رینگی۔ڈاکٹر عافیہ کی مظلومیت پر، ظالمانہ فیصلے مسلط کرنے پر حقوقِ نسواں پر خراش تک نہ آئی۔معاشقے نے یکا یک سوئی پڑی اقدار جگا دیں، حقوقِ نسواں بلبلا اٹھا۔(اصلاً یہ بھی اداروں کی جنگ ،FBI اور CIA کی وفاقی وسائل حاصل کرنے پر رسہ کشی کا ساخسانہ ہے!) جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے۔

لاک ہیڈ والے مقدمے میں چیئر مین کارپوریشن نے فرمایا ''ماتحت سے معاشقہ ہماری اقدار و روایات کے منافی ہے'' (گویا یہاں کارپوریشن کے ولی کو 'کفو' یعنی ہم پلہ ہونے پر غصہ تھا)۔ہم تو ان کی اقدار کا کھوج ہی لگاتے رہ گئے۔جہاں ہم جنس پرستی کو

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

قانونی تحفظ حاصل ہے، جہاں حجاب ونقاب معتوب اور لائق تعزیر ہے۔خواتین اول وآخر سب لباس کی کسمپرسی میں مبتلا ہیں۔جہاں شادی سے پہلے ربغیر ماں بننے والی عورتوں کا تناسب پچاس فی صد کو چھو رہا ہے۔جہاں فحاشی بھی فحش نہیں ،وہاں 'اقدار وروایات' کا سراغ لگ جانا حوصلہ افزا ہے! یہ شاید افغان غیرت کی چھوت ہے جو افغانستان میں جنگ کے دوران میں امریکہ کو بھی لگ گئی!

۷ نومبر سے امریکی شہریوں نے وائٹ ہاؤس کی ویب سائٹ پر اپنی ریاستوں کی امریکہ سے علیحدگی کی درخواستیں دائر کرنے کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ 'آکیو پائی وال سٹریٹ' کی طرح امریکہ کی اقتصادی بدحالی اور ناقص پالیسیوں سے بے زاری کے اظہار ہی کی ایک اور کڑی ہے۔ ۱۵ نومبر تک پچاس ریاستوں سے شہریوں نے یہ پٹیشن دائر کر دی ہے۔دس ریاستوں نے ۱۶ ہزار تا ۲۱ ہزار دستخط فراہم کر دیے ہیں۔سات ریاستوں کے ۲۵ ہزار سے زائد دستخط موصول ہو چکے ہیں (مطلوبہ تعداد امریکی آئین کی رو سے)۔تاہم یہ درخواستیں فی الوقت بے زاری کی شدت ہی کو ظاہر کرتی ہیں نتیجہ خیز ثابت نہ ہوں گی۔ساتھ ہی ساتھ یہ تمام عوامل صدارتی انتخاب کے بعد ایک بین الاقوامی بحث کا سبب بنے ہیں۔

سنجیدگی سے ہر طرف یہ سوال اٹھ رہا ہے کہ کیا امریکہ، روس کی طرح زوال کا شکار ہو رہا ہے؟ وہ امریکہ جہاں روس کے زوال کے فوراً بعد اب رہتی دنیا تک کے لیے گلوبل ویلج پر لازوال حکمرانی حاصل ہو جانے کے خواب دیکھے گئے۔معروف امریکی پروفیسر فوکویاما نے ۱۹۹۲ء میں 'تاریخ کا اختتام' (End of History) لکھ کر دنیا کو باور کروایا کہ پوری انسانیت کے لیے اب سرمایہ دارانہ نظام اور مغربی جمہوریت ہی آخری نظام ہے۔یہ نظریہ دنیا کے تمام نظریات پر حاوی ہو گیا، فتح مکمل ہو گئی، امریکہ غلبۂ تامہ پا گیا۔سیموئیل ہنگٹن نے ۱۹۹۳ء میں 'تہذیبوں کا تصادم' لکھ کر دنیا کو ریاستوں کے مابین تصادم کی جگہ نظریات پر مبنی تہذیبوں کے تصادم کا مستقبل دکھایا۔یعنی اب مسئلہ یہ نہیں کہ آپ کس طرف ہیں بلکہ یہ ہے کہ آپ کی تہذیبی شناخت کیا ہے؟ ان دانش وروں (بشمول برنارڈ لوئیس اور ڈینل پائپس) نے جو عیسائی، یہودی، صیہونی لابی تھی، مغرب کو قدم بقدم اسلام کے خطرے اور خوف کا بخار چڑھایا۔تھنک ٹینکوں پر بیٹھے دانش ور، لاک ہیڈ کے مہلک اسلحے کے تاجر (مالی مفادات کے حریص، انتخابی مہمات میں پیشہ لگانے والے) مذہبی جنونی نیوکانز کے 'بش نما' سیاسی رہ نماؤں نے مل کر سرد جنگ کے خاتمے پر ایک گرما گرم جنگ کا آغاز کیا۔یہ جنگ بقول بش 'صلیبی جنگ' تھی۔ابلیس کی مجلس شوریٰ کے اسباق مذکورہ گروہ کو از بر تھے۔'تہذیبوں کے تصادم' کے پس پردہ اصل تصادم تو اسلام سے تھا۔بزبانِ اقبال، ابلیس کے خدشات کے پیشِ نظر:

ہے اگر مجھ کو خطر ہے کوئی تو اس امت سے ہے
جانتا ہے، جس پہ روشن باطنِ ایام ہے
جس کی خاکستر میں ہے اب تک شرارِ آرزو
مزدکیت فتنۂ فردا نہیں اسلام ہے

اور یوں اس اعلامی جنگ کے شعلے اس گھن گرج سے بھڑکائے گئے جس میں پوری دنیا کی عقل و دانش، حرف وصورت (میڈیا، تھنک ٹینک، یونی ورسٹیاں) مہلک ترین ہتھیاروں سے لیس ہیبت ناک جنگی مشینری اور فوج در فوج بپھری موجوں کے سینے چیرتے بحری بیڑے، فضائی قوت جھونک دی گئی۔پوری دنیا کے وسائل بقول ان کے طالبان کی ٹوٹی پھوٹی چیتھڑوں نما نفری (Rag-Tag) کے مقابل کھڑے تھے۔دبے پاؤں رات سرکتی گئی، پو پھوٹنے لگی، ایک صنعت افغانستان کی پہچان تھی، تابوت سازی کی صنعت! اس فن میں افغان ماہر تھے۔

ان کا اصل زرتین قبرستان تھے۔دو قبرستان دنیا کی عظیم طاقتوں کے، ایک شہدا کا۔دنیا کے تمام خطوں ممالک کی نمائندگی، صورتِ شہدا اس میں مہک رہی تھی! یہ صنعت اب بھی چل رہی ہے۔اس کے کارکن چادر پوش، ہاتھ میں لاٹھی (عصا نہ ہو تو کلیمی ہے کارِ بے بنیاد) کلاشنکوف، کندھے پر دھرا راکٹ، ہانڈی میں گھول کر بنایا خانہ ساز بم لیے......ساری موجود دنیا غیر مسلم ومسلم کے مقابل برسرِ پیکار ہیں! عسکریت پسند، دہشت گرد، کفر کے خون کے ہر قطرے میں دہشت بھر دینے والے! اب امریکی فوجی خودکشی سے زیادہ مر رہے ہیں بہ نسبت جنگی معرکوں کے! حق دبے پاؤں چلتا ہے (لمحہ بہ لمحہ رات کو دن میں بدلنے کی طرح) کوئی ہنگامہ، شور شرابہ نہیں، کڑک طوفان نہیں......خاموشی سے دلوں میں سرایت کرتا، مٹی کے انسانوں کو عزیمت کے پہاڑوں میں بدلتا ہے۔عرب وعجم، من وتو کا فرق مٹا کر سیسہ پلائی ہوئی وہ دیوار (بنیان مرصوص) وجود میں لاتا ہے جو ناقابل تسخیر ہوتی ہے۔جس پر دنیا کا کوئی اسلحہ اثر نہیں کرتا جس سے ٹکرا ٹکرا کر قوی ہیکل پارہ پارہ، ریزہ ریزہ ہو کر دھول بن کر بکھر جاتے ہیں......ھباءً منثوراً......اگر ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو جرمن رسالے نے 'ریاست ہائے منتشرہ' کہہ دیا......تو 'زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو'! مغرب میں سورج غروب ہو رہا ہے!

کھول آنکھ زمیں دیکھ فلک دیکھ فضا دیکھ
مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

ہمارے امریکہ پرست اس ڈوبتے ٹائی ٹینک سے کب اتریں گے؟

☆☆☆☆☆

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

امریکہ کے جنگی جرائم

دکتور محمد عباس

۱۶ رجب ۱۴۲۲ھ کو اقوام متحدہ کے سامنے ایک یاداشت پیش کی جس میں بتایا گیا کہ امریکہ نے ۱۸۷۰ء سے لے کر اب تک تقریباً ۲۷ جنگوں کی آگ بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر بھڑکائی جو کہ انسانی تاریخ کی بدترین شکل ہے۔ معروف مصری دانش ورڈاکٹر محمد عباس نے مصری اخبار ''جریدۃ الشعیب المصری'' میں اپنے ایک مضمون میں پوری دنیا کی عوام کے خلاف ہونے والے امریکی جرائم کی تفصیل بیان کی۔

ایک برطانوی صحافی نے طنزیہ تجزیہ کرتے ہوئے کہا: یہ جنگ یعنی عراق کے خلاف امریکی جنگ۔ ہر لحاظ سے ایک ایٹمی جنگ تھی۔ جس میں امریکی بحری فوج اور امریکی بحری بیڑوں کو روائتی ایٹمی ہتھیاروں اور ایسے جدید ترین اسلحے سے لیس کیا گیا کہ جس نے ایٹمی تباہی کی مانند تباہی پھیلائی۔

اس جنگ میں امریکہ نے پندرہ ہزار ٹن وزنی Blue-82 میزائل استعمال کیے، جو ایٹمی دھماکے جیسی تباہی مچانے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس سے سیکڑوں کلومیٹرز کی مسافت تک ہر چیز جل جاتی ہے۔

اس سے بھی بدترین صورت یہ کہ یورنیم کے خوں ریز بم جن کا پہلی مرتبہ استعمال ہوا، یہ کیمیائی اور ایٹمی ری ایکٹروں کے فضلے اور فالتو اسلحے سے نجات حاصل کرنے کا آسان اور سستا ترین طریقہ ہے۔ امریکی ٹینکوں نے یورنیم کے چھ ہزار گولے جب کہ جنگی جہازوں نے دسیوں ہزار یورینیم کے گولے پھینکے۔ برطانوی ایٹمی کمیٹی خفیہ رپورٹ کے مطابق اتحادی طاقتوں نے میدان جنگ میں جو ناکارہ یورنیم چھوڑی وہ چالیس ٹن سے کم نہیں تھی۔ اور اس میں عراقی ایٹمی ری ایکٹر اور پاور پلانٹس اور کیمیائی فیکٹریوں کی تباہی سے جو کچھ ہوا اس کا اضافہ کر لیجیے۔ اور اس طرح تاریخ کی یہ زہریلی ترین جنگ اپنی انتہا کو پہنچ گئی۔

مغربی ذرائع بتاتے ہیں کہ یہاں اب ناکارہ یورنیم کے ذرّات وغبار کی مقدار آٹھ سوٹن ہے۔ جو ایک لمبے عرصے تک جزیرہ عرب کی فضاؤں کو آلودہ کریں گے جس کی بدولت یہاں کی ہوا، مٹی اور دریا کینسر کا سبب بننے والی شعاعوں کی بہت بڑی مقدار سے آلودہ ہو چکے ہیں۔ یہ مصیبت اب آئندہ ہزار سال تک چلتی رہے گی۔ بچے اپنی معصومیت کی وجہ سے یورنیم کے کھلونا نما ایسے بموں سے کھیلتے ہیں کہ جس کا نتیجہ یقینی مگر بتدریج موت ہے۔

امریکی آبادکاری کے دفتر کا کہنا ہے کہ عراقی مردوں کی عمر بیس سال جب کہ عورتوں کی عمر گیارہ سال کم ہوگئی ہے۔ جب کہ پانچ لاکھ افراد زہریلی شعاعوں کی وجہ سے جلد یا بدیر لقمۂ اجل بن جائیں گے اور یہ ہلاکتیں اجتماعی نسل کشی کی اس جلانے والی جنگ سے پہلے، بعد میں اور ابھی تک جاری ہیں''۔ مضمون نگار اپنی بات پوری کرتے ہوئے کہتا ہے:

امریکیوں کے ہاتھ صرف ''کوریوں''، ''ویت نامیوں''، ''لاؤسیوں'' اور ''کمبوڈیوں'' ہی کے اس خون سے نہیں رنگے ہوئے کہ جن کا اُن ہاتھوں سے مٹنا ناممکن ہے بلکہ یہ ریاست ہائے متحدہ پوری دنیا کے بہت سے دوسرے علاقوں (ممالک) میں ہونے والی قتل وغارت، تعذیب اپاہج کرنے والی کاروائیوں میں بھی بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر شریک ہے۔

''بلاشبہ اجتماعی نسل کشی کی یہ ساری کارروائی جو کہ سالہاسال سے چل رہی ہے اس کا سرپرست امریکہ ہے۔ امریکی عہدے دار جان بوجھ کر اور بڑی سختی اور شدت کے ساتھ بھوکے اور بیمار عوام سے امداد کو روکتے ہیں اور واشنگٹن ان سنگین ترین حقائق کی تردید بھی نہیں کرتا''۔

ایک اور امریکی اور وہ بھی یہودی......جس کا نام 'نوم چومسکی' ہے تجزیہ کرتے ہوئے کہتا ہے:

''دوسری جنگ عظیم کے خاتمے سے اب تک اتنی دلیلیں ہیں کہ جو یہ ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں کہ تمام امریکی صدور جنگی مجرم ہیں''۔

سابق امریکی وزیر عدل راسی کلارک کہتا ہے کہ:

''بلاشبہ بنیادی حقوق اور انصاف کا قانون سختی کے ساتھ ان سزاؤں کی مذمت کرتا اور انہیں جُرم تصور کرتا ہے''۔

ہاک اسٹیسفر کہتا ہے کہ:

''مؤلف ٹھوس دلائل اور انتہائی سخت انداز میں عراقی جنگ میں بیسویں صدی کی اجتماعی نسل کشی کے جرائم پر روشنی ڈالنے میں کامیاب رہا''۔

''بلاشبہ میں اس پر عاجزانہ عار محسوس کرتا ہوں کہ اجتماعی نسل کشی کا جو فیصلہ میری حکومت اور اس کے چیلوں نے کیا۔ یہ لوگ تو نفسیاتی مفلوج ہیں کہ جن سے کسی بھی گناہ کا احساس تک جاتا رہا''۔

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

لائبیریا میں نوے کی دہائی کے آغاز میں ڈیڑھ لاکھ لوگ قتل ہوئے اور ہزاروں لوگ زائیر میں قتل ہوئے (قومیت کی بنیاد پر نسل کشی میں پانچ لاکھ لوگوں کو اپنے گھر بار چھوڑنے پر مجبور کیا گیا) اور دس لاکھ کی نفری سیرالیا میں در بدر ہوئی۔ صرف ۱۹۹۰ء میں جنگ اور قحط کے دوران ساٹھ ہزار مارے گئے۔ انگولا میں ''کویتو'' شہر میں تنظیم ''ونیٹا'' پر آٹھ ماہ تک لگائی جانے والی پابندی کے دوران بیس ہزار مر گئے۔ یہ اسی طرح کے کئی حادثات میں سے ایک حادثہ تھا جو کہ امریکہ کی افریقی ممالک کے بارے میں خفیہ سیاسی پالیسی کا نتیجہ تھا۔ انڈونیشی فوجی قیادت نے امریکیوں کی شہ اور ترغیب اور انہی کے منصوبوں اور اسلحے کے ساتھ اپنے دس لاکھ ہم وطنوں کو قتل کر ڈالا۔ جنوبی افریقہ کے علاقوں ''نمیبیا''، انگولا اور ''موزنبیق'' میں دس لاکھ سے زیادہ لوگ قتل ہوئے۔

مغربی ذرائع بتاتے ہیں کہ یہاں اب ناکارہ یورینیم کے ذرّات وغبار کی مقدار آٹھ سوٹن ہے۔ جو ایک بڑے لمبے عرصے تک جزیرہ نمائے عرب کی فضاؤں کو آلودہ کریں گے جس کی بدولت یہاں کی ہوا، مٹی اور دریا کینسر کا سبب بننے والی شعاعوں کی بہت بڑی مقدار سے آلودہ ہو چکے ہیں۔ یہ مصیبت اب آئندہ ہزار سال تک چلتی رہے گی۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ جو خود بھی قومیت کی بنا پر قتل وغارت اور اجتماعی نسل کشی کی پیداوار ہے، نے قومیت کی بنیاد پر قتل وغارت اور اجتماعی نسل کشی کی ایسی جدید ترین ٹیکنیک استعمال کی کہ جس کی کوئی سابقہ مثال نہیں ملتی۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران میں اور اس کے بعد واشنگٹن کے بڑوں نے اجتماعی نسل کشی کے نت نئے طریقے نکالے۔ ایک لمبے عرصے کے بعد امریکہ آزاد ہوا تو برطانوی بادشاہی فضائیہ اور امریکی فوج کی فضائیہ دونوں اسٹریٹجک بم باری کرتیں اور آگ لگانے والے بموں کے استعمال سے شہروں میں وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے کی مہارت رکھتیں تھیں۔ جنرل جارج مارشل نے اپنے ساتھیوں کو حقیقت میں آگ سے تباہی پھیلانے والے حملوں کی منصوبہ بندی کا حکم دیا، جو گنجان آبادی والے جاپانی شہروں کے لکڑی کے ڈھانچے کو جلا دیں۔ ایک رات ۳۳۴ امریکی طیاروں نے آگ لگانے والے بم گرا کر ٹوکیو شہر کے سولہ مربع میل کے وسیع علاقے کو تباہ کر کے رکھ دیا۔

ایک لاکھ لوگوں کو قتل اور دس لاکھ آبادی کو در بدر کر دیا۔ جب کہ جنرل کیرٹس لومئی نے بڑے اطمینان کے ساتھ جاپانی عورتوں، بچوں اور مردوں کو جلتے ہوئے دیکھا۔ موت کی دیواروں تک ان کے اُبالے اور پکانے جانے کا کام جاری رہا اور گرمی اس شدت کی تھی حتیٰ کہ سروں پر پانی بھی اُبلنے لگا تھا اور معدنی ڈھانچے پگھل گئے اور اس قسم کے وحشیانہ حملوں کا نشانہ ہیروشیما اور ناگاساکی کے علاوہ ۶۴ شہر بنے۔ ایک رپورٹ تو اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ اس طریقے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد چار لاکھ ہے۔ یہ تو اجتماعی نسل کشی کی اُن کارروائیوں کی صرف ایک تمہید تھی کہ جو ریاست ہائے متحدہ نے اُن علاقوں کے خلاف کیں کہ جنہوں نے واشنگٹن کو کوئی دھمکی بھی نہیں دی تھی۔

۱۹۵۲ء اور ۱۹۷۳ء کے درمیانی عرصے میں ایک محتاط ترین اندازے کے مطابق ریاست ہائے متحدہ نے تقریباً ایک کروڑ چینی، کوری، ویت نامی ولاؤسی اور کمبوڈی لوگوں کو ذبح کر کے رکھ دیا۔ جب کہ ایک رپورٹ کے مطابق تو صرف کوریائی جنگ میں ہی شمالی کوریا کے بیس لاکھ افراد کا قتل ہوا جن میں سے اکثریت ''پیونگ یانگ'' اور دوسرے بڑے شہروں میں لگنے والی آگ کے نذر ہوئے۔ یہ چیزیں ہمیں ٹوکیو پر آگ لگانے والے حملوں کی یاد دلاتے ہیں، مصائب وجرائم کی ایک تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے، مشرق بعید میں فضائی بم باری کی اسپیشل فورسز کے سربراہ جنرل ایمٹ اوڈینیل نے گواہی دیتے ہوئے کہا کہ:

''جزیرہ نمائے کوریا کا تمام علاقہ انتہائی مصیبت کی حالت میں ہے کیونکہ اس کی ہر چیز تباہ و برباد ہو چکی ہے اور کوئی قابل ذکر چیز صحیح سلامت نہیں بچی۔ ماک ارثر کو ''یالو'' نامی دریا عُبور کر کے چین میں داخل ہونے سے روکنے کے لیے چینی فوج کے اچانک شمالی کوریا میں داخلے نے امریکی بم بار (طیاروں) کو اجتماعی قتل وغارت کا ایک اور موقع فراہم کر دیا۔

ہم چینی فوج کے آنے سے پہلے تک جنگی طیاروں کے بغیر کام کر رہے تھے کیونکہ کوریا میں نشانہ بننے کے قابل کوئی ہدف باقی نہیں بچا تھا۔ اس کے ایک عشرے سے بھی کم عرصے کے بعد اسی قسم کا معاملہ ''ویت نام''، ''لاؤس'' اور ''کمبوڈیا'' کے ساتھ دہرایا گیا''۔

ایک ویت نامی بوذی راہب (عبادت گزار عالم) ''تیتش ثین ہاؤ'' نے بتایا کہ ۱۹۶۳ء کے وسط میں شروع ہونے والی ویت نامی جنگ کے سبب ایک لاکھ ساٹھ ہزار افراد قتل، سات لاکھ افراد کی شکلیں مختلف اذیتیں دے کر بگاڑ دی گئیں۔ اکتیس ہزار عورتوں کی عصمت دری کی گئی، تین ہزار زندہ لوگوں کی انتڑیاں ومعدہ وغیرہ پیٹ سے باہر نکالا گیا، چار ہزار کو جان نکلنے تک جلایا گیا، ایک ہزار عبادت گاہیں تباہ کی گئیں اور چھیالیس بستیوں پر زہریلے کیمیائی مواد کے ساتھ حملہ کیا گیا۔

۱۹۷۲ میں، برتھ ڈے جیسی خوشی کے تہواروں کے موقعوں پر ''لہانوی'' اور ''ہائیفونگ'' نامی شہروں پر امریکی بم باری کے نتیجے میں تیس ہزار سے زائد بچے دائمی بہرے پن کا شکار ہو گئے۔ جنگ کے بعد جب امریکیوں کو اپنے ۲۴۹۷ فوجیوں کی گم شدگی کی مصیبت کا سامنا کرنا پڑا (ایک رپورٹ کے اندازے کے مطابق) تو اسی دوران تین لاکھ ویت نامیوں کے لا پتہ ہونے کا صدمہ اُن کے خاندانوں کو اٹھانا پڑا۔ شاید ویت نام میں ہلاک شدگان کی تعداد چالیس لاکھ تک جا پہنچی ہو،

(بقیہ صفحہ ۴۴ پر)

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

امریکہ ٹوٹ رہا ہے!!!

اختر علی ہاشمی

امریکہ کو دنیا کی ''سپر پاور'' ہونے کا زعم ہے مگر اب ایسا دکھائی دیتا ہے کہ امریکہ کی دنیا پر اجارہ داری کے دن ختم ہوتے جارہے ہیں۔اس وقت امریکہ کا معاشی، سیاسی اور عسکری طور پر بدحالی کا شکار دنیاوی ''سپر پاور'' کی حیثیت کھوتے دکھائی دینا کوئی زیادہ اچنبھے کی بات نہیں کیونکہ اس صورت حال کی پیشین گوئیاں تو اس وقت ہی شروع ہوگئی تھیں جب نائن الیون رونما ہوا تھا اور پھر امریکہ نے افغانستان پر حملہ کرکے وہاں مستقل ڈیرے ڈالنے کی کوشش کی تھی۔امریکہ سے قبل بھی کئی طاقتیں افغانستان کے سنگلاخ پہاڑوں سے ٹکراتے ٹکراتے خود ہی تباہی و بربادی کا سامان ہوگئیں۔سوویت یونین کی مثال کچھ زیادہ پرانی نہیں۔امریکہ ''بہادر'' نے تو افغانستان کے علاوہ بھی دنیا میں متعدد جگہوں پر محاذ جنگ کھول رکھے ہیں۔دنیا میں اگر کسی ملک کے اپنی سرحدوں سے باہر سب سے زیادہ فوجی اڈے ہیں تو وہ امریکہ ہی ہے۔دنیا کا کوئی مسئلہ یا اہم ایشو ایسا نہیں کہ جس میں امریکہ کا بالواسطہ یا بلاواسطہ عمل دخل نہ ہو۔ماضی قریب میں دنیا میں ہونے والی ڈرامائی تبدیلیوں کا مرکزی سبب امریکہ ہی رہا ہے۔نہ جانے کیوں امریکہ نے اپنی بقا، طاقت اور دنیا پر اجارہ داری قائم رکھنے کے لیے عالمی سطح پر جوڑ توڑ کی سیاست کو ناگزیر تصور کرلیا ہے۔ماضی میں امریکی قبضے کے دوران میں کبھی عراق کی تقسیم کے منصوبے بنائے گئے اور کبھی افغانستان کی تقسیم کے منصوبے سامنے آئے۔اب طرفہ تماشا دیکھئے کہ عراق اور افغانستان تو اپنی جگہ قائم دائم ہیں مگر امریکہ اپنے ہی ملک اور ریاستوں کے اندر اٹھنے والی بغاوتی فیڈرل گورنمنٹ پر ریاستوں کے عدم اعتماد کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ اور تقسیم جیسے مسائل سے دوچار ہے۔

چند امریکی ریاستوں سے اٹھنے والی آزادی کی لہر تقریباً تمام ریاستوں کو اپنی لپیٹ میں لے چکی ہے۔سب سے پہلے امریکی ریاست لوزیانا نے امریکی صدر اوباما کے دوسری مدت کے لیے صدر منتخب ہونے کے صرف ایک دن بعد وائٹ ہاؤس کی ویب سائٹ پر آزادی کی پٹیشن دائر کی جو بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہوئی۔اس کے بعد لوزیانا کی دیکھا دیکھی ایک کے بعد ایک ریاست نے آزادی کی پٹیشن دائر کرنا شروع کردی۔پہلے ذرائع ابلاغ میں خبر آئی کہ ۲۰ امریکی ریاستوں نے وائٹ ہاؤس سے آزادی کا مطالبہ کردیا۔اس کے ایک دوروز بعد یہ خبر آئی کہ آزادی کی پٹیشن دائر کرنے والی ریاستوں کی تعداد ۳۳ ہوگئی ہے۔ویسے تو علیحدگی کی تحریکیں دنیا کے ہر خطے میں کسی نہ کسی صورت میں موجود ہیں مگر حال ہی میں امریکہ میں یہ تحریک جس زور وشور اور شدت سے اٹھی ہے اس سے قبل اس طرح کی کوئی مثال کم ہی دکھائی دیتی ہے۔امریکہ کی ابتدائی تاریخ میں اس طرح کی صورت حال سامنے آئی تھی جب ملک میں خانہ جنگی چھڑ گئی تھی۔آزادی کا مطالبہ کرنے والی ریاستوں کی پٹیشنز اسی وقت توجہ اور اہمیت حاصل کرتی ہیں جب مطلوبہ پٹیشنز کی حمایت متعلقہ ریاست میں ۲۵ ہزار سے تجاوز کرجائے۔

تادم تحریر سات ریاستوں نے مطلوبہ دستخطوں کی حد عبور کرلی ہے بعض مبصرین کے خیال میں علیحدگی کی پٹیشنز پر دستخط کرنے والے امریکی عوام اوباما کے دوبارہ انتخاب سے خائف ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا امریکہ سے علیحدہ ہوکر حکومت چلانا بہتر ہوگا۔بہت سی ریاستوں نے علیحدگی کی درخواستوں کے پس منظر میں یہ موقف اختیار کیا کہ حکومت کی پالیسیاں مذکورہ ریاست میں ترقی اور معاشی خوش حالی کے لیے موافق نہیں۔لہٰذا اب وہ وفاق کے ساتھ مزید نہیں چل سکتی اس لیے اپنی علیحدہ حکومت قائم کرنے کے لیے حکومت سے اپیل کی جارہی ہے۔دلچسپ بات یہ ہے کہ امریکی آئین میں ریاستوں کی علیحدگی کی گنجائش موجود ہے۔ماہرین کے مطابق اگر ۷ دسمبر ۲۰۱۲ء تک کسی بھی ریاست کی درخواستِ آزادی پر ۲۵ ہزار افراد نے دستخط کردیے تو موجودہ امریکی حکام بالخصوص امریکی صدر ان علیحدگی کی درخواستوں پر غور کرنے کا پابند ہوگا۔دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ علیحدگی کی پٹیشنز پر دستخط کرنے والوں کی تعداد ۲۵ ہزار سے بہت زیادہ تجاوز کرتی جارہی ہے۔حکومت مخالف عناصر اور گروپس اس تحریک کا حصہ بنتے جارہے ہیں۔امریکہ جھنڈے پر موجود پچاس ستارے درحقیقت پچاس ریاستوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ جتنی ریاستیں امریکہ سے علیحدہ ہوتی چلی جائیں گی اتنے ہی ستارے امریکی جھنڈے سے کم ہوتے چلے جائیں گے۔وائٹ ہاؤس کی ویب سائٹ ''وی دی پیپل'' پر پہلے بیس امریکی ریاستوں کی جانب سے علیحدگی کے مطالبات سامنے آئے تھے جن میں آرکنساس، نیویارک، جارجیا، میسوری، ٹینیسی، مشی گن، جنوبی کیرولینا، کولوراڈو، نیوجرسی، شمالی ڈکوٹا، مونٹانا، انڈیانا، مسیپی، کینٹکی، فلوریڈا، شمالی کیرولینا، الاباما، ٹیکساس، اوریگن اور لوزیانا شامل تھیں۔ان ریاستوں کے مطالبے کے ایک دودن بعد ہی مزید ۱۳ ریاستوں نے بھی آزادی کے مطالبے کی پٹیشن دائر کردی جن میں اوٹاوا، اوہائیو، جنوبی ڈکوٹا، مغربی ورجینیا، نبراسکا، پنسلوانیا، اوکلوہاما، وامنگ، کیلی فورنیا، ڈیلاور، نیواڈا، ایری زونا اور الاسکا کے شہری شامل ہیں۔سات ریاستوں میں تو اس کی حمایت میں ووٹنگ ۲۵ ہزار سے تجاوز کرچکی ہے۔ٹیکساس کی پٹیشن پر ۶۹ ہزار، لوزیانا سے ۲۸ ہزار، جنوبی کیرولینا

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

سے ۲۵ ہزار، جارجیا سے ۲۸ ہزار سے زائد شہری اپنی اپنی پٹیشنز پر دستخط کر چکے ہیں۔الاسکا اور اریگن سے دائر پٹیشنوں میں علیحدگی کے معاملے پر ریفرنڈم کا مطالبہ کیا گیا ہے۔امریکہ میں جہاں علیحدگی پسند روز بروز زور پکڑتے جا رہے ہیں وہیں دوسری طرف ایسے افراد اور گروپس بھی سامنے آ رہے ہیں جو ان پٹیشنز کی شدت سے مخالفت کر رہے ہیں۔وائٹ ہاؤس کی ویب سائٹ پر مذکورہ پٹیشنز دائر اور ان پر دستخط کرنے والے شہریوں کے خلاف بھی جوابی پٹیشنز کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔تقریباً ایک ہزار سے زائد افراد نے اپنی پٹیشن میں امریکہ سے علیحدگی کا مطالبہ کرنے والوں کو ملک بدر کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔جب کہ ایک ہزار کے لگ بھگ افراد نے ان کی شہریت منسوخ کرنے کی درخواست کی ہے۔مذکورہ صورت حال کسی بڑے محاذ اور امریکہ کے اندر کشیدگی اور نسلی تفاوت کو تقویت دے سکتی ہے۔امریکہ کے حوالے سے اس پہلو کو بھی ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ گزشتہ ایک سے دو ماہ کے دوران میں اسلحہ کی خرید وفروخت میں غیر معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا ہے جو کہ لوگوں کے ذہنی رجحان کی غمازی کر رہا ہے۔میڈیا پر چھپنے والی ایک رپورٹ میں دیے گئے اعداد وشمار کے مطابق گزشتہ ماہ یعنی اکتوبر میں ہتھیاروں کی فروخت میں ۱۸.۴ فی صد اضافہ دیکھنے میں آیا۔امریکہ میں اس وقت واضح طور پر دو گروہ سامنے آ رہے ہیں جن کے موقف اور مطالبے ۱۸۰ ڈگری کے فاصلے پر ہیں۔ایسی صورت حال میں امریکہ ایک بار پھر ۱۸۶۰ء کے بعد خانہ جنگی کی آگ میں جھلس سکتا ہے۔موجودہ صورت حال کے تناظر میں کافی پہلے سے یہ تجزیہ پیش کیا جا رہا تھا کہ القاعدہ اپنی کامیاب جنگی حکمت عملی سے امریکہ کو اپنی مرضی کے میدانِ جنگ میں گھسیٹ لائی ہے۔عراق اور افغانستان کی جنگ نے امریکہ کو معاشی طور پر دیوالیہ کر دیا ہے جس کے مظاہر آئے روز دیکھنے کو ملتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اسی معاشی بحران نے امریکیوں کو نفسیاتی مریض بنا دیا ہے۔جس کی بنا پر وہ اب اس نتیجے پر پہنچ چکے ہیں کہ امریکہ سے علیحدگی ہی میں ہماری بقا ہے۔صدارتی انتخابات سے محض چند روز قبل گزشتہ دو صدیوں کے دوران میں آنے والے سب سے شدید طوفان 'سینڈی' نے لاکھوں امریکیوں کو متاثر کیا۔امریکی معیشت کو تقریباً پچاس ارب ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑا۔مجموعی طور پر کئی ریاستوں کا انفراسٹرکچر تباہ ہو گیا جو حقیقت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے عذاب کا ایک کوڑا تھا۔یہ تمام واقعات اور قرائن بتا رہے ہیں کہ اللہ رب العزت کی مدد اور نصرت سے مجاہدین کی قربانیاں رنگ لائی ہیں اور اب تکوینیات کے عالم میں امریکہ کے بُرے دن شروع ہو چکے ہیں۔اندرونی خلفشار دن بدن بڑھ رہی ہے اور بیرونی طور پر بھی مجاہدین ان کو تاک تاک کر نشانہ بنا رہے ہیں۔اندرونی طور پر معاشی بحران، ٹیکسوں کی بہتات اور 'سینڈی' کے بعد اب یہ علیحدگی کی تحریکیں امریکہ کے خاتمے کی نوید ہیں۔امریکی پالیسیوں اور امریکی حکام سے نفرت کی وہ آگ جو امریکہ سے باہر دنیا کے اکثر حصوں میں سلگ رہی ہے اب وہ پھیلتے پھیلتے امریکہ کے اندر داخل ہو چکی ہے۔۔تاریخ کا ایک سبق ہے کہ ہر عروج کے بعد زوال ہے۔بڑی بڑی سلطنتیں، حکومتیں اور ان پر براجمان فرعون ونمرود صفت حکمران بالآخر زمین بوس ہو کر آنے والی نسلوں کے لیے باعث عبرت بن جاتے ہیں۔یہی حال امریکہ کے ساتھ ہونے والا ہے......

☆☆☆☆☆

بقیہ: امریکہ کے جنگی جرائم

یہ ان لاکھوں لوگوں کے علاوہ ہے کہ جو معذور، اندھے پن، اور شکلوں کے بگڑ جانے جیسے صدموں کا شکار ہوئے۔

ویت نام قبرستان، لنگڑے لولے افراد اور ایسی زہریلی زمین میں تبدیل ہو گیا کہ جس کے باسی بدشکل یتیم بچے تھے۔اس مغربی تہذیب کا شکار ہونے والے ہلاک شدگان اور لنگڑے لولے افراد کی مجموعی تعداد شاید دو کروڑ بیس لاکھ تک ہو گی لیکن یاد رکھیے کہ امریکی دردسر (ویت نام میں مجموعی شکست کی بیماری) کا ان وحشیانہ کارروائیوں سے کوئی تعلق نہیں۔بلاشبہ امریکیوں کے ہاتھ صرف ''کوریوں''، ''ویت نامیوں'' 'لاؤسیوں'' اور ''کمبوڈیوں'' ہی کے اس خون سے نہیں رنگے ہوئے کہ جن کا اُن ہاتھوں سے مٹنا ناممکن ہے بلکہ یہ ریاست ہائے متحدہ پوری دنیا کے بہت سے دوسرے علاقوں (ممالک) میں ہونے والی قتل وغارت، تعذیب اپاہج کرنے والی کارروائیوں میں بھی بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر شریک ہے۔

پھر انڈونیشیا کے مذبح خانوں اور وسطی امریکہ میں مشقت زدہ لوگوں کے قتل میں امریکی ہاتھ نمایاں ہے۔(نیگاراگوا، ایل سلواڈور، گوئٹے مالا اور ہنڈاراس میں امریکی اسلحے اور ٹریننگ اور ان کے مشورے اور امریکہ کی ہی نمائندگی کرتے ہوئے لاکھوں لوگوں کو قتل کیا گیا)۔امریکی شہروں میں پھیلی ہوئی بے چینی کے سبب ''انگولا'' موزمبیق اور ''نمیبیا'' وغیرہ میں خوں ریز معرکوں اور اُن طاغوتوں کے مجرمانہ افعال کہ جنہیں امریکہ کئی دہائیوں سے کمک بہم پہنچا رہا ہے۔(سوموزا، بینوشیٹ، مارکوس، موبوتو، باٹیسٹا، ڈیم وکی وری، ڈوفالیہ، سوہارتو اور سافیمی جیسے عالمی ڈکٹیٹر) پھر ان کئی مثالوں میں سے ایک مثال یہ ہے کہ: ۱۹۸۱ء میں ''وزوٹی'' میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے تربیت یافتہ فوجیوں نے تقریباً ایک ہزار نہتے کسانوں کو ذبح کر ڈالا جن میں ۱۳۹ بچے شامل تھے۔گوئٹے مالا میں تربیت یافتہ امریکی فوج نے ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ کسانوں کو ۱۹۶۶ء اور ۱۹۸۶ء کے درمیانی عرصہ میں قتل کیا''۔

☆☆☆☆☆

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

غزہ کے زخم

سید معاویہ حسین بخاری

گزشتہ دنوں مسلمانوں کے ازلی دشمن یہود نے ایک بار پھر فلسطین میں آگ اور خون کا بازار گرم کر دیا۔ فلسطین جہاں مسلمانوں کا قبلہ اول ہے، وہ مبارک خطہ جو انبیاء علیہم السلام کی مقدس سرزمین ہے گزشتہ کئی دہائیوں سے یہودی سربریت کا نشانہ بنا ہوا ہے۔ اسرائیل جب چاہتا ہے فلسطینی مسلمانوں پر حملہ کر دیتا ہے۔ اس کے نزدیک جنگ بندی کے کسی معاہدے کی کوئی حیثیت نہیں۔ اسرائیلی جارحیت کے مقابلے میں تمام دنیا اور عالم اسلام صرف احتجاج ریکارڈ کروانے پر اکتفا کرتے ہیں۔ مظلوم فلسطینیوں کی عملی امداد کی کوئی مسلم ملک جرأت نہیں کرتا۔

اسرائیل کا غزہ پر حالیہ حملہ ۱۶ نومبر ۲۰۱۲ء کو شروع ہوا۔ غزہ ۴۱ کلومیٹر طویل اور ۶-۱۲ کلومیٹر چوڑی پٹی پر مشتمل فلسطین کا علاقہ ہے۔ اسرائیل نے بغیر کسی جواز کے غزہ پر فضائی حملہ کیا جس میں اٹھارہ مسلمان شہید ہو گئے اور درجنوں زخمی ہوئے۔ اس کے بعد اسرائیل کے فضائی حملوں کا سلسلہ مسلسل کئی روز جاری رہا۔ ان حملوں میں ایک سو سے زائد مسلمان شہید ہوئے۔ جن میں زیادہ تعداد خواتین اور بچوں کی ہے۔ ۱۲ لاکھ نفوس پر مشتمل غزہ اسرائیلی بم باری کے نتیجے میں ویرانی کی تصویر بنا ہوا ہے۔ غزہ پر بارود کی بارش ہو رہی ہے، اس شہر کا پر ساں کا چپہ چپہ میزائلوں کی زد میں ہے۔ اسرائیل نے خان یونس، رفاہ اور دیگر علاقوں میں بھی بم باری کی۔ اسرائیلی سفاکیت اور درندگی کا بڑا شکار غزہ کے معصوم اور پھول جیسے اطفال ہیں...... جو اسرائیلی بم باری کے نتیجے میں خون میں نہائے جنت میں پہنچ کر مانند گلاب کِھل جاتے ہیں۔

اسرائیل نے غزہ کے اطراف میں تمام مرکزی شاہراہیں بند کر دیں اور فوجی آپریشن تیز کرنے کے لیے زمینی فوجی راستوں، ٹینکوں اور گاڑیوں کو بھی ہائی الرٹ کیا نیز آپریشن کو زمینی کارروائی تک وسیع کرنے کی بھی دھمکی دی۔ یہودیوں کی اس سفاکی کی وجہ ان کی تحریف شدہ کتاب فقہ تالمود کی تعلیمات ہیں جن کے مطابق ''یہودی اپنے مفاد کے لیے ہر غیر یہودی کو قتل کر سکتا ہے''۔

اسرائیل کے ظالمانہ حملوں کے جواب میں مجاہدین نے بھی جوابی کارروائیوں کا اعلان کیا۔ اس سلسلے میں تل ابیب پر میزائل داغے گئے جن سے متعدد یہودی جہنم واصل ہوئے۔ اگر چہ اسرائیل نے دعویٰ کیا ہے کہ ان حملوں کے نتیجے میں صرف ۳ یا ۴ شہری زخمی ہوئے ہیں۔ البتہ ان حملوں کے نتیجے میں تل ابیب کے شہری زیرِ زمین پناہ گاہوں میں منتقل ہو گئے۔ اس کے علاوہ مجاہدین نے ایک ڈرون طیارہ بھی مار گرایا۔ اور اسرائیل کے دو پائلٹوں کو گرفتار کرنے کا دعویٰ بھی کیا۔ 'مجاہدین شوریٰ کونسل' نے اسرائیلی جارحیت کا جواب دینے کے لیے اسرائیل کے مندرجہ ذیل شہروں اور یہودی علاقوں پر بیسیوں راکٹ حملے کیے اور میزائل برسائے:

تل ابیب، ناحل عوز، نیر عوز، ید مردخای، بئر السبع، اسدود، اشکول، کریات غات، ید مردخای، زیکیم، حتسور، نتیفوت، عسقلان، کریات ملاخی، رعیم، اوفا کیم، المجد دل، صوفا، نیر اسحاق، کرم ابو سالم، شعارہ نیغف۔

مجاہدین شوریٰ کونسل نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ ''اسرائیل کے ظلم اور جارحیت کے جاری رہتے ہوئے کوئی صلح اور جنگ بندی کی بات کرنا فضول ہے۔ یہودی غاصبوں کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ ہماری سرزمین پر جب تک ان یہودیوں کا قبضہ برقرار ہے، اس وقت تک یہودیوں پر حملے جاری رہیں گے اور کسی میں بھی اتنی طاقت وہمت نہیں ہیں کہ ہماری سرزمین پر غاصب یہودیوں کو سکھ وچین والی زندگی فراہم کر سکے''۔

انٹرنیٹ کے محاذ پر مجاہد ہیکروں نے اسرائیل کی کئی ویب سائٹس کو نقصان پہنچایا اور دعویٰ کیا کہ اسرائیل کی بہت سی دفاعی ویب سائٹس کو ہیک کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ اگر اسرائیل اپنی جارحیت سے باز نہ آیا تو اسے اسی طرح نقصان پہنچایا جاتا رہے گا۔ ''غزہ ہیکرز ٹیم'' (HACKERGAZA) نے ہیکنگ حملے کر کے ۳۵ ہزار سے زائد اسرائیلیوں کا بائیو ڈیٹا حاصل کر کے انٹرنیٹ پر جاری کر دیا ہے۔ اسلامی وجہادی ویب سائٹوں سے منسلک غزہ ہیکرز کا کہنا ہے کہ یہ ''یہودیوں کی جارحیت پر شیروں کے ردِعمل'' کا پہلا مرحلہ ہے اور اسرائیل پر عنقریب مزید تباہ کن ہیکنگ حملے کیے جائیں گے۔

تازہ رپورٹس کے مطابق غزہ کے ہسپتال زخمیوں سے بھر گئے ہیں اور طبی سامان کی سپلائی میں کمی کا سامنا ہے۔ اس موقع پر امریکہ نے اپنی روایت برقرار رکھتے ہوئے اسرائیل کی غیر مشروط حمایت کی ہے۔ امریکی صدر باراک اوباما نے اسرائیلی وزیر اعظم نتین یاہو کو فون کر کے اپنی حمایت کا یقین دلایا اور یہ اعلان کیا کہ یہ حملے اسرائیل کا دفاعی حق ہیں۔ تاریخ اس پر گواہ ہے کہ امریکہ نے ہمیشہ اسرائیلی جارحیت کی حمایت کی ہے۔ شیخ اسامہ بن لادنؒ نے کھرے اور سچے الفاظ میں حقیقت بیان کی کہ

''کفار عالمی اور مقامی سطح پر ہر اس شخص کو ظلم کا نشانہ ضرور بضرور بنائیں گے

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

جو جہاد فی سبیل اللہ کے لیے آواز بلند کرتا ہو، جو امت کے نوجوانوں کی توانائیوں کو گلی کوچوں میں غیر مسلح مظاہروں میں ضائع کرنے کی بجائے ان کو جہادی قافلوں کی صورت تیار کرتا ہے تاکہ وہ صیہونی صلیبی اتحاد اور علاقے میں موجود ان کے ایجنٹوں سے محض اللہ کی رضا کے لیے لڑیں۔ مصلحت کے شکار ان رہنماؤں کو چاہیے کہ وہ اپنے باہمت اور باصلاحیت بھائیوں کو موقع دیں کہ وہ اس مشکل وقت میں اسلامی تحریکوں کی رہنمائی کریں تاکہ وہ اپنا دینی فریضہ سرانجام دے سکیں۔ان میں سے جو جہاد کو فرض اولیں نہیں سمجھتا، تو اسے دوسروں کو موقع دینا چاہیے اور پاسبانِ حرم کو گمراہ نہیں کرنا چاہیے۔مسجد اقصیٰ اور ارض فلسطین کی آزادی کے تمام بھٹکے راستوں کے درمیان ایک ہی صراط مستقیم ہے اور وہ ہے جہاد فی سبیل اللہ''۔

جب کہ مسلمان ملک اسرائیلی جارحیت رکوانے کے لیے امریکہ اور اقوام متحدہ کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں اور قرآن کے اس حکم کو بھول جاتے ہیں کہ یہ لوگ کبھی بھی مسلمانوں کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ(المائدہ : ۵۱)

محسن امت شیخ اسامہ بن لادنؒ نے واضح اور دوٹوک انداز میں اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل کی حیثیت اور مسجد اقصیٰ کی آزادی کی اصل راہ متعین کرتے ہوئے فرمایا تھا:

''میری عزیز امت مسلمہ! میں اس کٹھن مرحلے پر غزہ کی صورت حال پر اپنا ردِ عمل محض لعن طعن کی صورت میں ظاہر نہیں کرنا چاہتا، بلکہ آپ سے ایک اہم بات کہنا چاہتا ہوں جس کے ذریعے ہم وہ سب کچھ حاصل کر سکتے ہیں جو ہم سے چھن گیا۔یہ کسی بادشاہ یا شہزادے کی خوشامد کرنا نہیں، نہ ہی کسی وزیر یا غلام کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔اور نہ ہی یہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا کوئی رعب قبول کرنا ہے۔جی ہاں! وہی سلامتی کونسل جو کہ فلسطین، عراق، افغانستان، صومالیہ، کشمیر اور چیچنیا کے مظلوم مسلمانوں میں خوف و ہراس پھیلانا چاہتی ہے۔میں وہ حق بات کہنا چاہتا ہوں جس کا مقابلہ کرنے کی کوشش پوری کفری دنیا کر رہی ہے اور ہمیں مٹانے کے لیے اسے ہمارے عقیدے، ہمارے منہج اور ہماری زندگیوں سے مٹانا چاہتی ہے۔میری مراد ''جہاد فی سبیل اللہ'' ہے جس کے ذریعے بیت المقدس کو واپس لیا جا سکتا ہے۔وائے ناکامی! کہ القدس کا تقدس پامال کر دیا گیا اور مسلمان اپنے فریضہ جہاد سے غافل ہیں''۔

غزہ پر حملوں نے فلسطین اور اسرائیل کے حمایتیوں کی وضاحت کر دی۔پوری اسلامی دنیا اور یورپ کے مسلمانوں نے فلسطین کے حق میں مظاہرے کیے جب کہ امریکہ، برطانیہ نے اسرائیل کی بھرپور حمایت کی۔لیکن سوال یہ ہے کہ کیا مسلمان ملکوں کی طرف سے احتجاجی مظاہروں اور اقوام متحدہ میں احتجاج ریکارڈ کروانے سے فلسطینی بھائیوں کی مدد کا حق ادا ہو جاتا ہے؟ کیا یہ احتجاج فلسطینیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم میں کسی کمی کا سبب بنتا ہے؟ کیا امت مسلمہ کے پاس اس کے سوا کوئی اور راستہ نہیں؟ کیا صرف احتجاج امت مسلمہ کو فلسطین کے معاملے میں روز قیامت بری کر دے گا؟ نہیں اور یقیناً نہیں۔احتجاجی مظاہروں سے اتنا تو ظاہر ہوتا ہے کہ امت کا درد موجود ہے لیکن اس سے اسرائیل کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اسرائیل جس کی آبادی ساٹھ لاکھ ہے، جغرافیائی لحاظ سے چار اسلامی ممالک کے درمیان گھرا ہوا ہے۔مصر، اردن، شام اور لبنان کا مجموعی رقبہ ۱۳ لاکھ مربع کلومیٹر کے لگ بھگ ہے اور ان کی آبادی بارہ کروڑ کے قریب ہے۔لیکن ان کے عین درمیان میں یہ شیطانی ریاست اپنی سفاکیت اور بدترین ظلم وستم سے اہل غزہ کا جینا دوبھر کیے ہوئے ہے۔امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ متحد ہو کر اسرائیل کا مقابلہ کرے اور اولین ہتھیار کے طور پر عرب دنیا اسرائیل کو تیل کی سپلائی بند کر دے۔صرف تیل کی سپلائی بند کر کے بھی فلسطین پر حملے رکوائے جا سکتے ہیں۔ان مسائل کا حل صرف امت مسلمہ کی وحدت اور جہاد میں ہے۔ورنہ طاقت ور کے سامنے کمزور کا احتجاج اور شور کیا معنی رکھتا ہے۔سوچنے کا مقام ہے کہ روز قیامت جب فلسطین کے معصوم شہدا کھڑے ہو کر مسلمانوں کے گریبان پکڑ کر سوال کریں گے کہ ہمیں جلا دیا گیا اور تم صرف شور مچاتے رہے کیا اپنے بچے کو آگ لگنے پر بھی تم صرف شور مچا کر صبر کر لیتے تھے تو مسلمان کیا جواب دیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ غزہ پر حملوں نے پرانے درد پھر سے جگا دیے، ایسے میں سمندر کی سرکش لہروں کے سپرد کیا گیا ایک شخص یاد آیا اور بہت یاد آیا، جو حرمین واقصی کی آزادی کے لیے آواز اٹھانے کے جرم میں معتوب ٹھہرا......اپنے اور پرایوں کے طعنے سنے، مگر اپنی بات سے کبھی پیچھے نہیں ہٹا۔وہ اپنے فلسطینی بھائیوں کو تسلی دیتے ہوئے کہا کرتا تھا:

''اپنے فلسطینی بھائیوں سے ہم کہتے ہیں تمہارے بیٹوں کا خون ہمارے بیٹوں کے خون کی مانند ہے، تمہارا خون ہمارا خون ہے، بے شک خون کا بدلہ خون اور تباہی کا بدلہ تباہی ہے۔ہم اللہ رب العزت کو گواہ بناتے ہیں کہ ہم کبھی تمہیں مایوس نہیں کریں گے یہاں تک کہ اللہ کی نصرت آ جائے یا ہم بھی وہی (شہادت کا) مزہ نہ چکھ لیں جو حمزہؓ بن عبدالمطلب نے چکھا تھا۔''

☆☆☆☆☆

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

فلپائن......چارسوستتر سالہ جہاد

علی حمزہ

۷اکتوبر ۲۰۱۲ء کو مورو اسلامک لبریشن فرنٹ کے وائس چیئر مین برائے سیاسی امورغزالی جعفر اور فلپائن کے صدر بینگنو اکینو نے اعلان کیا کہ ملائیشیا میں ہونے والے مذاکرات میں ۱۰ نکاتی معاہدے پر اتفاق ہوگیا ہے۔اس معاہدے کے تحت 'بنگشا مورو' نام سے فلپائن کی آئینی حدود میں ایک نیم خودمختار مسلم ریاست قائم ہوجائے گی۔ ۱۵اکتوبر کو فلپائن کے دارالحکومت منیلا کے صدارتی محل میں صدر اکینو اور MILF کے سربراہ الحاج مراد ابراہیم نے اس معاہدے پر دستخط کیے۔مسلم اکثریتی علاقے کو ۲۰۱۶ء میں اندرونی خودمختاری ملے گی۔

تحریک آزادی بنگشا مورو کا پس منظر:

بنگشا مورو،فلپائن کے زیر قبضہ مسلم آبادی والے جزائر پر مشتمل مجوزہ مسلم ریاست کا نام ہے جس کی آزادی کے لیے مسلمان صدیوں سے جنگ کررہے ہیں۔یہ نام ۱۹۶۰ء کی دہائی میں تجویز ہوا۔بنگشا مورو کو بعض 'مورو لینڈ' بھی لکھتے ہیں۔بنگشا مورو دوالفاظ پر مشتمل ہے۔بنگشا جس کے معنی ہیں قوم،لوگ۔دوسرا لفظ مورو ہے جو ہسپانوی لفظ ''موز'' سے لیا گیا ہے۔غلط نام سے پکارنا ہسپانویوں کی پرانی عادت ہے۔''موز'' کا نام انہوں نے مراکش کے مسلمانوں کو دیا جو بعد میں ہسپانیہ کے ہر مسلمان پر چسپاں کردیا گیا۔فلپائن پر قبضہ کے بعد انھوں نے یہاں کے مسلمانوں کو بھی یہی نام دے دیا۔

فلپائن ۷۱۰۱ جزائر پر مشتمل ہے۔رقبہ ۲ لاکھ ۸۹ ہزار مربع کلومیٹر اور منیلا دارالحکومت ہے۔آبادی ۹۲.۵ ملین ہے۔مسلمانوں کی تعداد ۱۳ سے ۱۵ فی صد ہے۔حکومتی دستاویزات میں یہ تعداد ۵ فی صد ہے۔شاہ فلپ دوم کے حکم پر ہسپانیہ کے امیر البحر نے ان جزائر پر قبضہ کرکے اس کے نام پر ہی 'فلپائن' نام رکھا۔اسلام کی آمد اس علاقے میں تیرھویں صدی عیسوی میں عرب تاجروں کے ذریعے ہوئی جب شریف موسایکا کا گروپ جزائر سولو میں پہنچا۔اس کے بعد شریف حسن اور شریف علوی آئے۔ان کے بعد ایک عرب جج شریف کریم المخدوم بطور مشنری ۱۳۸۰ء میں تاوی جو جزائر میں پہنچا۔اس کے گروپ میں سات مبلغین تھے جو مختلف علاقوں میں پھیل گئے۔ان میں سے ایک 'سید ابوبکر' نے سولو کی ایک اہم خاتون سے شادی کرکے سلطان شریف الہاشم کا نام اختیار کیا اور سلطنت سولو کے پہلے حکمران سلطان بن گئے۔انہوں نے منڈاناؤ،باسیلان اور پالاوان کے جزائر میں بھی اسلام کو پھیلایا۔تھوڑے ہی عرصے بعد دواور مسلم سلطنتیں ماگوئن ڈاناؤ اور بوآئن بھی وجود میں آگئیں۔ان مسلم سلطنتوں نے بڑا بہترین عدالتی اور تعلیمی نظام قائم کیا اور یہ علاقے امن کے گہوارے بن گئے،اسلام تیزی سے پھیلنے لگا۔

یہ مارچ ۱۵۲۱ء کا زمانہ تھا۔ہسپانوی بھیڑیے مشرق بعید کے سمندروں میں قزاقی کرتے پھر رہے تھے۔ایک قزاق فرڈی نند ماگیلان کی نظر ان جزائر پر پڑی جنھیں بعد میں فلپائن کا نام دیا گیا۔ان قزاقوں نے شاہ ہسپانیہ کو ان جزائر پر قبضہ کرنے کا مشورہ دیا جس نے اس مشورے پر حملہ کردیا۔اس جارحیت اور دہشت گردی کے نتیجے میں ان جزائر کا امن تباہ ہوگیا۔مسلم آبادی والے جزائر نے بھرپور مزاحمت کی۔شاہِ ہسپانیہ فلپ دوم کا سپہ سالار مائیکل ۱۵۶۵ء میں جزائر کا بڑا حصہ فتح کرنے میں کامیاب ہوگیا۔اس نے مفتوحہ جزائر کو فلپائن کا نام دیا اور منیلا شہر کی بنیاد رکھی۔شاہِ ہسپانیہ نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ ''زمین فتح کرو اور انسانوں کو کیتھولک عیسائی بناؤ''۔

پہلی مسلم ریاست جو ہسپانوی حملہ آوروں کا نشانہ بنی وہ مینی لاڈ تھی۔۱۵۶۵ء تا ۱۸۹۸ء مورو مسلمانوں اور ہسپانوی حملہ آوروں میں جنگ کا سلسلہ جاری رہا۔فلپائن کے عیسائی بھی ہسپانوی ظلم واستحصال سے تنگ آگئے تھے،اس لیے ۱۸۹۶ء میں علم بغاوت بلند ہوگیا۔۱۵ فروری ۱۸۹۸ء کو امریکہ اور سپین میں جنگ چھڑ گئی اور ۱۲ جون کو اہل فلپائن نے آزادی کا اعلان کردیا۔۱۰ دسمبر ۱۸۹۸ء کو حکومتِ سپین معاہدۂ پیرس پر دستخط کرنے پر مجبور ہوگئی جس کے تحت وہ دو کروڑ ڈالروں کے عوض فلپائن،پورٹو ریکو اور جزیرہ گوام سے امریکہ کے حق میں دست بردار ہوگئی۔

مسلم سولو حکومت سپین کے ماتحت نہیں تھی۔امریکہ نے اس پر بھی قبضہ کرنا چاہا مگر زبردست مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔۱۹۱۴ء میں امریکہ سولو پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوگیا۔۱۱ مارچ ۱۹۱۵ء کو سلطان سولو کو دست برداری پر مجبور کردیا گیا۔مگر اسے مسلمانوں کا نمائندہ تسلیم کرلیا گیا۔۱۹۳۵ء میں سولو اور دیگر مسلم جزائر (جنھیں اب بنگشا مورو کہا جاتا ہے) کو زبردستی فلپائن میں ضم کردیا گیا۔امریکہ نے بھی قبضے کے بعد سپین کی بنائی ہوئی مسلم کش پالیسی پر عمل جاری رکھا۔بڑی تعداد میں عیسائیوں کو دوسرے جزائر سے لاکر یہاں آباد کیا جانے لگا۔زبردستی یا پھر کوڑیوں کے مول ان سے زمینیں چھینی جانے لگی۔مسلمانوں کو قتل کرنے،ان کی جائیدادوں کو لوٹنے،نذر آتش کرنے،ان پر قبضہ کرنے اور مسلمانوں کو قتل کرنے کی امریکی مہم کا کیتھولک چرچ نے مکمل ساتھ دیا۔۱۹۴۲ء میں جاپان فلپائن پر قابض ہوگیا مگر ۱۹۴۶ء میں امریکہ دوبارہ قبضہ کرنے میں کامیاب ہوگیا۔۴ جولائی ۱۹۴۶ء کو فلپائن کو آزادی دے دی گئی۔ہسپانوی اور امریکی

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

دونوں نے مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لیے ہر حربہ استعمال کیا اور ظلم و جبر کا کوئی ہتھکنڈا نہ چھوڑا۔ان مظالم کی داستانیں نہایت الم ناک ہیں۔ہسپانوی، امریکی قبضہ کے دوران میں لاکھوں مسلمانوں کو شہید اور لاکھوں کو گرفتار کیا گیا۔

آزادی کے بعد بھی مسلمانوں کا استحصال جاری رہا۔صدر ریمون میگاسا (۵۷ء۔۱۹۵۳ء) کے دور میں ایک پالیسی کے تحت عیسائیوں کو مسلم جزائر بالخصوص منڈاناؤ کی طرف بھیجا گیا تاکہ قدرتی وسائل اور زمینوں پر عیسائی قابض ہوں اور مسلمانوں کا تناسب کم ہو۔عیسائی سیاست دانوں اور صنعت کاروں نے مسلمانوں کی کمزور معاشی حالت کا خوب فائدہ اٹھایا۔عیسائی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہوا۔مسلمانوں میں احساس محرومی بڑھا۔۱۹۶۵ء میں مارکوس فلپائن کا صدر بنا تو اس نے اپنی اصلاحات کے ذریعے مسلمانوں کو مزید پسماندگی کی طرف دھکیل دیا۔ظلم و ناانصافی سے تنگ آ کر ۱۹۶۸ء میں منڈاناؤ لبریشن موومنٹ MIM اور کئی دیگر تنظیمیں آزادی کے لیے قائم ہوگئیں۔۱۸ مارچ ۱۹۶۸ء کو مارکوس حکومت نے ۲۹۹ مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دے کر شہید کر ڈالا۔اس خونیں واقعہ کے بعد مسلمانوں کا پیمانۂ صبر لبریز ہوگیا۔فلپائن یونی ورسٹی کے پروفیسر نور میسوری کی قیادت میں نوجوانوں نے ’’مورو نیشنل لبریشن فرنٹ‘‘MNLF قائم کر کے جنگ آزادی کا اعلان کر دیا۔۱۹۷۲ء تا ۱۹۷۶ء مورو نیشنل لبریشن فرنٹ اور فلپائن فوج کے درمیان تباہ کن جنگیں ہوئیں۔اسلامی کانفرنس تنظیم نے مداخلت کی اور فلپائن حکومت مجاہدین کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوگئی۔۲۳ دسمبر ۱۹۷۶ء کو لیبیا کے دارالحکومت ترپیولی میں MNLF اور فلپائن حکومت میں مورو مسلمانوں کو اندرونی خودمختاری دینے کا معاہدہ ہوگیا۔اس معاہدے کے تحت بنگشا مورو میں درج ذیل علاقے اور شہر شامل ہونے تھے:

(۱) پالاوان (۲) تاوی تاوی (۳) سولو (۴) باسیلان (۵) زیمبوانگا ڈل (۶) زیمبوانگا دل نورٹے (۷) شمالی کوٹاباٹو (۸) جنوبی کوٹاباٹو (۹) لاناؤسر (۱۰) سلطان قدرت (۱۱) لاناؤ نورٹے (۱۲) ڈاواؤ ڈل سر (۱۳) ماگوئن ڈاناؤ (۱۴) سارن گنی (۱۵) شیرف کابون سوآن (۱۶) زیمبوانگا سبوگے (۱۷) کوٹاباٹو شہر (۱۸) جنرل سانتوس (۱۹) ماراوی (۲۰) ایگادیان (۲۱) پوئرٹو پرنسیسا (۲۲) زیمبوانگا (۲۳) اسبیلا شہر

فلپائن کی حکومت معاہدے کے معاملے میں بدنیت تھی، اس لیے اس معاہدے کو قانونی شکل دینے کا بہانہ بنا کر ۱۷ اپریل ۱۹۷۷ء کو ریفرنڈم کے لیے پیش کر دیا۔ایک تو بنگشا مورو کے مختلف علاقوں میں آبادی کا تناسب بدل دیا گیا تھا اور دوسرے عیسائی حکومت کے زیر انتظام ریفرنڈم......اس ریفرنڈم میں مجموعی کے بجائے ہر علاقے سے رائے لی گئی کہ کیا وہ خودمختار مسلم ریجن میں شامل ہونا چاہتا ہے۔بہت کم علاقوں نے اس کے حق میں ووٹ دیا لہٰذا یہ معاہدہ ناکام ہوگیا۔اس ناکام معاہدے کا مسلمانوں کا نقصان یہ ہوا کہ MNLF کے مجاہدین میں اختلافات پیدا ہوگئے جو بتدریج تنظیم کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا باعث بن گئے۔استاد سلامت ہاشم اور ان کے ساتھی اندرونی خودمختاری کے بجائے تمام تر بنگشا مورو کی مکمل آزادی چاہتے تھے۔انھوں نے مورو اسلامک لبریشن فرنٹ MILF کے نام سے ۱۹۸۱ء میں تنظیم قائم کر لی۔ MNLF کے دو تہائی سے زیادہ مجاہدین MILF کی طرف چلے گئے۔اس دوران میں مجاہدین کے کئی اور چھوٹے چھوٹے گروپ بھی وجود میں آ گئے۔۱۹۹۰ء کی دہائی میں ابوسیاف گروپ نے بھی بہت شہرت حاصل کی۔

ہسپانوی اور امریکی قبضہ کے دوران میں کتنے مسلمان شہید اور تشدد سے معذور ہوئے۔اس کے مستند اعداد و شمار ہمیں نہیں مل سکے لیکن یہ تعداد لاکھوں میں ہی ہے۔۱۹۶۸ء سے ۱۹۸۲ء کے دوران میں دو لاکھ سے زیادہ افراد شہید یا لاپتہ ہوئے، تین لاکھ بیرون ملک پناہ لینے پر مجبور ہوئے جب کہ ۲۰ لاکھ نے اندرون ملک نقل مکانی کی، ۳لاکھ سے زیادہ گھر نذر آتش ہوئے اور ۵۰ دیہات اور قصبوں کا نام و نشان تک مٹا دیا گیا۔دوسرے نقصان کا اندازہ ۳ تا ۴ بلین ڈالر کا ہے۔۱۹۸۲ء کے بعد بھی فوجی آپریشن میں زیادہ تر سویلین ہی نشانہ بنے۔اس دوران میں کم و بیش ۳۵ تا ۴۰ ہزار افراد شہید کیے گئے ہیں اور نقل مکانی کرنے والوں کی تعداد کسی صورت بھی ۲۰ لاکھ سے کم نہیں۔گرفتار پر تشدد کا ہر وہ حربہ آزمایا گیا جو عراق اور افغانستان میں امریکہ اور فلسطین میں اسرائیل استعمال کرتا ہے۔

۱۹۸۶ء میں کورازون سی اکینو صدر بنی۔اس نے انتخابی مہم میں مذاکرات کے ذریعے مسئلہ کو حل کرنے کا وعدہ کیا تھا۔اس نے اپنے وعدے کے مطابق مذاکرات کا سلسلہ شروع کیا۔۳ فروری ۱۹۷۸ء کو جدہ میں MNLF اور فلپائن حکومت نے ایک بامعنی علاقائی خودمختاری پر مذاکرات کو جاری رکھنے کے معاہدے پر دستخط کیے۔مذاکرات سے کوئی مثبت نتیجہ نہ نکلا مگر اکینو نے ۱۹۸۸ء میں مسلم منڈاناؤ میں خودمختار علاقے (ARMM) Autonomous Region in Muslim Mondanao کے قیام کے لیے’ آرگینگ ایکٹ‘ تیار کر کے فلپائن کانگرس میں بحث اور منظوری کے لیے پیش کر دیا۔یکم اگست ۱۹۸۹ء کو صدر اکینو نے اس ایکٹ پر دستخط کر دیے۔۱۷ نومبر کو ARMM کے مجوزہ علاقوں میں ریفرنڈم کے ذریعے ان علاقوں لوگوں سے پوچھا گیا کہ کیا وہ ARMM میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ان میں ماگوئن ڈاناؤ، لاناؤ ڈل سر، تاوی تاوی اور سولو شامل تھے۔

۱۷ فروری ۱۹۹۰ کو A R M M کے پہلے آفیشلز کا انتخاب ہوا اور ۶ جولائی ۱۹۹۰ کو ایٹی زکیڈااے کنڈاؤ نے ARMM کے پہلے گورنر کا حلف اٹھالیا۔اس دوران میں MNLF اور فلپائن حکومت میں مذاکرات کا سلسلہ جاری رہا۔۲ ستمبر ۱۹۹۶ء کو سپیشل زون آف پیس اینڈ ڈویلپمنٹ SPCPD بھی ایگزیکٹو آرڈر کے ذریعے قائم ہوئیں۔فلپائن کے صدر فیڈل وی راموس نے نورمیسوری کو SPSPD کا چیئرمین مقرر کیا۔نورمیسوری کو ARMM کا گورنر بھی منتخب کرایا گیا۔

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

MILF نے اس معاہدے کوتسلیم نہ کیا اور آزادی کی جنگ جاری رکھی۔

۱۹۹۹ء میں صدر جوزف ایسٹراڈانے مذاکرات ترک کر کے MILF کے خلاف بھرپور جنگ کا اعلان کر دیا۔ MILF کے ہیڈکوارٹر' کیمپ ابوبکر' پر قبضہ کرلیا اور مسلمانوں کو طیش دلانے کے لیے وہ وہاں ٹرکوں میں خنزیر بھر کر لے آیا۔ جنوری ۲۰۰۱ء میں جب گلوریا فلپائن کی صدر بنی تو اس نے امن کے لیے جنگی پالیسی کو ترک کر دیا اور مذاکرات شروع کر دیے۔ ۲۲ جون ۲۰۰۱ء کو جنگ بندی کے معاہدے پر دستخط ہوگئے۔ ARMM کی حدود میں اضافہ کے لیے ستمبر ۲۰۰۱ء میں پھر ریفرنڈم ہوا۔ اس ریفرنڈم کے نتیجے میں ما گوئن ڈاناؤ، لاناؤڈل سر، سولو، تاوی تاوی، باسیلان اور اسلامی شہر ماراوی ARMM کے نقشے میں شامل ہوگئے۔ چونکہ یہ MILF کے مطالبے سے بہت کم تھا اس لیے صورت حال میں کوئی خاص تبدیلی نہ آئی۔ یاد رہے کہ صرف منڈاناؤ کا رقبہ ۹۴۶۳۰ مربع کلومیٹر ہے جب کہ آٹونومس ریجن آف مسلم منڈاناؤ ARMM میں شامل تمام علاقوں کا رقبہ صرف ۱۲۲۸۸ مربع کلومیٹر تھا۔ باسیلان کا صوبہ تو ARMM میں شامل کیا گیا مگر اس کا شہر اسابیلا شامل نہ کیا گیا۔ ARMM محدود خودمختار ریجن کے طور پر قائم رہا مگر امن قائم نہ ہو سکا کیونکہ مسلمانوں کو بنیادی مطالبہ بنگشا مورو میں شامل تمام علاقوں کی آزادی تھا۔

مزید برآں فوج نے معاہدے کو توڑ کر MILF کے خلاف جنگ چھیڑ دی۔ ملائیشیا کی کوششوں سے جنگ بندی ہوئی۔ ۲۰۰۱ء کے آخر میں MILF اور MNLF نے مشترکہ مذاکرات شروع کیے مگر ایک ماہ بعد ہی MNLF کے سربراہ نور میسوری نے بغاوت کر دی، لڑائی میں ایک سو افراد مارے گئے۔ نور میسوری ملائیشیا فرار ہوگیا مگر ملائیشیا کی حکومت نے اسے ملک بدر کر دیا۔ مئی ۲۰۰۲ء میں MILF اور حکومت کے مابین دوبارہ مذاکرات شروع ہوئے۔ مذاکرات کامیابی کے قریب تھے کہ فوج نے جنگ چھیڑ کر سبوتاژ کر دیے۔ جلد ہی دوبارہ مذاکرات شروع ہوگئے مگر ۲۰۰۸ء تک کوئی پیش رفت نہ ہوسکی۔ جولائی ۲۰۰۹ء میں میمورنڈم آف ایگریمنٹ آن دی مسلم ڈومین MOAAD فائنل ہوا جس کے تحت ۷۱۲ دیہات کو ریفرنڈم کے ذریعے ARMM میں شامل کرنے کا اعلان ہوا مگر دستخطوں سے قبل ہی عدالت نے اس معاہدے پر پہلے حکم امتناعی جاری کیا اور بعد میں اپنے فیصلے میں اسے غیر آئینی قرار دے دیا۔ بینگنو اکینو نے MILF کے ساتھ مذاکرات کا عمل جاری رکھا۔ اس دوران میں صدر اکینو نے ٹوکیو میں MILF کے چیئرمین الحاج مراد ابراہیم سے ملاقات بھی کی، MILF اپنے علیحدگی کے موقف سے دست بردار ہوگئی۔ ۱۸ اکتوبر ۲۰۱۱ء کو MILF کے ایک گروپ نے ایک آرمی کیمپ پر حملہ کر کے ۱۹ فوجیوں کو ہلاک اور ۱۲ کو زخمی کر دیا مگر حکومت نے بعض سیاست دانوں کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف جنگ چھیڑنے کا مطالبہ مسترد کر دیا۔ اور بالآخر ایک دس نکاتی معاہدے پر دستخط ہوگئے۔

معاهدے کے چند نکات:

حکومتی نمائندے لیونن اور MILF کے نمائندے اقبال کے درمیان طے ہونے والے معاہدے کے دس نکات کی تلخیص اس طرح ہے:

☆ دونوں فریق "بنگشا مورو" کو تسلیم کرتے ہیں۔

☆ دونوں فریقوں میں صورت حال کو جوں کا توں قبول نہ کرنے پر اتفاق ہوا ہے اور یہ بھی طے ہوا ہے کہ ARMM کی جگہ نئے خودمختار مسلم علاقے کے لیے کام کریں گے۔

☆ معاہدے کی متفقہ دستاویز پر عمل درآمد کے لیے دونوں فریق مذاکرات جاری رکھیں گے۔

☆ نئے خودمختار علاقے میں "وزارتی قسم کی حکومت" قائم ہوگی۔

☆ دونوں نے اتفاق کیا کہ عبوری دور ضروری ہے تاکہ اس دوران میں معاہدے کے نکات پر عمل درآمد کا طریقہ کار طے کیا جائے گا۔

☆ نئے سیاسی علاقے "بنگشا مورو" اور قومی حکومت کے درمیان اختیار اور مالیات بھی تقسیم ہوگی۔ مرکز کے پاس دفاعی و خارجی معاملات، مشترکہ منڈی اور عالمی تجارت، ڈاک خانہ اور شہریت و قومیت کے معاملات ہوں گے جب کہ بنگشا مورو کو ٹیکس کے ذرائع پیدا اور ٹیکس اکٹھا کرنے کا اختیار ہوگا۔ اس کے علاوہ شریعت کورٹ کی ضرورت اور اس کی حدود بڑھانے پر اتفاق ہوا۔ معاہدے پر عمل درآمد اور پیش رفت کے لیے تیسرے فریق کی تشکیل پر اتفاق کیا گیا۔ اس کے علاوہ تمام شہریوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ پر اتفاق کیا گیا۔

کیا ان نکات پر عمل ہو پائے گا یا عدالت ایک بار پھر کوئی حکم امتناعی جاری کردے گی یا فوج کے مہم جو اس معاہدے کو سبوتاژ کر دیں گے، اس کا تو کچھ عرصے بعد ہی پتہ چلے گا مگر MNLF کی قیادت نے اس معاہدے کو مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ اس سے مشورہ نہیں کیا گیا جب کہ MILF اور حکومت کے نمائندوں کا کہنا ہے کہ MNLF کے نمائندوں سے مذاکرات کے دوران میں مشورہ کیا جاتا رہا اور عمل درآمد کے دوران میں بھی ان کو اعتماد میں لیا جائے گا۔

اگر دیکھا جائے تو بنگشا مورو یا منڈاناؤ کی تحریک جہاد دنیا کی طویل ترین تحریک جہاد ہے۔ جو ۱۵۶۵ء سے ۱۸۹۸ تک کے ۳۳۳ سال ہسپانیہ کے خلاف جاری رہی۔ اس کے بعد فلپائن کی عیسائی حکومت کے خلاف جاری ہے۔ یہ کل ۴۷۷ سال کی جدوجہد ہے۔ اتنی طویل جدوجہد کی تاریخ میں شاید ہی کوئی نظیر ملے۔ اتنے طویل عرصے تک بنگشا مورو کے مورو مجاہدین اور عوام کی قربانیاں اسلامی تاریخ کا ایک سنہری باب ہیں۔ مورو اسلامک لبریشن فرنٹ کے قائدین اپنے اس عزم پر قائم ہیں کہ "دنیا پسند کرے یا نہ کرے، حق کو باطل پر غالب آکر رہنا ہے"۔

☆☆☆☆☆

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

شام اور مالی نے صلیبیوں کی نیندیں اڑا دیں!

ابوعلی

شام ...... صبح وشام ہے جہاں خون آشام:

سرزمین شام کے صبح وشام ماہِ رفتہ میں بھی خون آشام بنے رہے۔شام کی اپوزیشن کی ویب سائٹ کے مطابق ماہ اکتوبر میں ۲۱ اکتوبر تک ۴۵۸۴ ۳ افراد حکومتی بم باری سے شہید ہوئے۔ستمبر میں ۵۳ ۴۵ ۵ افراد کا خون بہا،اس میں ہلاک ہونے والے حکومتی اہل کار شامل نہیں ہیں۔اسی ویب سائٹ کے مطابق ۲۹ نومبر تک ۳۵۰۶ خواتین، ۳۳۶۷ بچوں اور ۴۶۴ ۴ مجاہدین سمیت ۴۵۰۲۱ افراد کا خون بہہ چکا ہے۔ سات تا دس ہزار جو سرکاری اہل کار ہلاک ہوئے ہیں وہ اس تعداد میں شامل نہیں ہیں۔ حمص شہر میں ۲۱ اکتوبر تک ۸۲۷۱، ریف دمشق میں ۶۹۸۹، ادلب میں ۵۱۸۷، الپیو میں ۴۳۸۷، درعا میں ۳۴۹۷، دیرالزور میں ۲۲۶۶ اور دمشق میں ۲۵۵۶ لاشیں دفنائی جا چکی ہیں۔اس خانہ جنگی اور خوں ریزی کے نتیجے میں ۱۵ سے ۲۰ لاکھ افراد بے گھر ہوچکے ہیں۔ بیرون ملک بھی بڑی تعداد نے ہجرت کی ہے۔مختلف رپورٹس میں دیے گئے اعداد و شمار کے مطابق اردن میں ایک لاکھ ۸۵ ہزار، لبنان میں ایک لاکھ بائیس ہزار دوسو بیالیس ،ترکی میں ایک لاکھ بیس ہزار، الجزائر میں ۲۵ ہزار، عراق میں اکاون ہزار نوسو ترانوے اور مصر میں ڈیڑھ لاکھ شامی پناہ گزین ہیں۔

لاپتہ افراد بھی اہل شام کا بہت بڑا المیہ ہیں۔ایک رپورٹ کے مطابق گزشتہ ۱۹ مہینوں میں ۲۸ ہزار افرد لاپتہ ہوئے ہیں۔ایک دوسری رپورٹ میں تعداد ۸۰ ہزار بتائی گئی ہے۔لاپتہ ہونے والوں میں بیش تر افراد حکومت مخالف مظاہروں میں شریک ہوتے تھے۔سائیرین نیٹ ورک فار ہیومن رائٹس کا کہنا ہے کہ اس نے لاپتہ ہونے والے ۱۸ ہزار افراد کے کوائف جمع کیے ہیں، دس ہزار مزید لاپتہ ہیں مگر ان کے اہل خانہ اس حد تک دہشت زدہ ہیں کہ کچھ بھی بتانے کو تیار نہیں۔ یہ بھی اطلاعات ہیں کہ لاپتہ افراد میں بیش تر کو مار دیا جاتا ہے۔بشارالاسد کے باپ حافظ الاسد کے دور میں ۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۲ء کے عرصہ میں سات ہزار افراد لاپتہ کیے گئے تھے۔یہ جنگ کا سب سے زیادہ سفاک ہتھیار ہے جو دنیا کے بیش تر ''مہذب'' ممالک میں استعمال ہو رہا ہے۔

قفقاز سنٹر نے اپنے شام کے نمائندے کی ایک اہم رپورٹ شائع کی ہے کہ پانچ ماہ قبل اردن کی ملکہ رانیہ کی وساطت سے اردن میں امریکی حکام اور آزاد شامی فوج کے کمانڈروں کے درمیان خفیہ مذاکرات کا ایک سنجیدہ دور ہوا۔امریکی حکام میں سی آئی اے اور سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے اعلیٰ عہدے دار شامل تھے۔مذاکرات میں امریکی حکام نے آزاد شامی فوج کے نمائندوں سے کہا کہ ''اگر آپ لوگ اسرائیل کے تحفظ کی ضمانت دیں تو جواب میں آپ کو ہر قسم کی امداد بلا کسی روک ٹوک ملے گی''۔آزاد شامی فوج کے نمائندوں نے ایسی کوئی ضمانت دینے سے انکار کردیا۔رپورٹ کے مطابق اردن میں مذاکرات کی ناکامی کے بعد امریکہ نے ترکی حکومت پر دباؤ ڈالا کہ وہ شامی باغیوں اور مجاہدین کی سپلائی لائن میں رکاوٹیں ڈالے۔اس امریکی حکم کے بعد ترکی کے سیکورٹی حکام نے ہتھیاروں کی رسد کو متعدد بار اپنے قبضے میں لے لیا۔ابھی تک درجنوں کنٹینرز ترک حکام کے قبضے میں ہیں۔مکمل سپلائی نہیں روکی جاتی، چھوٹے کنٹینروں کو اجازت دے دی جاتی ہے تاکہ شام میں باغی جنگ ہار نہ جائیں۔امریکہ اور اس کے اتحادی باغیوں کی جیت چاہتے ہیں نہ ہار۔چونکہ اپوزیشن اور مسلح گروہوں میں مجاہدین کا غلبہ ہے، اس لیے امریکہ اور اسرائیل ان کی کامیابی سے بھی خوف زدہ ہیں۔وہ خانہ جنگی کو طول دینا چاہتے ہیں تاکہ اس دوران میں اسد حکومت کے ساتھ کوئی ڈیل ہو جائے۔امریکہ اور اتحادی اس منصوبے پر عمل پیرا ہیں کہ بشارالاسد کو ہٹا کر اقتدار دوسرے درجے کی اس قیادت کے حوالے کردیا جائے جو اسد حکومت اور آزاد شامی فوج دونوں کو قبول ہو۔اس سلسلے میں نائب صدر فاروق الشرع کا نام لیا جا رہا ہے جو سنی ہے اور اس وقت نظر بند ہے۔آزاد شامی فوج کے یونٹس کا مجاہدین میں شمولیت کا سلسلہ بھی جاری ہے اور یہ بات امریکہ کے لیے نہایت پریشان کن ہے۔مجاہدین نے بشار حکومت کے خلاف بالکل طالبان طرز کی کارروائیاں شروع کررکھی ہیں اور ان میں تیزی آتی جارہی ہے۔اہم سرکاری اور فوجی دفاتر کو بم دھماکوں اور فدائی حملوں کا خصوصی نشانہ بنایا جاتا ہے اور ان فائیوسٹار ہوٹلوں پر بھی حملے کیے جاتے ہیں جن میں فوجی اور انٹیلی جنس حکام نے دفاتر بنائے ہوتے ہیں۔مجاہدین نے ادلب صوبے میں ایک کارروائی میں ۲۵۶ سرکاری فوجیوں کو گرفتار بھی کیا ہے۔ذیل کی سطور میں شام کی صورت حال کے بارے میں مزید جاننے کے لیے چند خبروں پر نظر ڈالتے ہیں:

۲۵ ستمبر کو دمشق میں ایک ٹینک بم دھماکے میں ایک میجر جنرل اور دو کرنلوں سمیت ۲۰ افرد مارے گئے۔ٹینک کے ساتھ بم 'نواسہ رسولؐ بریگیڈ' کے رضا کاروں نے باندھا تھا۔ ۲۶ ستمبر کو دمشق میں فوجی ہیڈ کوارٹر کے باہر دو فدائی حملوں میں چار گارڈ ہلاک اور بیسیوں سرکاری ملازم زخمی ہوگئے۔ ۲۷ ستمبر کا دن انتہائی خونیں رہا، اس روز ۳۰۵ افراد ہلاک ہوئے۔اس سے قبل ۱۹ جولائی کو ۳۰۲ لاشیں گری تھیں۔ ۲۹ ستمبر کو حلب شہر میں ہونے والی لڑائی میں شہر کا ایک قدیم بازار جل کر خاکستر ہوگیا۔یکم اکتوبر کو فدائی حملے

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

اور بم باری سے آٹھ سیکورٹی اہل کاروں سمیت ۱۳۶ افراد مارے گئے جب کہ ایک چیک پوسٹ پر حملے میں ۹ فوجی بھی ہلاک ہوئے۔ ۱۳ اکتوبر کو حلب شہر میں ۵ بم دھماکوں میں ۱۵ فوجیوں سمیت پچاس افراد ہلاک اور سو سے زیادہ زخمی ہوئے جب کہ درجنوں عمارتیں بھی کھنڈر بن گئیں۔ ۱۹ اکتوبر کو دو فدائی کار بم دھماکوں سے ایئر فورس انٹیلی جنس کمپلیکس کو تباہ کر دیا گیا۔ ۱۱۲ اکتوبر دوسرا بڑا خونیں دن تھا، اس روز ۹۰ فوجیوں سمیت ۲۲۰ افراد ہلاک ہوئے۔ ۱۱۸ اکتوبر کو فدائی حملے اور بم باری سے ۱۷۰ افراد ہلاک ہوئے۔

شام میں حقوق انسانی کی خلاف ورزیوں پر نظر رکھنے والے اقوام متحدہ کے کمیشن نے خبردار کیا کہ شام میں غیر ملکی اسلامی شدت پسندوں کا کردار خطرناک رخ اختیار کرتا جا رہا ہے۔ ایک امریکی رپورٹ میں بھی کہا گیا ہے کہ قطر اور سعودی عرب سے آنے والے ہتھیار مجاہدین تک پہنچ رہے ہیں۔ ان مجاہدین نے امریکہ اور اتحادیوں کو مشکل میں ڈال دیا ہے، امریکہ اور اتحادیوں کو بشارالاسد قبول ہے نہ مجاہدین، اور سیکولر اقتدار میں آنے کی سکت نہیں رکھتے۔

مالی......افریقہ کا افغانستان:

'اسلام، شریعت' یہ دو الفاظ پوری دنیائے کفر کو 'خطرے' سے دوچار کر دیتے ہیں۔ حالانکہ انہی دو الفاظ نے چودہ صدیاں قبل دنیا کو علم، امن اور انصاف سے روشناس کرایا اور تاریک یورپ کو روشنی دکھائی۔ آج پوری دنیا ویسے ہی ظلم و ناانصافی (بلکہ اس سے بھی بدتر) سے دوچار ہے جیسے اسلام سے قبل تھی، وہی قوتیں عدل و امن کی راہ میں حائل ہیں جو پہلے تھیں اور اسلام کے خلاف وہی الزامات ہیں۔ افریقی ملک مالی کے شمالی حصے میں لاقانونیت، لوٹ مار، قتل و غارت کا راج تھا۔ مجاہدین نے آگے بڑھ کر عدل و امن قائم کر دیا۔ سات ماہ کے عرصے میں ایک جوڑے کو زنا کاری کی سزا ملی اور دو یا تین افراد کے ہاتھ کاٹے گئے......حدود اللہ کے نفاذ کی برکت سے ہر طرح کی اخلاقی گراوٹ کا خاتمہ ہوا اور مکمل طور پر امن و امان قائم ہو گیا۔ مگر مغربی اور افریقی میڈیا نے آسمان سر پر اٹھا لیا حالانکہ امریکہ کے ڈرون میزائلوں سے ہاتھ ہی نہیں پورے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ عراق، افغانستان، قفقاز، شام میں ہر ماہ سیکڑوں نہیں ہزاروں لاشیں گر رہی ہیں اور یہ شریعت کے نفاذ کی وجہ سے نہیں بلکہ ''جمہوریت'' کے نام پر گرائی جا رہی ہیں۔ پروپیگنڈہ کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں، یہ الفاظ جنوبی مالی کے صدر ٹراؤرے کے ہیں:

''یہ شمالی مالی ہے جہاں شریعت مسلط کر کے ظلم ڈھایا جا رہا ہے۔ موسیقی بند اور عورتوں کو سکارف جبراً پہنایا جا رہا ہے...... یہ مالی ہے جہاں سنگسار کر کے مارا جاتا ہے...... یہ مالی ہے جہاں ہاتھ کاٹ دیے جاتے ہیں...... یہ مالی ہے جہاں لوگوں کو سرعام کوڑے مارے جاتے ہیں...... یہ مالی ہے جہاں عورتوں پر ظلم ہوتا ہے۔ یہ پوری دنیا کے لیے خطرہ ہے، ہماری مدد کیجیے، مالی کی مدد کیجیے تاکہ ہم ہمسائیوں کے مسائل کا حل بنیں نہ کہ مسئلہ......''

شمالی مالی میں قائم عدل و امن کی فضا کو جڑ سے اکھاڑنے کے لیے افریقہ، یورپ اور امریکہ متحرک ہو چکے ہیں۔ الزامات کی وہی بارش ہے جو طالبان کے خلاف تھی۔ اکنامک کمیونٹی آف ویسٹ افریقن سٹیٹس ECOWAS تو گزشتہ کئی ماہ سے شمالی مالی میں فوجی مداخلت کا مطالبہ کر رہی تھی۔ اس کے رہنما فوجی مداخلت کے لیے باقاعدہ لابنگ کر رہے تھے۔ ۱۱۲ اکتوبر کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں ایک قرارداد پیش کر دی گئی۔ سلامتی کونسل نے کہا ہے کہ ۴۵ دن کے اندر شمالی مالی میں بین الاقوامی مداخلت کا تفصیلی منصوبہ پیش کیا جائے۔ ۱۱۹ اکتوبر کو مالی کے دارالحکومت باماکو میں افریقی لیڈر اکٹھے ہوئے۔ ۲۰ سے زیادہ ممالک، عالمی تنظیموں اور اقوام متحدہ کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں ویسٹ افریقہ ECOWAS، افریقن یونین کے نمائندے نمایاں رہے۔ ان لوگوں نے فوری حملے کا مطالبہ کیا۔ کون کون شمالی مالی پر حملے میں حصہ لے گا، کون کمانڈ کرے گا، اخراجات کیسے اکٹھے ہوں گے؟ ابھی اس کی کوئی تفصیل سامنے نہیں آئی۔

نیو افریقن یونین کے سربراہ نکوسازانا ذوما کا کہنا ہے کہ ''مالی کا بحران ترجیحات میں سرفہرست ہے''۔ ادھر ۱۱۹ اکتوبر کو برسلز میں یورپی یونین کی ہونے والی میٹنگ میں کہا گیا کہ ''شمالی مالی کی صورت حال انتہائی خطرناک ہے۔ یہ ساحلی خطے، مغربی اور شمالی افریقہ اور یورپ سب کے لیے فوری خطرہ ہیں''۔ یورپی یونین کی خارجہ امور کی چیف کیتھرائن اشٹون نے کہا: ''اس صورت حال سے دہشت گرد اور منشیات کے سوداگر فائدہ اٹھا رہے ہیں، شمالی مالی پر پابندیاں لگانی ہوں گی''۔ کیسی احمقانہ بات ہے، شمالی مالی کو جب کوئی تسلیم ہی نہیں کرتا تو پابندیاں چہ معنی دارد؟ شمالی مالی کے حکمران نشے کے استعمال پر سزائیں دیتے ہیں، وہ منشیات کے کاروبار کی اجازت کیسے دے سکتے ہیں؟ افغانستان میں طالبان کے دور میں منشیات کی پیداوار صفر تھی، اس کے باوجود یہ احمق ان پر الزام لگاتے تھے کہ وہ منشیات کے پیسوں سے حکومت چلا رہے ہیں۔ مغرب کا سارا پروپیگنڈا جھوٹ کی بنیاد پر ہے، بے وقوف عوام دجالی میڈیا کے شور وغوغا سے اسے تسلیم کر لیتے ہیں۔ خود پوری دنیا کو شمالی مالی پر حملے کے لیے اکٹھا کر رہے ہیں لیکن مالی میں سوڈان، نائیجیریا، الجزائر وغیرہ سے جو مجاہدین آ رہے ہیں، ان کو ہوّا بنا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ مغربی میڈیا کی رپورٹس میں ہے کہ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ لوگ شمالی مالی کی فورسز کی تربیت کے لیے آئے ہیں، نہایت خوش اخلاق ہیں، اور ان سے عوام کو کوئی تکلیف نہیں۔ یہ بھی پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ شمالی مالی کی حکومت مدرسوں سے طلبہ کو بھرتی کر رہی ہے۔ کوئی ان سے پوچھے کہ کیا دیگر ممالک میں ''جنگلوں'' سے بھرتی ہوتی ہے، افواج میں سکولوں اور کالجوں کے طلبہ ہی بھرتی ہوتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۵۹ پر)

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

ملا امین اللہ المعروف ملا بور جان شہید رحمہ اللہ

شاہد غزنی وال

مختصر تعارف:

آپ کا اصل نام امین اللہ جب کہ ملا بور جان کے نام سے مشہور تھے۔ آپ حاجی محمد صادق کے بیٹے اور ملا موسیٰ جان کے پوتے تھے۔

ولادت:

آپ کی پیدائش ۱۹۵۴ء کو صوبہ قندھار کے ضلع پنجوائی میں تلکان نامی گاؤں میں ایک دین دار گھرانے میں ہوئے۔

ابتدائی تعلیم:

چونکہ آپ کا تعلق ایک مشہور دین دار اور علمی گھرانے سے تھا، اسی وجہ سے بچپن میں والد محترم نے قدیم زمانے کے علما کے طرز پر اپنے بیٹے کی تعلیم و تربیت کی، تا کہ وہ اپنے دین عقیدے اور امت کی خدمت کے لیے ایک روشن نامور ستارہ بن سکیں، بچپن ہی میں والد محترم کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا اس کے بعد آپ کی تربیت آپ کی شفیق والدہ نے کی۔ والد محترم کی وفات کے بعد اگر چہ آپ کو گونا گوں اقتصادی مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا، لیکن پھر بھی آپ نے تعلیم نہیں چھوڑی، بلکہ آخری مراحل تک آپ نے بڑے شوق سے اپنے تعلیمی سلسلے کو جاری رکھا۔

جہادی میدان میں آپ کی سیاسی اور انتظامی جدوجہد:

۱۹۷۹ء کو جس وقت کمیونسٹوں نے حکومت پر قبضہ کیا تو اس وقت ملا بور جان دینی تعلیم کے ابتدائی درجات سے فارغ ہوئے تھے، کمیونسٹوں نے اس وقت کے علما اور تعلیمی اداروں کے سربراہوں، اساتذہ، اور دیگر اسلامی طرز فکر رکھنے والے افغان شہریوں کو شہید کرنا شروع کیا، اور انہیں حبس بے جا میں رکھ کر طرح طرح کے تشدد کا نشانہ بنایا جیسا کہ آج کل صلیبی اور ان کے زرخرید غلام بغیر کسی عدالتی کارروائی اور بغیر کسی دلائل کے اسلام سے محبت کرنے والوں کو پھانسی پر چڑھا رہے ہیں۔

چنانچہ اسی وجہ سے ملا بور جان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تعلیمی سلسلے کو ادھورا چھوڑ کر جہاد کے روشن میدان کا رخ کیا، اگر چہ اس وقت آپ کم عمر تھے، لیکن آپ میں اسلامی غیرت اور جذبہ اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ اس میدان میں آپ نے بڑوں بڑوں کو پیچھے چھوڑ دیا، آپ نے پچیس سال کے عمر میں ملا محمد اخوند کی قیادت میں صوبہ قندھار کے ضلع پنجوائی سے اپنی جہادی زندگی کا آغاز کیا آپ نے بہادری اور جرأت سے بہت ہی کم عرصے میں کمانڈر کا لقب پایا۔ ضلع پنجوائی کا جنوبی مغربی حصہ ان علاقوں میں سے تھا جہاں روسی حملہ آوروں کے زرخرید غلاموں پر آئے روز حملے ہوتے رہتے تھے۔

سوویت یونین کے خلاف جہاد:

۱۹۸۰ء سے لے کر ۱۹۸۹ء تک ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا جس میں اس ضلع میں روسیوں اور ان کے غلاموں پر حملہ کر کے ان کو مردار نہ کیا گیا ہو۔ قندھار کی جغرافیائی حیثیت روسیوں کے لیے بڑی اہمیت کی حامل تھی اسی وجہ سے ان کی زیادہ تر توجہ قندھار پر مرکوز تھی، تا کہ وہ مجاہدین کی کارروائیوں کو روک سکیں، اسی وجہ سے روسیوں نے جدید اسلحے سے لیس فوج سے اس شہر کا محاصرہ کر رکھا تھا، لیکن مجاہدین کی بدلتی حکمت عملی سے مالجات اور پشمول کے علاقوں میں روسیوں پر وقتاً فوقتاً حملے ہوتے رہے، جن میں انہیں بہت سے جانی اور مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑا، اسی طرح سیکڑوں مجاہدین اپنی تنظیموں کے جھنڈے تلے جہادی کارروائیاں کر رہے تھے، لیکن محاذ پر وہ دشمن کے مقابلے میں سب کے سب ملا بور جان کی زیر قیادت لڑتے تھے، آپ کا تعلق اگر چہ تنظیمی لحاظ سے حزب اسلامی سے تھا لیکن دیگر تمام تنظیموں کے اراکین آپ سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔

قندھار کے محاذ پر:

بہت سے نامور کمانڈر آپ کی بہادری اور جنگی مہارت اور تجربے کے معترف تھے، چنانچہ اسی وجہ سے قندھار شہر کے اول خط پر آپ کو کمانڈر مقرر کیا گیا، روسی حملہ آوروں کے مقابلے میں چھاپہ مار کارروائیوں میں آپ کو ایک امتیازی مقام حاصل تھا، آپ کے قریبی ساتھی مولا دادا آپ کے بارے میں کہتے ہیں کہ آپ غیرت، جاں نثاری اور بہادری کا ایک نمونہ تھے۔ چھاپہ مار کارروائیوں میں آپ کو ایک خاص مہارت حاصل تھی جس کی وجہ سے دشمن آپ سے ہر وقت مرعوب رہتا تھا، جس لڑائی میں آپ بذات خود موجود ہوتے تو مجاہدین کو یہ کامل یقین ہوتا تھا کہ ان شاء اللہ کامیابی ہماری مقدر بنے گی۔

مولا دادا آپ کے بارے میں مزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجاہدین نے روسیوں کے مرکز پر حملہ کا منصوبہ بنایا اس کاروائی کی کمان آپ کی ذمہ تھی، آپ چند بہادر مجاہدین ساتھ لے کر (جن میں ایک امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ بھی تھے اس وقت امیر المومنین نصرہ اللہ، ملا بور جان شہید رحمہ اللہ کے ساتھ ایک عام مجاہد کی حیثیت سے لڑ رہے تھے) روسی مرکز پر حملہ کرنے گئے۔ جس وقت ملا بور جان روسیوں کے مرکز کے قریب پہنچے تو ایک اونچی جگہ پر چڑھ کر ان کی کمین گاہ کا معائنہ کرنے لگے آپ نے دیکھا کہ روسی اپنے مقامی غلاموں کے ساتھ ''تاش'' کھیل رہے ہیں۔ آپ نے حکم دیا کہ

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

بڑے اسلحے کو اوپر پہاڑ پر چڑھادو اور وہیں سے ان پر حملہ کر دیا۔ سخت لڑائی کے بعد دشمن کو بہت زیادہ جانی اور مالی نقصان پہنچا۔ جب کہ مجاہدین اللہ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت اپنے مورچوں تک واپس آ گئے۔

صوبہ قندھار کا ضلع ارغنداب روسیوں کے لیے ایک اہم اسٹراٹیجک حیثیت رکھتا تھا کیونکہ یہ علاقہ صوبہ کے مرکز سے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع تھا اور اس ضلع کا ہاتھ سے نکل جانا پورے صوبے سے محرومی ...... جب کہ اس کا کنٹرول پورے صوبے کا کنٹرول شمار ہوتا۔ روسیوں نے ۱۹۸۸ء کو مختلف قسم کے جدید اسلحے سے لیس فوج، ٹینکوں اور طیاروں کی مدد سے معروف روسی جنرل بوریس گورموف کی قیادت میں اس خطے پر حملہ کیا۔

چھاپہ مار کارروائیوں میں آپ کو ایک خاص مہارت حاصل تھی جس کی وجہ سے دشمن آپ سے ہر وقت مرعوب رہتا تھا، جس لڑائی میں آپ بذات خود موجود ہوتے تو مجاہدین کو یہ کامل یقین ہوتا تھا کہ ان شاءاللہ کامیابی ہماری مقدر بنے گی۔

مذکورہ جرنیل نے اپنی کتاب "سرخ لشکر افغانستان میں" میں اس جنگ کی پوری تفصیل لکھی ہے۔

فدایانہ جذبہ اخوت:

جس وقت روسیوں نے ملا نقیب اللہ اور ان کے ساتھیوں کو ایک سخت محاصرے میں لے لیا جو تینتیس دن تک جاری رہا، تو اس وقت ملا بورجان رحمہ اللہ کا مرکز (پشمول) بھی ایک سخت محاصرے میں تھا، لیکن اس کے باوجود ملا بورجان شہید رحمہ اللہ سے اپنے مجاہد بھائیوں کا محاصرہ اور ان پر وحشیانہ بمباری برداشت نہ ہوسکی۔

اسی وقت آپ بہت سارے مجاہدین کو اپنے ساتھ لے کر ان محصور مجاہدین کے طرف روانہ ہوئے اور اچانک پیچھے کے طرف سے روسیوں پر حملہ کر دیا اس حملے نے روسیوں کو حیرت میں ڈال دیا چنانچہ وہ مجاہدین کے حملوں کا دفاع نہ کر سکے، اور بھاگنے پر مجبور ہوئے۔ اس طرح ملا بورجان اللہ تعالی کی مدد سے اس محاصرے کو توڑنے میں کامیاب رہے اور مجاہدین کو اس تکلیف سے باہر نکال لائے۔

جس وقت ملا بورجان نے روسیوں کو بھاگنے پر مجبور کیا تو اس کے بعد سے پورے افغانستان میں روسیوں کو پے در پے شکست کا سامنا کرنا پڑا، اور پھر وہ کبھی بھی ضلع ارغنداب میں مجاہدین کے مراکز کا محاصرہ نہیں کر سکے، ملا بورجان شہید رحمہ اللہ جہادی میدان میں ایک منفرد تجربے اور جنگی تکنیک کے ماہر کمانڈر تھے، وہ کبھی بھی دشمن کو یہ موقع نہ دیتے کہ وہ مجاہدین پر حملہ کرنے میں پہل کرے بلکہ وہ دشمن پر حملے میں خود پہل کرتے تھے۔

اللہ کی راہ میں زخم کھانا:

آپ نے زندگی کا زیادہ تر حصہ روسیوں کے خلاف جہاد میں گزارا، اور افغانستان کے جنوب مغربی حصوں میں ہونے والے معرکوں میں آپ نے شرکت کی جس میں دو مرتبہ آپ زخمی بھی ہوئے۔ پہلی دفعہ آپ ۱۹۸۴ء میں زخمی ہوئے جس وقت باغ پل کے مقام پر روسیوں نے آپ کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ اس محاصرہ کے دوران میں آپ مجاہدین کی قیادت کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے کہ دھماکے میں زخمی ہوئے۔

دوسری مرتبہ ۱۹۸۷ء میں محلّہ جات کے مقام پر روسیوں اور مجاہدین کے درمیان سخت لڑائی کے دوران میں آپ اپنے بہت سے مجاہد ساتھیوں سمیت زخمی ہوئے اس جنگ میں بہت سے مجاہدین شہید بھی ہوئے۔

اس طرح کے بہت سے واقعات ملا بورجان کی جہادی زندگی میں پیش آئے لیکن یہ آپ کے عزم میں اور ایمانی قوت میں ذرہ برابر کمی نہ کر سکے اور آپ نے ان سب کچھ کے باوجود جہاد کے محاذ کو گرم رکھتے ہوئے دین اور امت کے دشمنوں کے خلاف اس مقدس جہاد میں شامل رہے۔

طالبان کی اسلامی تحریک کی بنیاد رکھنے میں ملا بورجان شہیدؒ کا بنیادی کردار:

طالبان کی تحریک قندہار میں اس وقت شروع ہوئی جس وقت ملک بھر میں خانہ جنگی، ظلم، بے انصافی اور بدامنی اپنے عروج پر تھی۔ جب کہ دوسری طرف ایک نام نہاد حکومت تھی، جو ڈیڑھ ملین سے زائد شہیدوں کی توقعات کے برعکس ہر وہ کام کرتی تھی، جو شرعی ضوابط کے سراسر خلاف ہوتے۔ مجاہدین کے تمام جہاد اور قربانیوں کا مقصد صرف اسلامی نظام کا قیام تھا، چنانچہ اس فاسد اور بدکار حکومت کا نظام انہیں برداشت نہیں ہوسکتا تھا، کیونکہ اس نظام کو قبول کرنا انہیں لاکھوں شہیدوں کے خون کے ساتھ خیانت اور غداری کے مترادف لگتا تھا۔ اسی وجہ سے طالبان کی اسلامی تحریک کی ابتدا چند مخلص لوگوں نے کی اور اس فاسد نظام کو ختم کر کے ایک شرعی نظام قائم کرنے کے لیے جہاد کا آغاز کیا۔ ان لوگوں میں سے پختہ عزم کے مالک اور مخلص کمانڈر ملا بورجان بھی تھے، جو امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد کے دست و بازو بن کر ان کے ساتھ کھڑے ہوئے اور تحریک اسلامی طالبان کو فعال بنانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔

تحریک طالبان کی کامیابیاں:

جولائی ۱۹۹۴ء سے لے کر ستمبر ۱۹۹۶ء کابل کے فتح ہونے تک ساری کامیابیاں جو طالبان کے اسلامی تحریک نے حاصل کی وہ اللہ تعالی کے فضل و کرم اور ملا بورجان شہید رحمہ اللہ کی قربانیوں اور موثر تدبیروں کا ثمرہ اور نتیجہ تھیں۔

اکتوبر ۱۹۹۴ء کو جس وقت طالبان نے قندھار پر کنٹرول حاصل کر کے وہاں

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

ایک اعلیٰ شوریٰ قائم کی، ملا بورجان شہید رحمہ اللہ اس شوریٰ کے ایک فعال رکن تھے، وہ دیگر انتظامی امور بھی سرانجام دیتے رہے۔

شروع میں ملا بورجان قندھار کے امن وامان کے لیے کمانڈر مقرر ہوئے، بعد میں جب طالبان نے پیش قدمی کر کے دیگر صوبوں پر کنٹرول کا منصوبہ بنا تو اس وقت ملا بورجان رحمۃ اللہ علیہ کو خط اول پر جہادی محاذ کا کمانڈر مقرر کیا گیا۔ انہیں دیگر صوبوں میں مجاہدین کو منظّم کرنے اور کارروائیوں کو فعال بنانے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ آپ نے اس ذمہ داری کو بڑے احسن انداز سے نبھایا اور یہ سب کچھ آپ نے طالبان کے مرکزی کمانڈر ملا محمد اخوند اور ملا محمد ربانی کی رہنمائی سے کیا۔

طالبان نے اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت اور اچھی جنگی تدبیر سے بہت کم عرصے میں قندھار سے کابل اور اسی طرح چہار آسیاب اور میدان شہر تک اپنی کارروائیاں پھیلا کر بہت سے حصوں پر کنٹرول حاصل کرلیا۔

۱۹۹۵ء میں کابل کے جنوب میں چہار آسیاب کے مقام پر آپ شدید زخمی ہوئے آپ کو علاج کے لیے قندھار لایا گیا اور چند دنوں کے علاج کے بعد آپ نے دوبارہ چہار آسیاب کا رخ کیا اور خط اول کو قوت بخشی، اگست ۱۹۹۵ء تک طالبان نے ہر طرح کی کوششیں کی کہ وہ کابل کو فتح کرلیں، لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہوسکے۔ طالبان کی اسلامی تحریک کے مرکزی قائدین کے جانب سے کابل کو فتح کرنے کے نئے منصوبوں پر کام شروع ہوا۔ ۱۹۹۶ء کو کابل کے مشرق میں سپینہ شگہ، حصارک اور ازرہ اور اسی طرح ننگرہار، کنڑ، لغمان صوبے اور کابل کے دروازے ماہی پرتک کے حصے کو فتح کیا گیا۔

انتظامی خصوصیات:

ملا بورجان رحمہ اللہ نے انتظامی امور کسی تعلیمی ادارے سے نہیں سیکھے اور نہ ہی آپ نے کوئی جنگی ٹریننگ کسی سے حاصل کی لیکن پھر بھی آپ کے انتظامی مہارت کسی اعلیٰ تجربہ کار جرنیل سے کم نہیں تھی۔

آپ کی جنگی مہارتوں کے وجہ سے ہی قندھار سے روسیوں کا صفایا ہوا کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ ملا بورجان شہید رحمۃ اللہ علیہ کسی وقت بھی ان کے مورچوں پر دھاوا بول کر انہیں تہس نہس کر سکتے ہیں۔ وہ اس بات کو بھی اچھی طرح جانتے تھے کہ ملا بورجان جو منصوبہ بناتے ہیں، تو پھر اس پر ہر حال میں عمل درآمد بھی کر گزرتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ اپنے مراکز اور اڈوں سے بہت کم نکلتے۔ اسی طرح طالبان کے دور میں جن کارروائیوں میں آپ بذات خود شریک ہوتے تو ان میں مجاہدین کا نقصان نہ ہونے کے برابر ہوتا، آپ کارروائی سے پہلے اس کے تمام پہلوؤں کا اچھی طرح جائزہ لیتے اور اس کے نتائج کے بارے میں خوب غور وخوض کرتے اور مجاہدین کو اس کارروائی کا طریقہ کار دلائل کے ساتھ سمجھاتے۔

جنگی مہارت:

آپ کے ایک قریبی ساتھی (ملا بازمحمد اخوند) آپ کے بارے میں کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم چار آسیاب کے مقام پر اولین محاذ پر بیٹھے ہوئے تھے، کہ آپ نے مجھ سے کہا کہ یہاں اس محاذ پر ہمیں ایک سال اور آٹھ مہینے گزر گئے ہیں اور، بہت سارے مجاہدین بھی شہید ہوگئے ہیں ہم نے بہت کوشش کی لیکن پھر بھی کابل کو فتح نہ کر سکے۔ میرے تجربے کے مطابق ہم کابل کو چہار آسیاب اور میدان شار کی جانب سے فتح نہیں کر سکتے بلکہ اگر ہم اس کی بجائے کابل کی مشرق کی جانب سے کارروائیوں کا آغاز کریں تو اللہ تعالیٰ کی فضل وکرم سے بہت جلد ہم کابل فتح کرلیں گے۔

ملا بازمحمد اخند کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ نے مجھ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی فضل وکرم سے آپ کا یہ بھائی بہت کم عرصے میں کابل کو مشرق کی جانب سے فتح کرسکتا ہے اور پھر اس کے بعد ہم شریعت کے سائے تلے یہاں گھومیں پھیریں گے۔

ملا بازمحمد اخوند کہتے ہیں کہ انہی دنوں طالبان نے اپنی کارروائیوں کو روک دیا اور باہمی اتفاق سے کابل کی مشرقی جانب سے کارروائیوں کا آغاز کردیا، ملا بورجان نے کابل کو فتح کرنے کے لیے جتنے دنوں کا اندازہ لگایا تھا اتنے ہی دنوں میں طالبان نے پورا کابل فتح کرلیا۔

حسن اخلاق:

ساری زندگی آپ نے جنگی محاذ پر گزاری تھی، لیکن اس کے باوجود آپ بہت بردبار اور حلیم طبیعت کے مالک تھے، آپ حسن اخلاق کے پیکر اور ہر کسی پر رحم کرنے والے ایک دردمند انسان تھے، جنگ کے محاذ پر آپ کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ رویہ بالکل قرآن کریم کی اس آیت اشداء علی الکفار رحماء بینھم ''مؤمنین کفار کے مقابلے میں بہت سخت جب کہ آپس میں نرم'' کے موافق ہوتا تھا۔

جنگ کے محاذ پر آپ کی بھرپور کوشش ہوتی تھی کہ بے گناہ لوگوں کو کسی قسم کی تکلیف اور نقصان نہ پہنچے، نیز کارروائی کے دوران بھی آپ کی یہ کوشش رہتی تھی کہ مخالفین نہ مارے جائیں بلکہ انہیں موقع دیا جائے کہ یا تو وہ سرتسلیم خم کرلیں یا پھر لڑائی سے ہاتھ اٹھالیں۔

> آپ کے ایک قریبی ساتھی مولاداد کہتے ہیں کہ آپ نے اپنی پوری زندگی جہاد کے محاذ پر گزاری لیکن اپنی ذاتی ضروریات کے لیے بیت المال کو استعمال نہیں کیا اور نہ ہی بیت المال سے آپ نے کوئی ناجائز فائدہ اٹھایا، حالانکہ آپ کو ایسے سخت معاشی حالات کا سامنا تھا کہ اکثر اوقات روزمرہ ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مجھ سے قرض لیتے تھے

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

۱۰ فروری ۱۹۹۶ء کو جس وقت طالبان نے میدان شار اور لوگر فتح کر لیا تو بی بی سی کے ایک رپورٹر نے آپ کا انٹرویو لیا اور مستقبل کے بارے میں آپ سے پوچھا، اس نے ملا بور جان سے سوال کیا کہ اس میں کیا راز پوشیدہ ہے کہ دن کی بجائے آپ رات کو کارروائی کرتے ہو آپ نے جواب میں کہا کہ ہم نہیں چاہتے کہ مخالفین پر دن کی روشنی میں حملہ کریں کیونکہ دن کی روشنی میں وہ مارے جائیں گے اور بھاگ بھی نہیں سکے گیں ، چنانچہ اسی وجہ سے ہم دن کی بجائے رات کو کارروائی کرتے ہیں کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ اپنے مخالفین کو ماریں بلکہ ہم تو صرف ان علاقوں کی آزادی چاہتے ہیں تاکہ وہاں شریعت کا نظام قائم کر سکیں نہ یہ کہ ہم وہاں قتل وغارت گری اور خون کا بازار گرم کریں۔

آپ کی جنگی مہارتوں کے وجہ سے ہی قندھار سے روسیوں کا صفایا ہوا کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ ملا بور جان شہید رحمۃ اللہ علیہ کسی وقت بھی ان کے مورچوں پر دھاوا بول کر انہیں تہس نہس کر سکتے ہیں۔ وہ اس بات کو بھی اچھی طرح جانتے تھے کہ ملا بور جان جو منصوبہ بناتے ہیں، تو پھر اس پر ہر حال میں عمل درآمد بھی کر گزرتے ہیں۔

ساتھیوں کے ساتھ معاملے کے بارے میں ایک مجاہد عتیق الرحمٰن آپ کے بارے میں کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ کسی بات پر چند مجاہد ساتھیوں پر سخت غصہ ہوئے اور انہیں کچھ ڈانٹ پلائی۔ لیکن واپسی کے وقت آپ کو اپنے اس فعل پر بہت سخت پشیمانی ہوئی، چنانچہ نے آپ نے دوبارہ لوٹ کر ہر ایک سے فرداً فرداً معافی مانگ کر سب کو راضی کر لیا اور پھر خوشی خوشی اپنے جگہ کی طرف روانہ ہوئے۔

زھد وتقویٰ:

ایک طرف آپ اپنے ساتھیوں کے درمیان بہادری، غیرت اور جنگی تجربے کی بنیاد پر مشہور تھے، تو دوسری طرف آپ کی طرح زہد وتقویٰ اور عاجزی بھی بہت کم لوگوں میں پائی جاتی تھی۔ الغرض آپ تقویٰ اور پرہیزگاری کا ایک نمونہ تھے، آپ نے کبھی بھی بیت المال سے اپنے ذاتی خرچے کے لیے کچھ نہیں لیا اور اپنے ساتھیوں کو بھی اس بات کی وصیت کرتے رہتے کہ خیانت سے اپنے آپ کو بچائے رکھیں۔ آپ ایک بڑے انتظامی عہدے پر فائز کمانڈر رہتے اور تمام عسکری اور مالی امور آپ کی زیرِ نگرانی تھے لیکن اس کے باوجود آپ کی مالی حالت بہت گزارہ تھی۔

فقر واستغنا:

آپ کے ایک قریبی ساتھی مولا داد آپ کی مالی حالت کے بارے میں کہتے ہیں کہ جس وقت افغانستان سے کمیونسٹ نظام کا خاتمہ ہوا تو مختلف تنظیموں کی باہمی جھگڑوں اور اختلافات کی وجہ سے آپ نے ذریعہ معاش کے طور پر کچھ چھوٹا موٹا کاروبار شروع کیا۔

آپ نے اپنی پوری زندگی جہاد کے محاذ پر گزاری لیکن اپنی ذاتی ضروریات کے لیے بیت المال کو استعمال نہیں کیا اور نہ ہی بیت المال سے آپ نے کوئی ناجائز فائدہ اٹھایا، حالانکہ آپ کو ایسے سخت معاشی حالات کا سامنا تھا کہ اکثر اوقات روزمرہ ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مجھ سے قرض لیتے تھے۔

شہادت:

آخرکار یہ جوان مرد، بہادر، اخلاص کا پیکر اور وفادار، تجربہ کار مجاہد ملا امین اللہ بور جان بدھ کے روز عصر کے چار بجے کے وقت بمطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۹۶ء کو ابریشم تنگی کے مقام پر مخالفین کے ایک راکٹ کا نشانہ بنے اور اس طرح اللہ کے راستے میں اپنے وعدے کو پورا کرتے ہوئے شہادت کے اعلیٰ مقام سے سرفراز ہو کر اس فانی دنیا سے کوچ کر کے اللہ کے دربار میں چلے گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالی آپ کی روح کو خوشی سے سرشار رکھیں، اور جنت الفردوس کو آپ کا ٹھکانہ بنائیں۔

☆☆☆☆☆

نوائے افغان جہاد کو انٹرنیٹ پر درج ذیل ویب سائٹس پر ملاحظہ کیجیے۔

www.nawaiafghan.blogspot.com

www.nawaiafghan.co.cc

www.muwahideen.co.nr

www.ribatmarkaz.co.cc

www.jhuf.net

www.ansar1.info

www.malhamah.co.nr

http://203.211.136.84/~babislam

www.alqital.net

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

میری امیدوں کی دنیا!!!

شہید سمیر خان رحمۃ اللہ علیہ

برادر سمیر خان شہید رحمہ اللہ سعودی عرب میں پیدا ہوئے اور قومیت میں پاکستانی ہیں۔ انہوں نے اپنے لڑکپن کے ایام امریکہ میں گزارے، جب ان کا خاندان ریاض سے امریکہ منتقل ہوگیا۔ ہمارے اس بھائی کی زندگی میں ایک انقلاب کی آمد اس وقت ہوئی جب انہوں نے مسلم امہ کی حالت زار اور کفر کی مسلمانانِ عالم پر مسلط کردہ غارت گری کی آگہی حاصل کرنی شروع کی۔ انھوں نے یمن کی طرف ہجرت کے بعد شیخ انور العولقی شہید رحمہ اللہ کی قیادت میں انٹرنیٹ پر جہادی میڈیا میں نمایاں کردار ادا کیا۔ انگریزی زبان میں رسالہ انسپائر کے ۷ شمارے شائع کر کے عالم کفر کے ایوانوں میں لرزا طاری کیے رکھا اور دعوتِ جہاد کو عالمی سطح پر جاری رکھا۔ ۲۰۱۱ء میں امریکی ڈرون حملے میں مجاہد سمیر خان رحمہ اللہ اور شیخ انور العولقی رحمہ اللہ شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔ امریکہ سے یمن ہجرت کے بعد مجاہدین کے مراکز میں رہتے ہوئے اُن کے تاثرات ملاحظہ فرمائیں۔

تعارف:

جزیرۃ العرب میں ابطالِ اسلام کے درمیان رہتے ہوئے میں نے یہ سیکھا کہ مجاہدین گوریلا جنگ کیسے لڑتے ہیں۔ امت کے مجاہدین کے پاس پہنچنے سے پہلے میں یہ سوچا کرتا تھا کہ زیادہ تر وقت بلا واسطہ یا بالواسطہ قتال میں مصروف رہوں گا۔ لیکن یہاں آ کر مجھے اِس بات کا ادراک ہوا ہے کہ مجاہدین کے ساتھ رہنا اصل میں ایک فرد کے اندازِ زندگی اور عادات کو نئے سرے سے تشکیل دے کر ایسا بنا دینا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا سے قریب تر ہو۔ اِن تاثرات میں جو میں نے قلم بند کیے ہیں، میں اِن تجربات کو تمام مجاہدین کے استفادے کے لیے بیان کروں گا۔

صفائی:

اپنی جہادی زندگی میں صاف ستھرا رہنا کبھی بھی اُن مشکلات کی وجہ سے نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے جو ممکنہ طور پر واقع ہوسکتی ہیں۔ بعض صورتوں میں آپ چند بھائیوں کے ساتھ ایک تنگ کمرے یا گھر میں رہائش پذیر ہوں گے۔ غیر ضروری مسائل سے بچنے کے لیے اپنے آپ کو اور بھائیوں کو اِس بات پر آمادہ کریں کہ کمرے (یا کمروں) کی باقاعدگی سے صفائی کریں۔ جہاں تک آپ کی اپنی ذات کا تعلق ہے تو روزانہ غسل کرنا بہترین ہے مگر بعض حالات میں یہ ممکن نہیں ہوتا۔ جس جگہ آپ عارضی طور پر رہائش پذیر ہوں وہاں پانی کی فراہمی بعض اوقات مسئلہ بن جاتی ہے۔ چنانچہ ایسی صورت میں اپنے سے پہلے دوسروں کا خیال کرنا ضروری ہے۔ بالفاظِ دیگر پانی کی قلت کی صورت میں ضرورت کے مطابق ہی استعمال کریں۔

مرکز سے مرکز تک:

آپ کا زیادتر وقت ایک مرکز سے دوسرے مرکز تک سفر میں گزرے گا۔ مراکز میں رہنے کے قواعد میں یہ باتیں شامل ہیں کہ مرکز سے باہر سفر نہ کرنا، پست آواز میں بات کرنا، اپنی بندوق نہ چلانا اور فون استعمال نہ کرنا۔ بعض مراکز ایسے بھی ہیں جہاں الیکٹرونک آلات کے استعمال پر پابندی عائد ہوتی ہے۔

آپ اِن مراکز کی جانب چند مجاہدین کے ہمراہ سفر کریں گے۔ مرکز میں رہتے ہوئے اپنے وقت کو کارآمد بنائیے۔ یہاں دن سست رفتاری سے گزریں گے۔ اگر آپ مقامی زبان بول سکتے ہیں تو پھر مجاہدین کی صحبت سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں۔ اگر آپ پر کوئی ذمہ داریاں عائد نہیں کی گئیں تو پھر بھرپور کوشش کریں کہ اپنے وقت کا زیادہ حصہ قرآن مجید حفظ کرنے، علم دین حاصل کرنے اور عبادات میں انہماک میں گزاریں۔

کسی بھی مرکز میں رہائش کا دورانیہ ہمیشہ بدلتا رہتا ہے۔ یہ چند گھنٹوں سے لے کر چند مہینوں تک کسی بھی مدت پر محیط ہوسکتا ہے۔ میں مشورہ دیتا ہوں کہ آپ اِس طرح رہنے کی مشق اپنے گھر میں، یا کسی دوست کے گھر میں، یا ہوٹل/موٹل میں، یا پہاڑوں پر یا کسی مسجد میں اس طرح کریں کہ اُس جگہ پورا ایک ہفتہ یا جتنا زیادہ عرصہ آپ رہ سکتے ہیں، ایک یا دو دوستوں کے ہمراہ رہیں۔ اس دوران میں الیکٹرونک کے کوئی بھی آلات استعمال نہ کریں، اپنا موبائل فون صرف اضطراری حالت میں استعمال کریں، اِس عرصے میں اضطراری حالات کے سوا اُس جگہ سے بالکل باہر نہ جائیں۔ علم دین حاصل کرنے، قرآن مجید حفظ کرنے، اُس پر تفکر و تدبر کرنے، بہت زیادہ ذکر کرنے، اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اچھا وقت گزارنے، نوافل ادا کرنے، لمبی دعائیں کرنے، جسمانی ریاضت کرنے، عسکری رہنمائی والے کتابچے پڑھنے (انہیں پرنٹ کر لیں)، جنگی مہارت حاصل کرنے، کھانا پکانے، اپنے کپڑے صاف کرنے، اپنی جائے رہائش صاف کرنے اور صاف ستھرا رہنے کی مشق کریں۔ اپنے ساتھیوں سے بات کرتے وقت اپنی آواز پست رکھنے کی عادت اپنائیں۔

اس طرح کی مشق سے پہلے اس بات کا اچھی طرح اندازہ کرلیں کہ آپ نے اپنے عرصہ قیام کے لیے ضرورت کے مطابق کھانا ساتھ رکھا ہے، معدے کی تکالیف سے

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

محفوظ رہنے کے لیے ضرورت سے زیادہ کھانے سے بچیں۔ اپنے ساتھ سر درد، بخار، سردی، معدے کی تکالیف کے لیے ضروری ادویات اور حشرات مارنے کی سپرے بھی ساتھ رکھیں لیکن ذہن میں رکھیں کہ بیماری سے شفا اور مصیبتوں سے نجات اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ مسجد میں ایک ہفتے کے لیے اعتکاف کرنا اِس مقصد کے لیے ایک اچھی مشق ہے۔ اگر چند دوستوں کے ہمراہ کسی ایسی غیر عوامی جگہ پر رہا جائے جہاں لوگوں کی روزانہ آمدورفت نہیں ہوتی تو یہ بہت بہتر ہے۔

آپ کو فارغ وقت کی قدر اُس وقت آنے لگے گی جب آپ اِس سے محروم ہوں گے۔ اپنے فارغ وقت سے فائدہ اُٹھائیں اور اسے عقل مندی سے استعمال کریں۔ جہاد میں فارغ وقت اللہ کی طرف سے ایک رحمت ہے اور یہ کوئی محرومی کی بات نہیں۔ مثال کے طور پر عراق میں مجاہدین کا ایک گروہ تھا جو ایک گھر میں لگا تار تین ماہ تک رہا اور اُنہیں کسی لڑائی سے واسطہ نہ پڑا حالانکہ اُس وقت جنگ زوروں پر تھی۔ افغانستان سے آنے والے ایک بھائی نے بھی مجھے بتایا کہ وہ وہاں ایک سال رہا اور صرف ایک کارروائی میں حصہ لے سکا۔

یہ کوئی منفرد واقعات نہیں ہیں، ایسا ہونا بالکل ممکن ہے۔ طویل عرصے تک لڑائی سے واسطہ نہ پڑنا وہ کیفیت ہے جس سے ہم میں سے اکثر کو گزرنا پڑتا ہے۔ میں پرزور تاکید کرتا ہوں کہ مغرب میں رہنے والے بھائی جہادی میدانوں سے سیکھ کر اپنے ملکوں کے اندر ہی جہاد کریں کیونکہ وہ یہ انتخاب کر سکتے ہیں کہ کب لڑنا ہے اور کب نہیں لڑنا۔ جہادی میدانوں میں آپ صبر کے ثمرات چکھتے ہیں۔ یہ مشقیں کرنے کا مقصد اپنے آپ کو صرف اُن حالات کے لیے ہی تیار کرنا نہیں جن سے آپ کو مجاہدین کے مراکز پر واسطہ پڑے گا بلکہ اِن کا مقصد یہ بھی ہے کہ اپنی روح کو اُس مادی دنیا کی آلائشوں سے بچائیں جن سے ہم میں سے اکثر آسانی دل لگا لیتے ہیں۔

کھلی فضا میں رھنا:

کھلی فضا میں رہنا، مراکز میں رہنے سے زیادہ مشکل ہوگا۔ بعض مقامات پر یہ اتنا مشکل نہیں ہوگا کیونکہ مجاہدین خیمے گاڑھ لیں گے اور شاید کچھ بنیادی سہولیات بھی موجود ہوں۔ اگرچہ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کو ریت، پتھروں یا گھاس پر سونا پڑے اور ہوسکتا ہے کہ آپ کے پاس کمبل اور سونے والے بیگ بھی میسر نہ ہوں۔

جہاں تک موسم کا معاملہ ہے، آپ کو جہادی علاقے میں پہنچنے سے پہلے اُس کے بارے میں معلوم کر لینا چاہیے کہ دن اور رات کا موسم کیسا ہوتا ہے، خاص طور پر صحراوں، پہاڑی علاقوں، اور جنگلوں میں۔ آپ کو کھلے مراکز میں بیش تر وقت اپنے بوٹ یا سینڈل پہن کے رکھنے ہوں گے، لیکن آپ کو روزانہ یا کم از کم ہر تین دنوں میں انہیں اُتارنے کی عادت ڈالنی ہوگی تاکہ پاؤں صحت مند رہیں۔

افغانستان میں ایک بھائی ہر تین دنوں بعد جوتے اُتارنے کی عادت پر تو کاربند رہا لیکن اُس نے اپنے پاوں خوب اچھی طرح دھونے کا کام نہ کیا۔ کچھ عرصے بعد اُس کی چھوٹی انگلی اُس کے پاوں کے نیچے کی جانب دھنس گئی۔ اس کے بعد وہ چلنے پھرنے سے قاصر ہوگیا۔ اپنے پیروں کا اچھی طرح خیال رکھیں اور انہیں ٹھیک طرح سے دھوئیں۔

رازداری اور امنیت:

عصرِ حاضر کے جہاد کا ایک اہم ستون رازداری ہے۔ اگر مجاہدین آپس میں اِس پر عمل درآمد نہ کریں تو جہاد کو نقصان پہنچتا ہے۔ امنیت سے مراد یہ ہے کہ ساتھیوں سے اپنی ذاتی معلومات کو خفیہ رکھنا ماسوائے اُن تفصیلات کے جن کی امیر نے اجازت دی ہو۔ ایسا اِس لیے ہے کہ اگر ایک مجاہد کفار یا مرتدین کے ہاتھوں پکڑا جائے اور اذیت دے کر اُس کی تفتیش ہو تو ممکن ہے کہ وہ آپ کا نام اور جہاں سے آپ کا تعلق ہے، افشا کر دے۔ چنانچہ، بہ امر مثال اگر میں برٹش ہوں لیکن نسلی طور پر انڈین پس منظر رکھتا ہوں تو میں بھائیوں کو کہوں گا کہ میں فلاں فلاں جگہ سے ہوں (جو جگہ اصل میں آپ سے متعلق نہیں ہے)۔ یا اگر آپ اُنہیں کہہ دیں "امنیت" جس کا مطلب ہے کہ یہ ایک معتبر راز ہے، تو وہ سمجھ جائیں گے کہ یہ راز ہے اور دوبارہ پوچھنے سے گریز کریں گے۔ تاہم اِس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ اپنے آپ کو بالکل ایک روبوٹ جیسا ہی بنالیں اور جب بھائی آپ سے بات کریں تو اُنہیں جواب ہی نہ دیں۔ آپ کو بس یہ کرنا ہے کہ بات کرتے ہوئے یا کسی سوال کا جواب دیتے ہوئے محتاط رہنا ہے۔

علاوہ ازیں، کچھ خاص سوالات ہیں جنہیں پوچھنے سے آپ کو گریز کرنا چاہیے۔ اِن میں سے بعض یہ ہیں: "آپ کہاں سے ہیں"، "آپ کتنے عرصے سے جہاد میں ہیں"، "فلاں فلاں کہاں رہائش پذیر ہے"، "فلاں فلاں کارروائی کے لیے کب جائے گا" اور "ہم اِس مرکز کو چھوڑ کر کب جائیں گے"۔ ایسا اِس لیے ہے کہ ہم نہیں چاہتے کہ اپنی صفوں میں موجود ممکنہ جاسوسوں کو اس معلومات سے فائدہ اُٹھانے دیں۔ مزید یہ کہ آپ جتنے اِس قسم کے سوالات پوچھیں گے اُتنا ہی مجاہدین اور ذمہ داران آپ کے بارے میں شک میں مبتلا ہوں گے اور آپ پر گہری نگاہ رکھیں گے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

افغانستان میں صلیبی پسپائی کے چند مظاہر

سید عمیر سلیمان

اوباما کے دوبارہ صدر منتخب ہونے پر امارت اسلامیہ افغانستان کا اعلامیہ:

اوباما کو چاہیے کہ اس موقع پر دنیا کی ''حفاظت'' سے دست بردار ہوجائے، اپنے عوام کے مسائل اور مشکلات کو حل کرنے پر توجہ دے اور امریکہ کو مزید عالمی نفرت کے شعلوں میں نہ جلائے۔ اب امریکی عوام جنگ اور بے جا فوجی اخراجات سے تنگ آ چکے ہیں، اوباما اس حالت کا ادراک کرے، اپنے عوام کے مطالبات اور امیدوں پر توجہ مرکوز کر کے اس جنگ کو ختم کردے اور امریکہ کو جنگی جرائم انجام دینے میں مزید بدنام ہونے سے بچائے۔ اوباما جانتا ہے کہ امریکی قوم جنگ کے نقصانات اور کمرتوڑ معاشی بحران سے تھک چکی ہے، جارح فوجوں کو ہمارے ملک سے نکالنے میں دیر نہ کرے اور امریکی فوجوں کو ہلاکت میں نہ ڈالے۔ افغانستان میں امریکہ جن عناصر کی حمایت کر رہا ہے، وہ ہماری ملت کے سب سے زیادہ پست اور نامطلوب چہرے ہیں، ان کی حمایت سے امریکہ کو فائدہ کی بجائے مزید مسائل درپیش ہوں گے اور مزید جانی و مالی نقصانات اٹھائیں گے۔ اوباما اب اس بات کو بخوبی جان چکا ہے کہ امریکہ افغانستان میں جنگ ہار چکا ہے۔ لہٰذا دیر کرنے اور جھوٹ بولنے کے بجائے جلد از جلد ہماری مقدس سرزمین کو چھوڑے اور اپنے ملک اور عوام کی زندگی کی فکر کرے۔

ذبیح اللہ مجاہد، ترجمان امارت اسلامیہ افغانستان

افغان فوجی آرٹلری چلانا آخر کب سیکھیں گے:

امریکی جریدے ٹائم میگزین نے افغان فوجیوں کی جنگی تربیت کے حوالے سے ایک رپورٹ شائع کی ہے جس میں افغان فوج کے توپ خانہ کی صلاحیتوں پر سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔ ایک امریکی فوجی نے ایک واقعہ سناتے ہوئے کہا کہ:

''اکتوبر ۲۰۱۱ء میں دوپہر کے وقت افغان فوجی کنٹرول کی ایک چیک پوسٹ پر ریت کی بوریاں بھر رہے تھے جب اچانک بھاری مشین گن سے ان پر فائرنگ شروع ہوگئی۔ اس کے بعد ایک زوردار دھماکہ ہوا اور طالبان کی طرف سے چلایا گیا مارٹر گولہ پوسٹ کے قریب آکر لگا۔ پوسٹ پر موجود افغان فوجی فوراً حرکت میں آئے اور بڑی گنوں سے وادی میں اندھا دھند فائرنگ شروع کردی۔ اس کے ساتھ ہی مارٹر ٹیم کے ۳ فوجیوں نے وہاں موجود سب سے بڑی توپ کا کور اتارا، 82mm کا گولہ اس میں ڈالا اور ایک زوردار دھماکے کے ساتھ مارٹر فائر ہوگیا۔ اس کے بعد وہ سر اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے کہ گولہ کہاں جاکر گرتا ہے۔ گولہ چلانے کے پورے عمل میں نشانہ لینا، بلندی اور فاصلہ سیٹ کرنا، اور سمت متعین کرنا کہیں بھی نہیں تھا۔''

ایک اور امریکی فوجی نے اس بارے میں کہا کہ افغان فوجیوں کے پاس جو بھی بڑا اسلحہ ہے زیادہ تر روسی ساختہ ہے۔ ہم افغان فوجیوں کے پاس گئے اور پوچھا کہ آپ کو یہ توپ چلانا آتی ہے؟ تو وہ کہنے لگے کہ ہاں۔ ہم نے پوچھا آپ کے پاس اس کی ہدایات کی کتاب بھی ہوگی۔ انہوں نے ہمیں کتاب دکھا دی جو کہ روسی زبان میں اور وہاں کوئی روسی نہیں جانتا تھا۔ ہمیں اندازہ ہوگیا کہ وہ کس قدر توپ چلانا جانتے ہیں۔

صلیبی افواج کے افغانستان سے نکلنے کے دن جوں جوں قریب آ رہے ہیں ان کی پریشانی میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ افغان فوج کی تربیت کا جائزہ لینے کے لیے بار بار تجربات اور تجزیات کیے جا رہے ہیں۔ مگر ہر تجزیہ ان کے لیے ایسے ہی نتائج سامنے لاتا ہے۔

''گرین آن بلیو'' حملوں کے سدباب کے لیے نئے حفاظتی اقدامات:

افغان اہل کاروں کی طرف سے صلیبی فوجیوں پر بڑھتے ہوئے حملوں کے سدباب کے لیے صلیبی فوجی حکام کی طرف سے مزید ہدایات جاری کردی گئی ہیں۔

صلیبی فوجی بیت الخلا بھی اکیلا نہیں جائے گا بلکہ باہر ایک فوجی اس کی حفاظت پر مامور ہوگا۔

فوجی جب کھانا کھا رہے ہوں گے اس وقت بھی باہر پہرے پر فوجی موجود ہوں گے۔

ہر چار صلیبی فوجیوں کے لیے ایک گارڈین اینجل یعنی حفاظتی فوجی تعینات ہوگا جو ہر وقت ان کی حفاظت کرے گا۔

افغان اہل کاروں کی طرف سے صلیبی افواج پر حملوں کو روکنے کے لیے امریکی اور افغان حکام مسلسل تدابیر میں مصروف ہیں لیکن ابھی تک انہیں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اور یہ حملے نہ صرف مسلسل جاری ہیں بلکہ ان میں اضافہ بھی ہو رہا ہے۔

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

امریکی فوجیوں میں خودکشی کا بڑھتا ہوا رجحان:

امریکی فوجیوں میں خودکشی کے واقعات میں بھی مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ پینٹا گون کے اعداد وشمار کے مطابق رواں سال میں اب تک ۱۶۶ امریکی فوجی خودکشی کر چکے ہیں جب کہ صرف ماہ اکتوبر میں ۲۰ امریکی فوجیوں نے خودکشی کی۔ افغانستان میں تعینات زیادہ تر امریکی فوجی ذہنی مریض بن چکے ہیں۔ مسلسل ذہنی تناؤ اور مجاہدین کے حملوں کے خوف سے امریکی فوجیوں کے اعصاب جواب دے چکے ہیں۔ خودکشی کرنے والے امریکی فوجیوں میں زیادہ تعداد ان کی ہے جنہیں ایک سے زیادہ بار محاذ پر بھیجا گیا۔ افغانستان سے آنے والے فوجی اور معاون دستوں میں سے ۲۲ ہزار اہل کار خوف و دہشت میں مبتلا ہیں۔ امریکی فوج کی ذہنی صحت پر تحقیق کرنے والی ٹیم کے اعداد وشمار کے مطابق افغانستان سے واپس آنے والے ۱۷ فیصد فوجی خواب آور ادویات اور نشے کے عادی ہیں۔

امریکی فوجیوں میں خودکشی امریکی فوجی حکام کے لیے انتہائی پریشانی کا باعث تھی لیکن اس وقت امریکی فوجی قیادت خود جنسی سکینڈلز میں پھنسی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف اس رپورٹ بلکہ امریکی وزیر دفاع لیون پینٹا کی طرف سے فوجی قیادت کو جاری کی جانے والی یادداشت کو بھی نظر انداز کر دیا گیا جس میں خودکشی کے رجحان کے سدباب پر زور دیا گیا تھا۔

افغان جیلوں میں مجاهدین کی پهانسی پر امارت اسلامیه کا ردعمل

کابل انتظامیہ کی جانب سے پل چرخی سینٹرل جیل میں بعض مجاہد قیدیوں کو پھانسی کی سزا دی گئی۔ کابل انتظامیہ نے دنیا کو باور کرایا کہ "یہ دراصل جرائم پیشہ قیدی تھے جنہیں پھانسی کی سزا دی گئی"۔ کٹھ پتلی انتظامیہ کے اس دعوے میں کچھ بھی حقیقت نہیں۔ پھانسی پر لٹکائے جانے والے ان قیدیوں کا واحد 'جرم' امریکہ کے غاصبانہ قبضے کے خلاف جہاد تھا۔ امارت اسلامیہ ان قیدیوں کی بابت کرزئی انتظامیہ کو متنبہ کرتی ہے کہ وہ اپنے اس جرم کے بعد کابل انتظامیہ کے اٹارنی جنرل، عدالتوں اور تمام ملوث اداروں کے لیے سخت ترین ردعمل کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہے۔ آخر میں تمام ذرائع ابلاغ سے امید کرتے ہیں، کہ ملک کے جیلوں میں قید مظلوم قیدیوں کی مظلومیت کی صدا کو بلند کر کے دنیا کے کانوں تک پہنچا دیں اور اس بابت اپنی ذمہ داری نبھائیں۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: شام اور مالی کے محاذ

شمالی مالی میں غیر ملکی حملہ، حملہ آوروں کے لیے ویسے ہی نتائج دے گا جیسے افغانستان سے آئے۔ رپورٹس کے مطابق شمالی مالی کا علاقہ افغانستان سے بھی زیادہ مشکل اور خطرناک ثابت ہوگا۔ اس لیے حملے کا مطالبہ کرنے والے بھی حملے میں شریک ہونے سے ہچکچا رہے ہیں۔ حملے کے منصوبہ ساز چاہتے ہیں کہ پہلے فضائی بمباری ہو، اس کے بعد جنوبی مالی کی سرکاری فوج کے دستے حملہ کریں، ان کے پیچھے ECOWAS فورسز ہوں، ان کے بعد افریقن یونین اور سب سے آخر میں مغربی افواج مالِ غنیمت لوٹنے اور فتح کا جھنڈا لہرانے آئیں۔

فرانس شمالی مالی سے سب سے زیادہ "متاثر" ہے مگر وہ بھی فوجی دستے بھیجنے کے لیے تیار نہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ ہم شمالی مالی کی فوج کی مدد کریں گے، ماہرین بھیجیں گے اور انٹیلی جنس فراہم کریں گے۔ علاوہ ازیں یہ بھی خبریں ہیں کہ فرانس نے شمالی مالی میں ڈرون حملوں کا منصوبہ بنالیا ہے۔ اس کے جواب میں مجاہدین نے خبردار کیا ہے کہ "فرانسیسی شہریوں کے لیے دوزخ کے دروازے کھول دیے جائیں گے، اس لیے فرانس شمالی مالی پر حملہ کرنے یا حملے میں شریک ہونے کی غلطی نہ کرے"۔ شمالی مالی پر حملہ ایک بڑا بحران پیدا کرے گا اور سب سے زیادہ نقصان فرانس ہی اٹھائے گا۔ اس امکان کو بھی رد نہیں کیا جا سکتا کہ جنوبی مالی کی سرکاری فوج بھی حملہ آوروں ہی کے خلاف صف آرا ہو جائے یا انفرادی سطح پر اس کے فوجی افغان اہل کاروں کی طرح بیرونی حملہ آوروں کو قتل کرنا شروع کر دیں۔ ان شاء اللہ شمالی مالی حملہ آوروں کے لیے افریقہ کا افغانستان بن جائے گا۔

☆☆☆☆☆

ہر وقت کیوں اداس رہتی ہو میرے لیے پیاری بہنا
کیوں فکر میں ڈوبی رہتی ہو میرے لیے پیاری بہنا
کبھی لوٹ ہی آؤں گا ان طویل مسافتوں سے
کیوں آنکھیں تھکاتی ہو میرے لیے پیاری بہنا
اندھیری رات میں راستی کا دیا لیے نکلا ہوں
کیوں خود کو کھپاتی ہو میرے لیے پیاری بہنا
یہ رستے طویل ہیں اور وقت کم ہے میرے پاس
کیوں دروازے کو تکتی ہو میرے لیے پیاری بہنا
اور بھی تو ہیں بہنیں تیری طرح میری منتظر
کیوں اپنا ہی حق جتاتی ہو میرے لیے پیاری بہنا
یہاں نہیں تو وہاں کے ساتھ کی امید تو ہے
کیوں آنسو بہاتی ہو میرے لیے پیاری بہنا

حمزہ داؤد

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

اربا کی (قومی لشکروں) پر مجاہدین کے تابڑ توڑ حملے

رحمت اللہ ہلمندی

افغانستان میں نیٹو اتحاد کی صورت میں عالم کفر کی تمام منہ زور طاقتوں کو مجاہدین کے ہاتھوں منہ کی کھانی پڑ رہی ہے۔ایسے میں صلیبی کا فر اپنے زرخرید غلاموں کو مجاہدین کے مقابلے میں لا کر، اُن پر سرمایہ کاری کر کے خواب دیکھ رہے ہیں کہ شاید یہ لشکر (اربا کی) اُن کی ذلت ورسوائی کو فتح میں بدل دیں۔لیکن مجاہدین نے اُنہیں ''خوابوں کی دنیا'' سجانے کی مہلت بھی نہیں دی اور اربا کیوں کو اپنا مستقل ہدف بناتے ہوئے افغانستان بھر میں اُن کو کفار کا ساتھ دینے کا سبق سکھا رہے ہیں۔گذشتہ چند ہفتوں کے دوران میں ان ایمان فروشوں پر مجاہدین نے جو حملے کیے اُن میں سے چند کی مختصر روداد اس طرح ہے:

۱۱۸ اکتوبر کو قندھار کے ضلع ارغستان میں مجاہدین نے قومی لشکر کے مقامی کمانڈر کو مار ڈالا جب کہ سات جنگ جو مجاہدین سے آ ملے۔

۱۱۸ اکتوبر کو مجاہدین نے صوبہ زابل کے ضلع شاہ جوئی میں جنگ جوؤں کے بھرتی مرکز کے سربراہ جمعہ خان کو نشانہ بنایا۔اس کارروائی میں جمعہ خان اپنے دو ساتھیوں سمیت ہلاک ہو گیا۔

۱۱۸ اکتوبر کو قندوز کے ضلع دشت آرچی میں مجاہدین کے حملے میں جنگ جو کمانڈر رباچا سمیت ۳ جنگ جو ہلاک جب کہ ۱۰ سے زائد زخمی ہوئے۔

۱۲۵ اکتوبر: صوبہ بادغیس کے ضلع سنگ آتش میں ۵۰ مقامی جنگ جو اسلحہ سمیت مجاہدین سے آ ملے۔

۱۳۰ اکتوبر کو بادغیس کے ضلع قادس میں امارت اسلامیہ کے دعوت وارشاد کمیشن کے کارکنوں کی کوششوں سے قومی لشکر کے ۷۳ جنگ جوؤں نے مجاہدین سے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔انہوں نے 63 عدد کلاشنکوفیں، 4 عدد ہیوی مشین گنیں، 6 عدد راکٹ لانچر، ایک عدد اینٹی ایئر کرافٹ گن اور دیگر فوجی ساز و سامان مجاہدین کے حوالے کیں۔

۱۳۱ اکتوبر کو سرپل کے ضلع صیاد میں قومی لشکر کے ۸ جنگ جو مجاہدین کے سامنے تسلیم ہو گئے۔

۲ نومبر کو سرپل کے ضلع صیاد میں قومی لشکر کے ۴ جنگ جو مجاہدین کے سامنے تسلیم ہو گئے۔

۴ نومبر کو دائی کنڈی، بادغیس اور ہلمند کے صوبوں میں قومی لشکر کے چار جنگ جوؤں نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔ ۷ بادغیس کے صدر مقام قلعہ نوشہر میں قومی لشکر کے کمانڈر امام داد سمیت ۵۶ جنگ جوؤں نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔ اور مجاہدین کے ساتھ شامل ہو کر صلیبی افواج کے خلاف جہاد کرنے کا فیصلہ کیا۔

۶ نومبر کو فاریاب کے ضلع جمعہ بازار میں مقامی جنگ جو کمانڈر غلام کو مجاہدین نے فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔

۱۲ نومبر کو پکتیکا کے ضلع اورگون میں مقامی جنگ جوؤں پر مجاہدین کے حملے میں ۲ جنگ جو ہلاک ہو گئے۔

۱۴ نومبر: لوگر کے صدر مقام میں مجاہدین نے جنگ جوؤں کے دو کمانڈروں کو فائرنگ کر کے مار ڈالا۔

۱۵ نومبر کو قندھار کے ضلع خاکریز میں ۳ جنگ جوؤں نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔

۲۱ نومبر کو بغلان کے ضلع پل خمری میں مجاہدین نے قومی لشکر کے کمانڈر شاہ محمد کی گاڑی کو ریموٹ کنٹرول بم سے نشانہ بنایا۔جس کے نتیجے میں شاہ محمد اپنے ۸ ساتھیوں سمیت ہلاک ہو گیا۔

۲۱ نومبر کو اورزگان کے صدر مقام ترین کوٹ میں مجاہدین نے بارودی سرنگ دھماکے کے ذریعے جنگ جو کمانڈر غلام حیدر بہشتی کو مار ڈالا۔

۲۲ نومبر کو پروان کے ضلع سیاہ گرد میں مجاہدین کے حملے میں ۲ جنگ جو ہلاک ہو گئے۔

۲۱ نومبر: فراہ کے صدر مقام فراہ میں ظالم اور سفاک مقامی جنگ جو کمانڈر نور محمد جہانی مجاہدین کے کیے گئے بم دھماکے کے نتیجے میں مارا گیا۔

۱۲۰ اکتوبر کو نورستان کے ضلع کامدیش میں مقامی جنگ جوؤں پر مجاہدین نے حملہ کیا۔اس حملے میں ۲ جنگ جو ہلاک اور ۴ زخمی ہوئے۔

یہ تمام اعداد و شمار اور تفاصیل اُن تمام کارروائیوں کا محض ایک عکس ہیں جو افغانستان بھر میں مجاہدین اربا کیوں کے خلاف کر رہے ہیں۔یہ امر نہایت خوش آئند ہے کہ مسلح کارروائیوں کے ساتھ ساتھ امارت اسلامیہ کا تشکیل کردہ دعوت وارشاد کمیشن بھی اپنا کام پوری تندہی سے کر رہا ہے۔جس کے بابرکت نتائج بھی سامنے آ رہے ہیں اور کثیر تعداد میں مقامی جنگ جو اس کمیشن کی دعوت اور اصلاح کے نتیجے میں اپنے سابقہ کردار سے توبہ کرتے ہوئے مجاہدین سے مل رہے ہیں اور اُن کے شانہ بشانہ صلیبیوں سے جہاد کے لیے خود کو وقف کر رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

پاکستانی خفیہ جیلوں سے طالبان رہنماؤں کی رہائی

کاشف علی الخیری

۱۶ نومبر کو پاکستان نے اپنی جیلوں میں قید افغانستان سے تعلق رکھنے والے تیرہ طالبان رہنماؤں کو رہا کیا۔ رہا ہونے والے طالبان رہنماؤں میں مولوی انوار الحق (مولوی یونس خالصؒ کے فرزند)، ملاعبدالسلام (سابق والی صوبہ بغلان)، میر احمد گل (سابق والی صوبہ ننگرہار)، داؤد جلالی (سابق والی کابل) شامل ہیں۔ کرزئی انتظامیہ کی طرف سے قائم کی جانے والی 'افغان امن کونسل' کے ایک وفد نے حنا کھر کی دعوت پر صلاح الدین ربانی کی سربراہی میں وسط نومبر میں پاکستان کا دورہ کیا۔

اخباری اطلاعات کے مطابق اس دورے کے نتیجے میں ''اعتماد سازی'' کی فضا کو قائم کرنے کے لیے متذکرہ بالا مجاہدین کی رہائیاں عمل میں آئیں۔ امریکہ اور اس کے اتحادی نا صرف میدان جنگ میں طالبان سے مات کھا چکے ہیں بلکہ مجاہدین اُن کے تیار کردہ ''مذاکراتی ڈرامے'' کو بھی فلاپ کر چکے ہیں۔ اپنی ان ناکامیوں کے بعد کفار کے سازشی ذہن' مکروفریب کے ذریعے بازی پلٹ دینے کی تگ و دو میں لگے رہے۔ کبھی طالبان کے درمیان پھوٹ ڈلوانے کی سرتوڑ کوششیں کی گئیں، کبھی مجاہدین کو مراعات اور ترغیبات کے لالچ دے کر اپنے ساتھ ملانے کے جتن ہوئے، کبھی سعودی، اماراتی اور کویتی حکام کی مدد سے جہادی تحریک کو منہجِ دین سے ہٹانا چاہا، کبھی سابقہ جہادی لیڈروں کو ابھارا گیا لیکن صلیبیوں کی دال کسی بھی طرح گلنے کا نام نہیں لے رہی۔

امریکہ کی طرف سے جب بھی مذاکرات کا ڈھنڈورا پیٹا گیا، کرزئی انتظامیہ کی سانس میں سانس آئی۔ کیونکہ کرزئی بخوبی جانتا ہے کہ نیٹو افواج کو افغانستان بہرحال چھوڑنا ہے لیکن اُن کے جاتے ہی بیساکھیوں کے سہارے کھڑی اُس کی حکومت بھی اپنی موت آپ مر جائے گی۔ اسی لیے وہ ہر قیمت پر مجاہدین سے مفاہمت چاہتا ہے۔ یہی مقصد ہے جس کے لیے 'افغان امن کونسل' کی بنیاد رکھی گئی۔ کرزئی ایک جانب مجاہدین سے ''مراسم بڑھانے'' کی تگ ودو میں ہے جب کہ دوسری جانب اپنی دین دشمنی اور جہاد بے زاری کی بنیاد پر افغانستان اور پاکستان کے تمام لادین اور سیکولر طبقات کو مجاہدین کے خلاف 'مشترکہ جدوجہد' پر ابھار رہا ہے۔ الطاف حسین اور اسفندیار ولی کو خطوط لکھے جارہے ہیں جس میں ''دہشت گردی'' کے خلاف تعاون اور ''علم'' کے فروغ کی متحدہ کوششوں کی خواہشات کا اظہار کیا جارہا ہے۔

دوسری جانب نظامِ پاکستان کو معاملہ بھی اس سے ملتا جلتا ہے۔ پاکستانی نظام کھلی آنکھوں سے وہ منظر دیکھ رہا ہے جب کابل سمیت پورے افغانستان میں امیر المومنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ کی قیادت میں امارت اسلامیہ کا دوردورہ ہوگا......تب نظام پاکستان کی گذشتہ گیارہ سالوں میں مجاہدین سے کی جانے والی خیانتوں اور بدعہدیوں (جن کا احاطہ کرنے کے لیے ایک مستقل سلسلہ ہائے مضامین درکار ہے) کو کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ یہی وہ وجوہات ہیں جن کی بنا پر نظامِ پاکستان اور صلیبی کٹھ پتلی کرزئی بہرصورت مجاہدین کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے جتن کررہے ہیں۔ افواج پاکستان کی خفیہ جیلوں قید طالبان رہنماؤں کی حالیہ رہائیاں اسی سلسلے کی کڑی ہیں۔ اب پاکستان اور افغانستان پر مسلط خائن ٹولہ اپنی چالبازیوں کے ذریعے خود کو جہاد اور مجاہدین کے نظروں میں معتبر بنا کر تحریک جہاد کے ثمرات میں اپنا 'حصہ' چاہتا ہے۔ اسی لیے افغان امن کونسل کے تین روزہ دورے کے اختتام پر مشترکہ اعلامیے ہیں، طالبان کے لیے 'مراعاتی پیکج' ہے اور طالبان قیدیوں کی رہائی ہے......ساتھ ہی ساتھ ذرائع ابلاغ میں یہ تاثر دینے کی بھی بھرپور کوشش کی جارہی ہے کہ رہائی پانے والے طالبان کو ''اپنا بنا کر'' مجاہدین میں پھوٹ ڈلوائی جاسکتی ہے۔ کوئی عقل والا یہ بھی سوچے کہ جن لوگوں نے سات اور آٹھ سال پاکستانی عقوبت خانوں میں ہر طرح کا ظلم و جبر سہتے ہوئے گزار دیے وہ بھلا صلیبی حواریوں کے ایسے جھانسوں میں کیونکر آئیں گے؟

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مرتدین کی یہ ساری کاوشیں کارلا حاصل قرار پائیں گی۔ جن مجاہدین کو پاکستان کی خفیہ جیلوں سے رہا کیا گیا، اُن کے متعلق پہلے تو اس سوال کا جواب ملنا چاہیے کہ اُنہیں کس جرم کی بنا پر سالوں تک مسلسل تعذیب وتشدد کے مراحل سے گزارا گیا؟ اُن میں سے کتنے ایسے ہیں جو اِن کال کوٹھریوں اور ٹارچر سیلوں میں ہی اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر چکے ہیں؟ اب اگر اُنہیں رہا کیا گیا ہے تو یہ تحریک جہاد، مجاہدین یا خود اُن افراد پر کوئی احسان ہرگز نہیں ہے۔ اس سارے عمل کو پاکستان کی مجاہدین سے ''تعلق داری'' ثابت کرنے والے اس سوال کا جواب تو دیں کہ گیارہ سالوں میں اس ''تعلق داری'' کو نبھاتے ہوئے پاکستان نے کہاں کہاں اور کس کس موقع پر مجاہدین کی پیٹھ میں چھرا گھونپا ہے؟ حافظے کی کمزوری اور نسیان کا مرض لاحق نہ ہو تو نظامِ پاکستان کے جرائم کی طویل ترین فہرست کو کسی صورت بھلایا نہیں جاسکتا۔ لہٰذا طالبان کا واضح اور غیر مبہم موقف پیشِ نظر رہے تو کسی کے لیے ''اپنی دکان سجانا'' ممکن نہیں رہتا۔

☆☆☆☆☆

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

بامیان کی فتح

بامیان کی طرف طالبان کے لیے اب راستہ کھل گیا کیونکہ جعفر نادری جو راستے کی بڑی رکاوٹ تھا وہاں سے فرار ہو چکا تھا اور اس کے پورے علاقے پر اب طالبان کا قبضہ تھا۔ طالبان نے اس سرزمین پر جس پر بہت عرصے سے عیاشی اور بے دینی کا دور دورہ تھا شریعتِ محمدیؐ نافذ کی۔ بامیان کے راستے پر دو بڑے ضلع تھے نالہ برفک اور دو آب میخ زرین۔ ان دونوں اضلاع کے لوگوں کے پندرہ سال سے نادری نے راستے بند کیے ہوئے تھے۔ یہ لوگ شیعوں کے محاصرے کی وجہ سے کہیں آ جا نہیں سکتے تھے ان علاقوں میں ضروریات زندگی کی چیزیں بہت مہنگی تھیں۔ بامیان سے پہلے طالبان ان اضلاع میں گئے

جب طالبان نالہ برفک میں داخل ہوئے تو وہاں کے لوگوں کی خوشی دیدنی تھی۔ ایسے لگتا تھا جیسے ان لوگوں نے اس سے پہلے خوشی نام کی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ وہاں کے ایک باسی نے بتایا کہ یہاں کی عورتیں پندرہ سال سے شیعوں کے خوف سے گھروں میں بند ہیں، پہاڑ کے دامن میں ایک بڑا قبرستان تھا جس کی ہر قبر پر سفید رنگ کا جھنڈا لگا تھا۔ اس نے بتایا کہ یہ سب نادری کے شہید کیے ہوئے لوگوں کی قبریں ہیں۔ اس کے بعد طالبان دوسرے ضلع میں گئے، یہاں بھی تاتار قوم آباد تھی اور ان کے سربراہ مولوی اسلام اور مولوی باز محمد تھے۔ ان لوگوں نے بھی طالبان کا بڑا اچھا استقبال کیا۔ رات یہاں گزارنے کے بعد اگلی صبح طالبان بامیان کی طرف روانہ ہوئے اور مولوی اسلام صاحب کو رہبر مقرر کیا گیا۔

بامیان کی طرف دو راستے جاتے تھے۔ ایک عام راستہ جو شکاری درے سے ہو کر جاتا تھا اور دوسرا راستہ بیانی صیفان سے ہو کر بامیان تک جاتا تھا یہ راستہ بہت خراب تھا۔ طالبان نے اسی راستے پر سفر شروع کیا کیونکہ دوسرے راستے پر دشمن نے بڑے بڑے پتھر گرا کر اس کو بند کر دیا تھا۔ آگے آگے بلڈوزر راستے سے بڑے بڑے پتھر ہٹا کر راستہ بنا رہا تھا اور طالبان پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔ جب رات ہوئی تو طالبان نے صیفان کے مقام پر قیام کیا صبح چند ساتھی راستہ دیکھنے کے لیے آگے گئے۔ جب وہ پہاڑوں کے درمیان سے کم اونچائی والی پہاڑی ر پہنچے تو سامنے دشمن نے مورچے بنائے ہوئے تھے، طالبان نے تمام اطراف کا جائزہ لیا اور حملے کا پروگرام بنایا لیکن دشمن نے مورچوں کے قریب بارودی سرنگیں بچھائی ہوئی تھیں، گاڑیوں کے راستوں پر بڑے بڑے پتھر گرا کر اس کو بند کیا ہوا تھا اور یہاں سردی بھی بہت ہی سخت تھی۔

اسی دن طالبان نے حملے کے انتظامات مکمل کر لیے اور جب رات ہوئی تو دشمن کے مورچوں کے قریب ہو گئے۔ صبح کی نماز کے بعد طالبان نے دشمن کے مورچوں پر تین اطراف سے پیدل چڑھائی شروع کر دی۔ ایک طرف ملا غلام نبی جہاد یار شہیدؒ، دوسری طرف مولوی ولی جان صاحب اور تیسری جانب سے طالبان کی قیادت ملا برادر اخند کر رہے تھے۔ طالبان نے ایسا زوردار حملہ کیا کہ صبح آٹھ تک دشمن ایک محاذ سے پسپا ہو گیا اور پیچھے جا کر دوسرے پہاڑ پر مورچے بنا لیے۔ اب طالبان اور دشمن کے درمیان ایک پہاڑ تھا اس پہاڑ کے درمیان ایک درہ تھا جیسے ہی طالبان کی گاڑی اس درے کو پار کرتی تو دشمن کے ٹینک اور توپیں اس پر حملہ کر دیتیں۔ اس راستے سے گزر کر دشمن کے مورچوں تک پہنچنا بہت مشکل تھا۔ راستے میں بڑے بڑے پتھر گرا کر اور بارودی سرنگیں بچھا کر اس کو کافی مشکل بنا دیا گیا تھا۔

لیکن اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والوں کا راستہ کون روک سکتا ہے؟ طالبان نے اللہ کا نام لے کر حملہ شروع کیا اور دشمن پر تابڑ توڑ حملے کیے جس کی وجہ سے وہ بھاگ نکلا۔ طالبان نے اس کا پیچھا کیا اور بامیان سے دس کلومیٹر دور تک گئے تو رات ہو گئی پھر سب ساتھیوں نے مشورہ کیا کہ رات کو آگے نہ جایا جائے اور رات اسی جگہ گزاری جائے (یہ جگہ قم کوتل کے نام سے مشہور ہے یعنی پہاڑ کی چوٹی اور یہ چوٹی افغانستان میں سب سے اونچی چوٹیوں میں سے ہے) مغرب سے پہلے طیارے کی آواز آئی جو طالبان کے سروں کے بالکل اوپر سے گزرا، یہ دراصل ایک ایرانی طیارہ تھا جو ایران کی طرف چلا گیا بعد میں معلوم ہوا کہ اس میں بامیان کے بڑے بڑے کمانڈر تھے جو ایران بھاگ گئے تھے۔

صبح طالبان بامیان کی طرف روانہ ہوئے، بامیان پہنچ کر طالبان پورے شہر میں پھیل گئے اور تلاشی شروع کر دی۔ طالبان سب سے پہلے بامیان جیل پہنچے تو جو ساتھی زندہ اور صحت مند تھے باہر روڈ پر کھڑے تھے جن میں سے اکثر پاکستانی تھے۔ جب مجاہدین جیل میں داخل ہوئے تو سامنے چمن کے ایک ساتھی جمال الدین کی لاش پڑی تھی۔ دشمن نے بامیان سے فرار ہونے سے پہلے اکثر قیدیوں کو رسی سے باندھ کر شہید کر دیا تھا۔ اس بے رحم قوم نے فرار ہونے سے پہلے اپنے دل کی نفرت اور غصہ بے بس قیدیوں کو قتل کر کے نکالا۔

بامیان میں ہزارہ قوم آباد تھی جو سب شیعہ مذہب کے پیروکار تھے اور یہاں بدھ مت مذہب کے دو بڑے بت بھی بنے ہوئے تھے۔ ایک مرد کا اور دوسرا عورت کا۔ مرد کے بت کی لمبائی پچاس گز تھی اور عورت کے بت کی لمبائی تیس گز تھی۔ یہ بت سرخ پہاڑ کو کاٹ کر محراب میں بنائے گئے تھے اور ان کے نیچے بہت سے کمرے بنائے گئے جو خوب صورت نقش و نگار سے سجے ہوئے تے۔

(بقیہ صفحہ ۶۷ پر)

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔ اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی ومالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16 اکتوبر

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع گیان میں مجاہدین نے مختلف حملوں میں 9 صلیبی فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ان حملوں میں تین ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

☆صوبہ غزنی کے صدر مقام غزنی شہر میں اتحادی اور افغان فوجیوں کی مجاہدین کے ساتھ مڈبھیڑ میں 2 قابض فوجیوں سمیت 9 فوجی ہلاک ہوئے۔

17 اکتوبر

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع زرمت میں فدائی مجاہد نے امریکی اور نیٹو افواج کے مرکز پر استشہادی حملہ کیا۔ فدائی مجاہد نے نے اپنے بارود سے بھرے ٹرک کو چھاؤنی کی بیرکوں سے لاٹکرایا جس سے 13 صلیبی اور 19 کٹھ پتلی ہلاک جب کہ 23 صلیبیوں سمیت 73 فوجی زخمی ہوگئے۔ اس حملے میں 2 ہیلی کاپٹر، ایک جاسوسی غبارے سمیت بے شمار مالی نقصان بھی ہوا۔

18 اکتوبر

☆صوبہ زابل کے ضلع شاہ جوئی میں مجاہدین نے نیٹو قافلے پر حملہ کرکے 6 گاڑیاں تباہ کر دیں۔ اس حملے میں 6 ڈرائیور اور سیکورٹی گارڈ بھی ہلاک ہوگئے

☆صوبہ بادغیس کے ضلع غورماچ میں مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر ایک امریکی ٹینک تباہ ہوگیا۔ جس سے اُس میں سوار 5 فوجی موقع پر ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ بادغیس کے ضلع سنگ آتش میں افغان فوج کی ایک گاڑی مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگئی۔ جس سے اُس میں سوار 10 فوجی ہلاک ہوگئے۔

19 اکتوبر

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں ایک افغانی فوجی نے پولیس چوکی میں فائرنگ کرکے 8 پولیس اہل کاروں کو ہلاک کر دیا۔ جس کے بعد وہ کافی سامان غنیمت کرکے مجاہدین سے آملے

☆صوبہ لوگر کے ضلع برک برکی میں مجاہدین نے نیٹو فوج کے ایک کیمپ کو مارٹر گولوں سے نشانہ بنایا۔ جس سے کیمپ میں موجود 4 نیٹو فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے

20 اکتوبر

☆صوبہ فراہ کے ضلع بالا بلوک میں ایک افغان فوجی افسر 'روح اللہ' نے فوجی چوکی میں بیٹھے افغان فوجیوں پر فائرنگ کرکے 4 فوجیوں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا۔ بعد میں یہ افغان افسر مجاہدین کے ساتھ آملا۔

☆صوبہ خوست کے ضلع زازئی میدان میں ایک افغان فوجی 'شربت خان' نے شدید فائرنگ کرکے چوکی کے ایک محافظ سمیت 3 فوجیوں کو ہلاک اور کم از کم 10 کو زخمی کر دیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناوہ میں مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان 4 گھنٹے طویل جھڑپ ہوئی۔ اس جھڑپ میں 8 پولیس اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

21 اکتوبر

☆صوبہ پروان میں مجاہدین نے امریکی واتحادی فوج کے سب سے بڑے ساز وسامان کے ذخیرے پر حملہ کر کے اُسے تباہ کر دیا۔ یہ اڈا تیل، کھانے پینے کے سامان، فوجی آلات، استعمال کے برقی آلات، بھاری وہلکی مشینری اور دیگر ضروریات زندگی پورا کرنے کے سامان ذخیرہ رکھنے کے لیے سب سے بڑا مرکز تھا۔

☆صوبہ زابل کے ضلع ارغنداب افغان فوج کی ایک گشتی پارٹی مجاہدین کی نصب شدہ تین بارودی سرنگوں کی زد میں آگئی۔ یکے بعد دیگرے تین دھماکوں سے 10 فوجی موقع پر اور 2 بعد میں ہلاک ہوگئے جب کہ 5 شدید زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں 6 جارح فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے ہیں۔

22 اکتوبر

☆صوبہ قندہار کے ضلع میوند میں جارح فوج کا ایک بڑا ٹینک مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا جس سے اس میں موجود 4 جارح فوجی ہلاک اور 2 زخمی ہوگئے۔

23 اکتوبر

☆صوبہ ہرات کے ضلع شینڈنڈ میں مجاہدین نے کٹھ پتلی افواج اور پولیس پر تابڑ توڑ حملے کیے۔ حملوں اور شدید لڑائی میں 18 فوجی اور پولیس اہل کار ہلاک اور 27 ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ کنڑ کے ضلع مانوگئی میں مجاہدین نے فرنٹیئر کور کے فوجی قلعے پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ حملہ کے بعد مجاہدین اور بدمعاشوں کے درمیان شدید لڑائی شروع ہوگئی جو 3

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

گھنٹے جاری رہی۔اس لڑائی میں 9 فوجی ہلاک جب کہ ایک فوجی گاڑی بھی تباہ ہوئی۔

24 اکتوبر

☆صوبہ ہلمند کے علاقے کجہ کی میں 3 امریکی ٹینک مجاہدین کی بچھائی ہوئی بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر تباہ ہوئے اور ان میں موجود 6 فوجی ہلاک اور جب کہ 8 زخمی ہو گئے۔

25 اکتوبر

☆صوبہ لوگر کے ضلع پل عالم میں مجاہدین نے اللہ کی مدد سے ایک اور ہیلی کاپٹر کو نشانہ بنا ڈالا۔یہ چنیوک ہیلی کاپٹر ایک امریکی بیس میں موجود تھا اور مجاہدین نے اُس بیس کو نشانہ بنایا،مجاہدین کا فائر کیا راکٹ لگنے سے اس میں آگ لگ گئی اور یہ مکمل تباہ ہو گیا۔

☆صوبہ کنڑ کے ضلع شیگال میں نیٹو فوجیوں کا ایک ٹینک بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا۔جس سے اس میں موجود 5 فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہو گئے۔

26 اکتوبر

☆صوبہ زابل ضلع شلمزئی میں مجاہدین نے کمین لگا کر حملہ کر کے دشمن کو بھاری نقصان پہنچایا۔اطلاع کے مطابق فرنٹیئر کور کے یہ فوجی مشن پر تھے کہ مجاہدین نے ان کو اپنا نشانہ بنایا اس سے 17 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

27 اکتوبر

☆ کابل کے ضلع چہار آسیاب میں ایک ڈرون طیارہ گر کر تباہ ہو گیا۔یہ طیارہ جاسوسی کی غرض سے اس علاقے میں محو پرواز تھا۔ڈرون کے تباہ ہوتے ہی امریکی طیاروں نے اس ڈرون پر بمباری کی جس سے وہ مکمل تباہ ہو گیا۔

28 اکتوبر

☆صوبہ ہلمند کے ضلع کجہ کی میں امریکی فوجی قافلے پر مجاہدین کا حملہ اور بارودی سرنگ دھماکوں کے نتیجے میں 13 ٹینک تباہ اور ناکارہ ہوئے جب کہ درجنوں امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

29 اکتوبر

☆صوبہ غزنی کے دارالحکومت غزنی شہر میں رات کے وقت صلیبی فوجیوں نے حاجی شاہ ولی اللہ کے گھر پر چھاپہ مارا۔مجاہدین کی جوابی کارروائی میں 6 نیٹو فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے

30 اکتوبر

☆صوبہ بادغیس کے ضلع غورماچ میں ایک رینجر گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہو گئی جس سے اس میں سوار 5 فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ بادغیس کے ضلع مقر میں مجاہدین نے فوجیوں کی ایک گشتی پارٹی پر حملہ کیا جو ایک لڑائی کی صورت اختیار کر گیا۔یہ لڑائی ایک گھنٹہ جاری رہی جس میں 5 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئی۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع میوند میں مجاہدین کی بچھائی ہوئی بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر دشمن کی تین گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔جس سے اس میں موجود 10 فوجی ہلاک اور 6 زخمی ہو گئے۔

31 اکتوبر

☆صوبہ قندہار کے ضلع پنجوائی میں ایک ایساف ٹینک بارودی سرنگ کے ٹکرانے سے تباہ ہو گیا۔جس سے ٹینک میں موجود 4 فوجی ہلاک ہو گئے اور 2 زخمی ہو گئے۔بعد میں فوجی ہیلی کاپٹر کے ذریعے لاشوں کو منتقل کیا گیا۔

یکم نومبر

☆صوبہ وردک میں جغتو کے ضلع میں مجاہدین نے ایک نیٹو ٹینک کو بارودی سرنگ کا نشانہ بنایا۔اس حملے میں 4 دہشت گرد ہلاک اور 2 زخمی ہو گئے۔

2 نومبر

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں پولیس اہل کاروں کی صفوں میں موجود 6 پولیس اہل کاروں نے ایک پولیس چوکی پر حملہ کر کے 9 پولیس اہل کاروں کو ہلاک کر دیا اور مجاہدین کے ساتھ آ ملے۔

3 نومبر

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک مجاہدین اور فوجیوں کی گشتی پارٹی کے درمیان شدید جھڑپ ہوئی،اس جھڑپ میں 11 فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ قندہار کے ضلع میوند میں مجاہدین کے خلاف آپریشن کے لیے ہیلی کاپٹر سے اتارے گئے فوجیوں کو ٹینکوں کی مدد سے مجاہدین کے ٹھکانوں کی طرف لے جایا جا رہا تھا کہ 2 ٹینک مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگ کا نشانہ بن گئے۔جس سے کئی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

4 نومبر

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک کے علاقے میں ضلع نہر سراج مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو بم حملے کا نشانہ بنایا۔اس حملے میں ٹینک مکمل طور پر تباہ ہو گیا جب کہ اس میں موجود 4 امریکی ہلاک اور 2 شدید زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نوزاد میں مجاہدین کی بچھائی گئی بارودی سرنگوں کی زد میں آ کر جا رجیا کے 4 ٹینک مکمل طور پر تباہ اور 2 کو شدید نقصان پہنچا۔اس حملے میں 8 صلیبی فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ہرات کے ضلع غوریان میں اٹلی کا یک فوجی ٹینک ایک بارودی سرنگ کی زد میں آ کر تباہ ہو گیا۔اس حملے میں ٹینک میں موجود تمام جہنمی ہلاک ہوئے۔

5 نومبر

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع گیان میں مجاہدین نے امریکی اور اس کی اتحادی فوجیوں کی مشترکہ گشتی پارٹی کو بم دھماکوں کا نشانہ بنایا۔ان حملوں میں 10 امریکی اور اتحادی فوجی ہلاک اور 5 شدید زخمی ہو گئے۔

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

☆صوبہ وردک کے ضلع جغتو مجاہدین نے صلیبی فوجی قافلے پر حملہ کیا۔اس حملے میں 8 ٹینک تباہ جب کہ کئی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

6 نومبر

☆صوبہ ہلمند کے ضلع کجہ کی میں مجاہدین نے دو امریکی ٹینکوں کو بارودی سرنگوں کا نشانہ بنایا۔اس حملے میں دونوں ٹینک تباہ ہو گئے جب کہ 4 امریکی ہلاک اور 2 زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ قندوز کے ضلع دشت آرچی میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں 10 امریکی اور افغان فوجی ہلاک جب کہ 5 زخمی ہو گئے۔جب کہ ایک ٹینک اور فوجی گاڑی بھی تباہ ہوئی۔

☆صوبہ وردک میں سید آباد کے علاقے میں اتحادی فوج کی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی جس سے اس میں موجود 5 اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے

☆صوبہ غزنی کے صدر مقام غزنی شہر میں مجاہدین نے گھات لگا کر صلیبی فوجی قافلے پر حملہ کیا۔جس کے نتیجے میں دو فوجی ٹینک تباہ ہوئے۔

7 نومبر

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں مجاہدین نے امریکی ٹینکوں کو بارودی سرنگوں کا نشانہ بنایا اس حملے میں ایک ٹینک تباہ جب کہ 5 فوجی جہنم واصل ہو گئے۔

8 نومبر

☆صوبہ قندھار کے مرکز قندھار شہر میں دہ خواجہ کے علاقہ میں حبیب اللہ چیک پوسٹ میں نصب بم سے زاوددار دھماکہ ہوا۔جس سے چیک پوسٹ کا بڑا حصہ مکمل طور تباہ ہو گیا۔اور اس میں موجود 11 افغان فوجی ہلاک اور 6 زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ ہلمند میں گریشک کے علاقے میں مجاہدین اور افغان فوج کے مابین شدید لڑائی ہوئی۔مجاہدین نے ایک کمانڈر سمیت 12 فوجی اہل کاروں کو ہلاک جب کہ ایک پک اپ گاڑی اور دو ٹینک بھی تباہ کیے۔

☆صوبہ پکتیکا کے علاقے زرمت میں مجاہدین نے صلیبی فوجیوں کا ایک ٹینک دھماکے سے تباہ کر دیا۔جس سے 5 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

9 نومبر

☆صوبہ نیمروز کے صدر مقام زرنج میں مجاہدین نے افغان فوج کی ایک گشتی پارٹی پر کمین لگا کر حملہ کیا۔دشمن کو اس حملہ میں بارودی سرنگوں، راکٹوں اور مشین گنوں کے ذریعے نشانہ بنایا گیا۔اس حملے میں 8 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئی۔

10 نومبر

☆صوبہ پکتیکا کے صدر مقام شرنہ میں ایک ٹینک کو مجاہدین نے بم دھماکے کا نشانہ بنایا۔دھماکے سے ٹینک مکمل تباہ ہو گیا اور اس میں موجود 5 امریکی فوجی ہلاک جب کہ 3 زخمی ہو گئے

☆صوبہ وردک کے ضلع سید آباد میں نیٹو سپلائی پر مجاہدین کے حملے میں 5 گاڑیاں تباہ ہو گئیں اور ان پر لدا سامان تباہ ہو گیا۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع ژڑئی میں لگا تار دھماکوں میں 5 صلیبی ہلاک ہو گئے اور کئی گاڑیاں اور ٹینک تباہ ہوئے۔

11 نومبر

☆ صوبہ بادغیس میں ایک افغان فوجی افسر نے سپین کے فوجیوں پر فائرنگ کر دی۔یہ واقعہ ماقور کے ضلع میں پیش آیا۔اس فائرنگ سے ایک صلیبی ہلاک اور 3 زخمی ہو گئے۔افسر جوابی فائرنگ سے زخمی ہو گیا۔تاہم اس کے بارے میں مزید معلومات نہ مل سکی۔

12 نومبر

☆صوبہ ہلمند کے ضلع مرجہ میں مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید جھڑپ ہوئی جو تقریباً 7 گھنٹے جاری رہی جس کے نتیجے میں 13 افغان فوجی ہلاک اور 9 زخمی ہو گئے۔مجاہدین نے راکٹ کے حملوں میں ایک ٹینک اور دو پک اپ گاڑیاں بھی تباہ کر دیں۔

☆صوبہ قندھار میں ایساف کے دو بڑے ٹینک مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگوں سے ٹکرا گئے جس سے ان میں موجود 4 قابض فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہو گئے۔

13 نومبر

☆صوبہ پروان کے ضلع سیاہ گرد میں مجاہدین نے صلیبی فوج کی ایک گشتی پارٹی کو نشانہ بنایا۔جس سے 8 صلیبی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

14 نومبر

☆صوبہ اروزگان میں چارچینہ کے ضلع میں مجاہدین اور صلیبیوں کے درمیان شدید لڑائی ہوئی،۔مجاہدین کے حملوں سے 18 صلیبی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ایک پک اپ کو مجاہدین نے راکٹ حملے میں تباہ کر دیا جب کہ بارودی سرنگ سے ٹکرا کر غیر ملکیوں کے دو ٹینک تباہ ہو گئے۔جس سے اس میں موجود تمام فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ کنڑ کے ضلع سرکانو میں صلیبی فوج کا ٹینک مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا۔حملے میں ٹینک مکمل تباہ ہو گیا جب کہ اس میں موجود 4 صلیبی ہلاک اور باقی زخمی ہو گئے۔

15 نومبر

☆صوبہ سمنگان کے صدر مقام ایبک شہر میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی ٹرمینل پر حملہ کر کے دشمن کو بڑے مالی نقصان سے دوچار کیا۔ٹرمینل پر حملے سے ایک بڑا دھماکہ ہوا اور تیل سے بھرے ٹینکروں میں آگ لگ گئی۔یہ آگ مسلسل پھیلتی گئی اور اس نے 12 سپلائی گاڑیوں کو اپنی لپیٹ میں لے کر مکمل تباہ کر دیا۔

☆ صوبہ پکتیکا کے ضلع زرمت میں مجاہدین اور فوج کے درمیان شدید جھڑپ ہوئی۔اس جھڑپ میں 10 مرتدین ہلاک ہوئے جب متعدد فوجی زخمی بھی ہوئے۔

☆☆☆☆☆

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۱۶ اکتوبر: لوئر کرم کی تحصیل صدہ بازار میں مجاہدین کی فائرنگ سے حکومتی حمایتی قبائلی سردار شوکت علی ہلاک ہوگیا۔

۱۹ اکتوبر: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ میں مجاہدین نے سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں سیکورٹی ذرائع نے ایک فوجی کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی۔

۲۰ اکتوبر: بنوں میں مجاہدین اور سیکورٹی فورسز کے درمیان جھڑپ کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ایک سیکورٹی اہل کار کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۲۳ اکتوبر: پشاور کے نواحی علاقہ متنی میں نصب بم پھٹنے کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ۳ ایف سی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۵ اکتوبر: سوات کے علاقے چار باغ میں مجاہدین کی فائرنگ سے مقامی امن کمیٹی کا رہنما تاجن گل اپنے بیٹے سمیت ہلاک ہوگیا۔

۲۵ اکتوبر: سوات کے علاقے چار باغ میں مجاہدین کی فائرنگ سے مقامی امن کمیٹی کا رکن سردارے ہلاک ہوگیا۔

۲۹ اکتوبر: خیبر ایجنسی کے علاقوں شلوبر اور ملک دین خیل میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں سیکورٹی ذرائع نے ۲ فوجیوں کے ہلاک ہونے کی خبر جاری کی۔

۲ نومبر: بونیر میں ڈگر کے مقام پر اے این پی کے رہنما اور امن لشکر کے سربراہ فاتح خان کے دفتر پر فدائی حملہ کیا گیا۔ جس کے نتیجے میں فاتح خان اپنے ۶ ساتھیوں سمیت ہلاک ہوگیا۔

۴ نومبر: لوئر دیر کے علاقے فضل آباد میں فائرنگ سے مقامی امن لشکر کا سربراہ عبدالرحمٰن ہلاک ہوگیا۔

۵ نومبر: بٹ گرام میں مجاہدین کی فائرنگ سے اے این پی چارسدہ کا نائب صدر صبیح اللہ خان ہلاک ہوگیا۔

۶ نومبر: پشاور میں شمشتو چیک پوسٹ کے قریب مجاہدین کی فائرنگ سے ایک پولیس اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۷ نومبر: پشاور میں قصہ خوانی بازار میں ایس پی انوسٹی گیشن ہلال حیدر کی گاڑی پر فدائی حملہ ہوا۔ جس کے نتیجے میں ہلال حیدر سمیت ۹ پولیس اہل کار ہلاک جب کہ ۳۰ اہل کار زخمی ہوئے۔

۷ نومبر: پاراچنار میں صدہ بازار کے عجب خان چوک میں دھماکے سے پولیٹیکل محرر میراجان کی گاڑی تباہ ہوگئی جب کہ اس دھماکے میں ایک سیکورٹی اہل کار خیال بادشاہ ہلاک اور ۱۴ اہل کار زخمی ہوگئے۔

۹ نومبر: جنوبی وزیرستان کے صدر مقام وانا کے علاقے طوئی خلہ میں مجاہدین نے اسکاؤٹس قلعہ پر حملہ کیا۔ سرکاری ذرائع نے ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۹ نومبر: پشاور کے علاقے بڈھ بیر میں پولیس موبائل پر فائرنگ کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ۳ پولیس اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۱ نومبر: بنوں میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ایک پولیس اہل کار کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی۔

۱۴ نومبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل پنڈیالی میں امن لشکر کے ایک رکن کی گاڑی کو ریموٹ کنٹرول بم سے نشانہ بنایا گیا۔ جس کے نتیجے میں امن لشکر کا رُکن ہلاک ہوگیا۔

۱۵ نومبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے قمر خیل میں سیکورٹی چیک پوسٹ پر مارٹر گولے داغے گئے۔ سیکورٹی ذرائع کے مطابق ایک اہل کار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۲۴ اکتوبر: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ کے گاؤں تپئی میں ایک گھر پر امریکی ڈرون طیاروں سے ۲ میزائل داغے گئے۔ جس کے نتیجے میں ایک خاتون اور دو بچوں سمیت ۵ افراد شہید ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

وقت آگیا ہے کہ افغانستان میں جاری جنگ ختم کی جائے: اوباما

اوباما نے کہا ہے کہ "اسامہ کو پکڑنے کے لیے دراصل زمین اور آسمان ایک کرنے کی ضرورت تھی اور ہم نے ایسا ہی کیا...... پاکستان ہمارا دوست ہے، اُسے اس کے حال پر نہیں چھوڑا جا سکتا وہ بھی ایسے میں جب اس کے پاس سو سے زیادہ جوہری ہتھیار ہیں، وہاں فوج اور آئی ایس آئی ہی کی چلتی ہے۔ وقت آگیا ہے کہ افغانستان میں جاری جنگ ختم کی جائے۔ افغان جنگ ختم کر کے ہمیں اب اپنے ملک پر توجہ دینی چاہیے۔ امریکی جرنیلوں کے جنسی سکینڈل سے امریکی سیکورٹی کو کوئی بھی خطرہ لاحق نہیں ہے"۔

پاکستان دہشت گردی کے خلاف مزید اقدامات کرے: ہیلری

امریکی وزیر خارجہ ہیلری نے پاکستان پر پھر زور دیا ہے کہ وہ "دہشت گردی" کے خلاف مزید اقدامات کرے۔ اُس نے کہا کہ "القاعدہ کو افغانستان میں شکست ہوگی ہے"۔

اسرائیل کو دفاع کے لیے امریکہ سمیت کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں: ہیلری

امریکی وزیر دفاع ہیلری نے کہا ہے کہ "اسرائیل کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے اور اُسے دفاع کے لیے امریکہ سمیت کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ اسرائیل کو دفاع کا حق حاصل ہے اور امریکہ اسرائیل کی سلامتی کو مقدم سمجھتا ہے"۔

امریکہ افغانستان چھوڑنے کا منصوبہ نہیں رکھتا: پنیٹا

امریکی وزیر دفاع پنیٹا نے کہا" امریکہ سن دو ہزار چودہ میں افغانستان سے زیادہ تر فوجی دستوں کے انخلا کے بعد بھی افغانستان میں اپنی فوجی موجودگی برقرار رکھے گا۔ القاعدہ، طالبان اور دیگر شدت پسند گروہوں پر واضح ہونا چاہیے کہ امریکہ انہیں افغانستان میں پناہ لینے نہیں دے گا۔ القاعدہ کے خلاف لڑنے کا طریقہ تبدیل کیا جانا ہوگا۔ امریکہ آئندہ چھوٹے فوجی دستے استعمال کرے گا اور دیگر ممالک کے ساتھ مشترکہ آپریشن کرے گا"۔

دہشت گردی کا خاتمہ مشترکہ مفاد ہے: گراسمین

امریکی ایلچی مارک گراسمین نے کہا ہے کہ "دہشت گردی کا خاتمہ، مستحکم اور مضبوط افغانستان کی حمایت، منڈیوں تک رسائی میں اضافہ اور سول جمہوریت امریکہ اور پاکستان کے مشترکہ مفادات ہیں"۔

افغانستان میں ۲۰۱۴ء کے بعد نیٹو دستے صرف تربیت دینے کے لیے رہیں: راسموسین

نیٹو کے سیکرٹری جنرل راسموسین نے کہا ہے کہ "۲۰۱۴ء کے اختتام تک افغانستان سے تمام جنگی دستوں کو واپس بلانے کی ڈیڈ لائن مقرر کرنا ایک درست فیصلہ ہے۔ ۲۰۱۴ء کے بعد نیٹو دستے صرف تربیت فراہم کرنے کے غرض سے ہی تعینات رہیں گے۔ نیٹو پر داخلی حملے افغانستان سے نیٹو افواج کے انخلا کے منصوبے پر اثر انداز ہو سکتے ہیں"۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: بامیان کی فتح

طالبان کے آنے سے پہلے اقوام متحدہ نے یہاں ایک بورڈ لگایا ہوا تھا جس پر یہ تحریر لکھی ہوئی تھی "اس جگہ پاک صاف ہو کر آئیں اور یہاں جھوٹ مت بولیں"۔ شیعوں نے بتوں پر ایک بہت بڑا پردہ لگایا ہوا تھا جس کو ہفتے میں ایک دن اٹھایا جاتا اور ہر آنے والے سے پیسے لیتے جب طالبان وہاں پہنچے تو ملا دوست محمد شہیدؒ نے ٹینک کے چار گولے بڑے بت پر فائر کیے جو بالکل نشانے پر لگے، جس کی وجہ سے بت بہت بدصورت لگ رہا تھا۔

بامیان میں ایرانی اور دوسری غیر ملکی تنظیموں نے بہت کام کیا تھا۔ ایران نے اپنا قونصل خانہ بھی اسی جگہ بنایا ہوا تھا اور ردوا ایئر پورٹ بھی بنا کر دیے ہوئے تھے۔ اسی طرح اقوام متحدہ نے اپنے دفتر کے ساتھ ساتھ ہسپتال بھی بنا کر دیے ہوئے تھے جن میں اتنی زیادہ اور ایسی قیمتی ادویات تھیں جو اس سے پہلے پورے افغانستان میں کہیں نہیں دیکھی گئیں۔ طالبان نے پورے ضلع میں اسلحہ جمع کرنے کے لیے گروپ روانہ کیے مگر دشمن کے جو فوجی پہاڑوں میں بھاگ گئے تھے وہ موقع ملتے ہی طالبان پر حملے کرنے لگے۔

(جاری ہے)

(ماخوذ از لشکر دجال کی راہ میں رکاوٹ)

☆☆☆☆☆

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

اک نظر ادھر بھی!!!

صبغۃ الحق

ایف سی کی ۲۷ پلاٹون غیر مسلح ہونے کا انکشاف

سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے داخلہ میں کمانڈنٹ ایف سی عبدالمجید نے انکشاف کیا کہ ایف سی کی ۲۷ پلاٹون بغیر اسلحے کے کام کر رہی ہیں۔ ہمارے پاس ضروری ساز و سامان کی شدید قلت ہے۔ پی ایس پی افسران ایف سی میں آنے کو تیار نہیں۔ ایف سی کے پاس بم ڈسپوزل سکواڈ بھی نہیں ہے۔

۴۹ نیٹو ممالک کے ساتھ بھی مفت نیٹو سپلائی معاھدے کا فیصلہ

پاکستان نے امریکہ کے بعد ۴۹ نیٹو ممالک کے ساتھ بھی افغانستان جانے والی نیٹو سپلائی کا معاہدہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو ۳ برس کے لیے ہوگا۔ نیٹو سپلائی پر کسی قسم کی کوئی ڈیوٹی یا ٹیکس عائد نہیں کیا جائے گا۔ اس معاہدے کی تمام شرائط وہی ہوں گی جو امریکہ کے ساتھ تھیں۔ نومبر کے آخر میں ۴۹ نیٹو ممالک کے ساتھ اس معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔

ترکی میں امریکہ کے ۷۰ ایٹم بم موجود

ایک ترک خبر رساں ایجنسی ہیبر ٹرک Haberturk نے ایک رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ امریکہ ترکی پر اس قدر اعتبار کرتا ہے کہ اس نے ترک ریاست ادرنہ کے Incirlik air base پر ۷۰ ایٹم بموں کو اسٹور کر رکھا ہے۔ نیوز ایجنسی کا کہنا ہے کہ ترکی کے اندر امریکی فوجی اڈے میں ذخیرہ کر کے رکھے جانے والے درجنوں ایٹم بموں کے حوالے سے امریکیوں کا کہنا ہے کہ وہ خطے میں توازن رکھنا چاہتے ہیں اس لیے فوجی اڈے پر ایٹم بموں کو رکھا گیا ہے۔

مراکش کی سب سے بڑی جامع مسجد میں نیم عریاں خواتین کا مقابلہ حسن

مراکش کی سب سے بڑی مسجد میں بیلجیئم مقابلہ حسن ۲۰۱۳ء کی شرکا کے گروپ فوٹو نے 'اسلامی جماعت' کے زیر نگیں شمالی افریقی ملک میں ایک نیا تنازعہ کھڑا کر دیا ہے۔ اس فوٹو شوٹ کی تمام شرکا کا تعلق یورپی ملک بیلجیئم سے ہے اور وہ نیم برہنہ مراکش کی اس سب سے بڑی مسجد پہنچیں جہاں ان کی تصاویر اتاری گئیں۔ یہ مقابلہ حسن مراکش کی حکومت نے اس لیے مسجد میں کرایا تھا تا کہ مذہبی طبقے کو بھی روشن خیال بنایا جا سکے۔ حکومت کا دعوی تھا کہ مسجد دراصل کمیونٹی سینٹر ہوتا ہے اور مقابلہ حسن بھی معاشرتی سرگرمی ہے اس لیے اسے مسجد میں منعقد کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کاسابلانکا کی مسجد میں مقابلہ حسن کی شرکا کی نیم عریاں فوٹو انٹرنیٹ کے ذریعے بڑے پیمانے پر پھیلائی جا رہی ہے۔

بدکاری کوئی جرم نہیں: اقوام متحدہ

اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کا کہنا ہے کہ ''بدکاری کوئی قابل سزا جرم نہیں ہے، وہ ملک جہاں اس جرم میں خواتین کو جرمانے یا قتل تک کی سزا دے دی جاتی ہے وہ خواتین کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں''۔ ادارے کی عہدے دار کملا چندرا کی رانا نے اپنے بیان میں کہا کہ ''ایسے قوانین ختم کرائے جائیں کیونکہ یہ کسی کی پرائیویسی کے حق کے خلاف ہیں۔ اس فعل پر کسی کو جرمانہ، کوڑوں یا سنگساری کی سزا نہیں ملنی چاہیے''۔

کابل میں امریکی سفارت خانے کی حفاظت پر نشئی اھل کار مامور

افغانستان میں امریکی حکومت کے لیے کام کرنے والی پرائیویٹ سیکورٹی کمپنی کے اہل کاروں کی ایک ایسی ویڈیو منظر عام پر آئی ہے جس میں ان کو شراب پیتے اور نشہ کرتے دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ ویڈیو امریکی دفاعی کنٹریکٹر جارج سائنٹفک کے سنٹر پر بنائی گئی ہے۔

یورپ میں معاشی بحران، ۲ کروڑ ۵۵ لاکھ افراد بیروزگار

یورپ کا قرضوں کے بحران، اقتصادی مفادات پر مبنی ریاستوں کے اتحاد پر بھی اثر انداز ہوا۔ اس کے نتیجے میں یورو زون کے سترہ میں سے آٹھ ملکوں میں سیاسی بحران آیا اور وہاں کی حکومتیں تبدیل ہو گئیں بلکہ یورپ میں بے روزگاری کا سیلاب بھی آ گیا۔ یورپی یونین میں بے روزگاری کی شرح دس اعشاریہ پانچ فیصد ہے۔ اسپین میں سب سے زیادہ پچیس فیصد کی شرح ریکارڈ کی گئی وہاں کے معاشی مسائل علیحدگی کی تحریک کو جنم دینے کا باعث بن رہے ہیں۔ اٹلی میں بے روزگاری کی شرح دس اعشاریہ آٹھ فیصد ہے۔ یورپ کی سب سے زیادہ مضبوط معیشت جرمنی میں بے روزگاری کی شرح پانچ اعشاریہ پانچ فی صد ہے۔ ان میں تین اعشاریہ پانچ ملین پچیس برس یا اس سے کم عمر افراد ہیں۔ یوں ستائیس ممالک کے اس بلاک میں بے روزگار افراد کی مجموعی تعداد دو کروڑ پچپن لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ یورپ نے معاشی بحران سے نمٹنے کے لیے عوام پر بھاری بھرکم ٹیکس لگائے گئے۔ بڑی کمپنیوں کو بچانے کے لیے عوام کا پیسہ انہیں دیا گیا۔ یونان اور اٹلی میں طلبہ کی فیس بڑھا دی گئیں۔ تنخواہوں اور صحت کی سہولتوں میں کمی کر دی گئی جس کے خلاف کئی ملکوں میں پرتشدد احتجاج ہوا۔

pdfMachine
A pdf writer that produces quality PDF files with ease!
Produce quality PDF files in seconds and preserve the integrity of your original documents. Compatible across nearly all Windows platforms, if you can print from a windows application you can use pdfMachine.
Get yours now!

آگ برساؤ!

امریکا کا مان دیکھو
جھوٹی اس کی شان دیکھو
امریکا کی آن دیکھو
نکلی اس کی جان دیکھو

دیکھتے نہ جاؤ
ہاتھ بھی بٹاؤ
گاڑیاں اڑاؤ!
خاک میں ملاؤ
آگ برساؤ!

غاصبوں کو چھوڑو مت
ظالموں سے جوڑو مت
غازیوں سے توڑو مت
میدانوں سے دوڑو مت

کشتیاں جلاؤ
آخرت بناؤ
گاڑیاں اڑاؤ!
آگ برساؤ!

حق کی یہ سبیل ہے
کفر گو ذلیل ہے
جنگ یہ طویل ہے
رومیوں کو ڈھیل ہے

غم نہیں اٹھاؤ
مال و جاں لگاؤ
گاڑیاں اڑاؤ!
آگ برساؤ!

شہید احسن عزیزؒ کے زیرِ طبع مجموعہ کلام 'محبت فیصلہ کن ہے!' سے انتخاب

مسلمانوں کے خلاف اعانت فی الحرب......ارتداد کی واضح صورت

شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

''قتل مسلم کی تیسری صورت یہ ہے کہ کوئی مسلمان کافروں کے ساتھ ہوکران کی فتح ونصرت کے لیے مسلمانوں سے لڑے یالڑائی میں ان کی اعانت کرے اور جب مسلمانوں اور کافروں میں جنگ ہورہی ہوتو کافروں کا ساتھ دے۔ یہ صورت اس جرم کے کفروعدوان کی انتہائی صورت ہے اور ایمان کی موت اوراسلام کے نابودہوجانے کی ایسی اشدحالت ہے جس سے زیادہ کفراور کافری کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا کے وہ سارے گناہ، ساری معصیتیں، ساری ناپاکیاں، ہرقسم کی نافرمانیاں جوایک مسلمان اس دنیامیں کرسکتا ہے یا ان کا وقوع دھیان میں آ سکتا ہے سب اس کے آگے ہیچ ہیں۔ جو مسلمان اس کا مرتکب ہووہ قطعاً کافر ہے اور بدترین قسم کا کافر ہے۔ اس نے صرف قتل مسلم کا ارتکاب نہیں کیا بلکہ اسلام کے برخلاف دشمنان حق کی اطاعت ونصرت کی ہے...... اور یہ بالاتفاق اور بالاجماع کفر صریح ہے...... جب شریعت ایسی حالت میں غیر مسلموں کے ساتھ کسی طرح کا علاقۂ محبت رکھنا بھی جائز نہیں رکھتی تو پھر صریح اعانت فی الحرب کے بعد کیونکر ایمان واسلام باقی رہ سکتا ہے''۔

[قتل مسلم: معارف مدنی افادات مولانا حسین احمد مدنیؒ]